www.KitaboSunnat.com
بارانِ توحید
تالیف
مولانا امیر حمزہ
Dar-ul-Andlus

بارانِ توحید
تالیف
مولانا امیر حمزہ
دار الاندلس

بارانِ توحید

باب اول

توحید

باب دوم

شرک

باب سوم

اطاعت رسول

مسنون خطبہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ: فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

"بلاشبہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ہم اسی کی تعریف کرتے، اسی سے مدد مانگتے اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں۔اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ دھتکار دے اسے کوئی راہ راست پر نہیں لا سکتا۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

"حمد وصلوۃ کے بعد! یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ کی کتاب اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام امور میں سے برے کام (دین میں) خود ساختہ (بدعت والے) کام ہیں، ہر بدعت گمراہی اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔"

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ○ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ○

''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں اس حال میں موت آئے کہ تم مسلمان ہو۔ لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، (پھر) اس سے اس کی بیوی کو بنایا اور (پھر) ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلا دیا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے (بچو)۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور سیدھی (سچی اور کھری) بات کہو۔ اللہ تمہارے اعمال سنوار دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔''

① ((مسلم' الجمعة' بابا تخفيف الصلوة و الخطبة' حديث ٨٦٨ و ٨٦٧۔ والنسائی' ٣٢٧٨))

② ((رواه الاربعة واحمد والدارمي و روى البغوى فى شرح السنة مشكوٰة مع تعليقات الالبانى' النكاح' باب اعلان النكاح...... وقال الالبانى حديث صحيح۔))

تنبیہات:

- صحیح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث میں خطبہ کا آغاز ((ان الحمدلله)) سے ہے لہٰذا ((الحمدلله)) کی بجائے ((ان الحمدلله)) کہنا چاہیے۔
- یہاں ((نومن به ونتوكل عليه)) کے الفاظ صحیح احادیث میں موجود نہیں ہیں۔
- یہ خطبہ نکاح، جمعہ اور عام وعظ و ارشاد یا درس و تدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسی خطبہ حاجت کہتے ہیں اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت و ضرورت بیان کرے۔

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾ (محمد: ۱۹)

''جان لیجیے! کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ (الذاریات: ٥٦)

''اور میں نے جن و انس کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے قیامت تک کے لیے تلوار دے کو مبعوث کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک اللہ کی عبادت ہو اور میرا رزق میرے نیزے کے نیچے رکھا گیا ہے اور جو میرے معاملے کی مخالفت کرے اس پر ذلت و پستی مسلط کر دی گئی ہے۔''

(مسند احمد)

زیر نظر کتاب ''باران توحید'' مولانا امیر حمزہ ﷾ کی مایۂ ناز کتاب ہے۔ توحید سے متعلق اکثر موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ علماء، طلباء اور خطباء کے لیے یہ ایک خزینہ

ہے۔ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر صاحب نے اس کی تخریج کی اور ضعیف احادیث کو نکال دیا۔

عقیدہ توحید انسانی فلاح کی بنیاد اور اللہ کے انبیاء کی دعوت کا مرکز و محور ہے۔ دنیا و آخرت کی کامیابی کی کلید یہی نظریہ توحید ہے۔ مولانا امیر حمزہ حفظہ اللہ نے معاشرے میں موجود شرک کی مختلف شکلوں کو بنیاد بنا کر توحید کی وضاحت اس انداز میں کی ہے کہ ایک عام قاری بھر پور استفادہ کر سکتا ہے۔

ادارہ ''دارالاندلس'' کے رفیق بھائی ابو عمر محمد اشتیاق اصغر نے کتاب کی تہذیب و تسہیل کر کے اس کے حسن میں اور اضافہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حسنات کو قبول فرمائے۔ آمین!

محمد سیف اللہ خالد

مدیر ''دارالاندلس''

١٩ محرم ١٤٢٦

''باران توحید'' یعنی توحید کی بارش کیسے برسی؟

پہلا منظر: درعیہ کی خاتون اول:

اللہ کی توحید کا ایک داعی نوجوان جس کا نام محمد ہے ۔ درعیہ کی ریاست میں اس کی آمد کی خبر پھیل چکی ہے۔ دھیرے دھیرے پھیلتی یہ خبر درعیہ کے محل میں بھی جا پہنچتی ہے ۔ اس محل میں رہنے والے سلطان محمد بن سعود کے کانوں سے بھی آخر کار یہ خبر جا ٹکراتی ہے۔ سلطان کی ملکہ تک یہ خبر شاید سلطان سے بھی پہلے پہنچ چکی تھی۔ اب سلطان نے اپنی ریاست میں نووارد مبلغ محمد کے بارے میں معلوم کیا تو پتا چلا کہ یہ داعی بڑا عظیم انسان ہے۔ بے لوث داعی ہے، عینیہ کی ریاست سے یہاں آیا ہے ۔ وہ شرک کے اندھیروں میں توحید کا نور پھیلانے والا ہے ۔ وہ جزیرۃ العرب کو جو شرک کے اندھیرے میں ڈوب چکا ہے اسے پھر سے توحید وسنت کا مرکز بنانا چاہتا ہے ۔ محمد بن سعود امیر درعیہ نے جب یہ سنا تو ان ساری باتوں نے امیر درعیہ کے دل میں گھر کر لیا، امیر اپنے محل میں آیا تو اپنی بیوی، درعیہ کی خاتون اول '' موضی'' سے بھی مشورہ کیا ۔ امیر کی ملکہ نے اپنے شوہر سے وہی باتیں کیں جو امیر سن چکا تھا ۔ چنانچہ اب امیر کے دل میں نوجوان محمد کی محبت میں مزید اضافہ ہونے لگا۔ ملکہ نے جب یہ دیکھا تو فوراً اپنے شوہر کو مشورہ دیا کہ اس نوجوان سے ملاقات کرو۔ ایسا صالح داعی یقیناً درعیہ کے لیے اللہ کی رحمت ہے۔ امیر نے اپنی بیوی کا مشورہ قبول کیا اور اس صالح نوجوان کو اپنے محل میں بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ بیوی نے جونہی سنا وہ خوش ہوئی مگر فوراً کہا:

"ایسے عظیم عالم کو محل میں بلانے کی بجائے خود اس کے پاس جاؤ اور عزت و تکریم کے ساتھ محل میں لاؤ۔"

امیر محمد بن سعود نے اپنی بیوی کا یہ مومنانہ فراست پر مبنی مشورہ فوراً قبول کیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے کہ جہاں وہ نوجوان محمد ٹھہرا ہوا تھا۔ ملاقات ہوئی اور یہ ملاقات کیا تھی؟ ایک مجلس تھی جس میں امیر محمد نے شیخ محمد کو بشارت دی کہ "آپ نے ایک اچھے شہر کا انتخاب کیا ہے جہاں ان کے لیے ہر طرح کا امن وچین ہوگا۔"

جواب میں شیخ محمد نے امیر کو بشارت دیتے ہوئے کہا:

"جس نے بھی لا الہ الا اللہ کو مضبوطی سے تھاما، اللہ نے ہمیشہ اس کی مدد کی اور اسے بادشاہت سے نوازا۔ لہٰذا اللہ کے فضل و کرم سے آپ کو جاہ و عزت ملے گی (ان شاء اللہ)۔"

اس کے بعد شیخ محمد نے اپنی دعوت پیش کرتے ہوئے کہا:

"میری دعوتِ وہی ہے جو پیغمبر آخر الزماں جناب محمد ﷺ کی دعوت تھی۔ آپ ﷺ نے توحید کی دعوت دی، صحابہ نے اس دعوت پر لبیک کہا۔ مدینہ میں انصار اور مہاجرین کو بھائی بھائی بنا دیا۔ دعوت اب مضبوط ہو چکی تھی۔ چنانچہ اللہ کے راستے میں جہاد ہوا۔ توحید کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو توڑا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے اپنی نعمتوں کے دروازے ان پر کھول دیے۔ آج ہمارے علاقے میں بھی شرک و بدعت نے ڈیرے جما لیے ہیں۔ قبروں کی پوجا ہو رہی ہے۔ چنانچہ آج پھر پیغمبر آخر الزماں ﷺ کے دین کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے، یہ ہمارا فرض ہے۔ اسی فریضے کو لے کر آپ کے پاس پہنچا ہوں۔"

امیر محمد بن سعود نے شیخ کی دعوت سنی اور جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

"آپ اللہ کے رسول ﷺ کا لایا ہوا دین ہم پر پیش کر رہے ہیں۔ میں آپ

سے عہد کرتا ہوں کہ اس دین کو غالب کرنے کے لیے ساری توانیاں صرف کردوں گا، اس دعوت کو غالب کرنے کے لیے جہاد کے لیے تیار رہوں گا۔مگر اس پر میری دو شرطیں ہیں: پہلی یہ کہ جب ہم آپ کی مدد کریں گے تو آپ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں گے اور دوسری یہ ہے کہ میں درعیہ والوں سے ہر سال ٹیکس وصول کرتا ہوں آپ اس کی وصولی سے ہمیں نہ روکیں گے۔''

شیخ نے کہا:

''پہلی شرط قبول ہے اور پھر امیر محمد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا: ''میری زندگی تمھاری زندگی کے ساتھ اور میری موت تمھاری موت کے ساتھ ہوگی ۔ باقی رہی دوسری شرط تو اللہ تعالیٰ آپ پر فتوحات کے ایسے دروازے کھولے گا اور مال غنیمت اس قدر آئے گا کہ درعیہ والوں کے مال سے کہیں بڑھ کر ہوگا۔'' (ان شاء اللہ)

قارئین کرام یہ نوجوان شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ تھے اور انھیں خوش آمدید کہنے والے امام محمد بن سعود رحمہ اللہ تھے۔ کیا حسن اتفاق ہے کہ دونوں کا نام محمد تھا۔ ایک محمد دعوت کا آئینہ دار تھا تو دوسرا محمد تلوار کا حامل تھا۔ یوں علم اور جہاد کا ایسا حسین امتزاج اور مرقع وجود میں آیا کہ جس نے محمد عربی (فِدَاہُ اَبِی وَ اُمِّی صلی اللہ علیہ وسلم) کے لائے ہوئے دین کو جزیرۃ العرب میں پھر سے غالب کردیا۔

خیر کا یہ دروازہ جو مملکت سعودی عرب میں آج بھی خیرو برکت کا موجب ہے، اس دروازے کو کھولنے کا سبب بنی ہے ایک خاتون جو'' درعیہ'' کی ملکہ تھی۔ وہ اپنی ریاست کی خاتون اول تھی۔ خاتون اول نے کام بھی اول کیا۔ آج کل کے حکمرانوں کی بیویاں جو اپنے آپ کو خاتون اول کہلاتی ہیں، بن سنور کر خاوند کے ساتھ غیر ملکی دوروں پر نکلتی ہیں، وہاں ناچتی اور تھرکتی ہیں ۔غرض مسلمانوں کے لیے ندامت کا ہر کام کرتی ہیں یہ اول نہیں

بلکہ اسفل ہیں۔ خاتون اول تو تھی درعیہ کی خاتون کہ جس کے داعیانہ جملوں نے جزیرۃ العرب کی تاریخ بدل ڈالی ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام محمد بن سعود رحمہ اللہ کی اس زوجہ محترمہ کو جنت الفردوس کی خواتین میں اعلیٰ اور اولین مقام عطا فرمائے۔(آمین!)

قارئین کرام......! آپ شاید حیران ہوتے ہوں گے کہ میں اپنی کتاب "باران توحید" کا لکھنے تو "مقدمہ" بیٹھا ہوں مگر شروع قصہ کر دیا ہے......سعودی عرب کی تاریخ کا...... جی ہاں! تھوڑا سا میرے ساتھ اور چلیے! کہ میری اس کتاب کا سبب یہی بنا ہے جو میں نے عرض کیا ہے ۔ اصل مقدمہ یہی ہے ۔اس تقدیم کا دوسرا ایمان افروز منظر بھی پیش کرنا ضروری ہے ۔ آیئے! وہ ملاحظہ کیجیے...... پھر آگے چلتے ہیں۔

دوسرا منظر: آزمائش کے بعد کشائش......

سعودی عرب کا دارالحکومت "ریاض" ہے ۔ اس شہر سے ۱۷ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک شہر ہے جسے "عینیہ" کہا جاتا ہے ۔ محمد بن عبد الوہاب اس شہر میں ۱۱۱۵ھ کو پیدا ہوئے۔ عالم دین بن کر جوان ہوئے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ سارا علاقہ ہی شرک اور بدعات و خرافات کی زد میں ہے۔ چنانچہ انھوں نے توحید و سنت کی دعوت کا آغاز کیا۔ "عینیہ" کے امیر عثمان بن معمر کو بھی دعوت دی ۔ عثمان نے اس دعوت کو قبول کر لیا۔ یوں حکمران کے ساتھ دینے سے یہ دعوت پھیلنے لگی اور پھر وہ وقت بھی آیا کہ جب شیخ محمد بن عبدالوہاب نے عثمان سے کہا:

> "تمھاری ریاست میں سیدنا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جو قبر ہے وہاں "جبیلہ" کے رہنے والوں نے قبہ بنا رکھا ہے، وہاں پر لوگ نذرو نیاز دیتے ہیں، شرک کرتے ہیں چنانچہ اس قبے کو ڈھانا ضروری ہے ۔"

عثمان نے شیخ کی دعوت پر لبیک کہا۔ چھ سو آدمی ہمراہ لیے اور وہاں جا پہنچے۔ شیخ محمد بن عبد الوہاب نے اس قبے کو ڈھانے کے لئے پہلا وار خود کیا اور یوں اسے گرا کر زمین کے

برابر کر دیا گیا۔

اس طرح ریاست میں نماز باجماعت کو لازم کیا گیا، زکوٰۃ کی وصولی کا اہتمام کیا گیا اور پھر ایک شادی شدہ زانیہ کو سنگسار بھی کر دیا گیا۔

ان سارے واقعات و حالات پر ''احساء'' اور'' قطیف'' کا حاکم سلیمان بن محمد عزیز الحمیدی جو کافی طاقتور، رنگیلا اور آوارہ مزاج تھا، وہ گہری نظر رکھے ہوئے تھا۔ اس نے سوچا کہ اگر یہ دعوت پھیلتی چلی گئی تو یہ نہ صرف اس کی رنگینیوں کے لئے بلکہ اس کی ریاست کے لیے بھی خطرناک ہوگی، چنانچہ اس نے '' عینیہ'' کے امیر عثمان کو دھمکی دیتے ہوئے کہا:

'' یہ عالم دین جو تمھارے ہاں مقیم ہے، اس نے فلاں فلاں اور ایسے ایسے کام کئے ہیں، اسے قتل کردو ۔ورنہ تمھیں ہمارے ہاں سے جو کچھ ملتا ہے وہ سب روک دیا جائے گا۔''

اس دھمکی کا مطلب واضح تھا کہ ہمارے ہاں سے جو بہت بڑی مالی امداد ملتی ہے وہ بھی نہ ملے گی اور ریاست کو جو استحکام ہے وہ بھی نہ رہے گا، یوں تم حکمرانی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے ۔ چنانچہ اس دھمکی نے کام کیا،'' عینیہ'' کے امیر کی آنکھیں دین سے اندھی ہوئیں اور اس نے ایک خطرناک فیصلہ کیا۔ شیخ کو یہ پیغام بھیجا کہ!

'' سلیمان نے ہمیں آپ کے قتل کا حکم دیا ہے اور ہم میں اس کے حکم سے سرتابی کی جرأت نہیں، مگر یہ ہماری مروت سے بعید ہے کہ آپ کو اپنے گھر میں تہ تیغ کریں ،اس لئے آپ آزاد ہیں، ہمارا علاقہ چھوڑ دیں۔''

عثمان نے اپنا ایک سپاہی فرید الطفیری شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب کے ہمراہ کر دیا کہ وہ شیخ کو'' عینیہ'' کی حدود سے باہر کرآئے۔ مگر ابن بشر کی روایت کے مطابق در پردہ عثمان نے اپنے سپاہی کو یہ بھی حکم دیا کہ وہ شیخ کو راستے میں قتل کردے۔

جی ہاں! عرب کا ریگستان، سخت دھوپ اور گرمی، شیخ محمد آگے آگے چلے جا رہے ہیں، رخ ''درعیہ'' کی طرف ہے، ہاتھ میں ایک پنکھا ہے۔اس کو ہلاتے جاتے ہیں، چہرے پر ہوا ڈالتے جاتے ہیں، زبان سے قرآن کے اس مقام کا ورد کیے جاتے ہیں:

وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَـٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ ﴿٣﴾ (الطلاق: ۲-۳)

''اور جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے، اللہ اس کے لیے (مصیبت سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق (نعمت) دیتا ہے کہ جہاں سے اس کا خیال بھی نہ ہو اور جو کوئی اللہ پر بھروسا کر لیتا ہے تو وہ اسے کافی ہو جاتا ہے۔ شک کی گنجائش نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہدف پورا کر کے رہتا ہے۔''

جی ہاں! شیخ رحمہ اللہ آگے آگے پیدل قدم اٹھاتے جاتے ہیں، تلاوت کرتے جاتے ہیں اور سپاہی فرید گھوڑے پر بیٹھا ہاتھ میں تلوار لہراتا پیچھے پیچھے چلا آتا ہے۔ خود اس کا اپنا بیان ہے کہ اس نے ارادہ کیا کہ شیخ کی گردن اڑا دے...... مگر وہ جب بھی ارادہ کرتا، اس پر رعب طاری ہو جاتا، ہاتھ رک جاتا ،اسی حالت میں الٹے پاؤں واپس ''عینیہ'' آ گیا ۔مگر ''عینیہ'' ــــ اگر اس کا معنی آنکھ لیا جائے تو یہ شہر اب اندھا ہو چکا تھا اور اگر اس کا معنی چشمہ لیا جائے تو یہ چشمہ سوکھ چکا تھا۔ اس شہر کی آنکھ، اس شہر کا چشمہ تو شیخ محمد تھے اور ان کو یہاں سے دیس نکالا دے دیا گیا تھا۔ شیخ رحمہ اللہ پیدل چلتے چلتے، سفر کا دکھ اٹھاتے اٹھاتے ۱۱۵۷ھ میں ''درعیہ'' آ گئے۔ یہاں ان کا ایک شاگرد احمد بن سویلم تھا۔ شیخ اس کے گھر عصر کے وقت پہنچے۔ رات شیخ نے آرام کیا، صبح فجر کی نماز پڑھانے کھڑے ہوئے تو نماز میں سورۃ البروج کی تلاوت شروع کی ،جب یہاں پہنچے:

وَمَا نَقَمُوا۟ مِنْهُمْ إِلَّآ أَن يُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ ٱلْعَزِيزِ ٱلْحَمِيدِ ﴿٨﴾ (البروج: ۸)

''اور انھوں نے ان (مومنوں) سے محض اس وجہ سے انتقام لیا کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے جو غالب اور تعریف کیا گیا ہے۔''

تو شیخ زارو قطار رونے لگے۔ احمد بن سویلم کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ میرے شیخ محترم کو ستایا گیا ہے، ہجرت پر مجبور کیا گیا ہے۔ چنانچہ نماز کے بعد میں نے اپنے استاد محترم، شیخ مکرم سے عرض کیا کہ آپ فکر نہ کریں، اللہ آپ کی مدد کریں گے۔ پھر وہ مدد آئی اور اس طرح آئی کہ درعیہ کی خاتون اول کے جملوں سے امیر محمد بن سعود کے دل میں شیخ محمد کی محبت اور حمایت نے انگڑائی لی۔ امیر محمد بن سعود کی یہیں پر آمد ہوئی۔ دونوں محمد...... کہ جن کے والدین نے دونوں کے نام محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک نام پر رکھے تھے...... دونوں نے محمدی کام کیا، سنت کا پھریرا لہرایا، توحید کو اونچا اور شرک و بدعت کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکا۔ فرحمهم الله اجمعين .

ماحول......:

قارئین کرام! میں نے مندرجہ بالا دو سنہرے واقعات اس لیے درج کیے ہیں کہ زیر نظر کتاب ''باران توحید'' جو میری زندگی کی پہلی اور خوبصورت کتاب ہے، اس کو لکھنے کا سبب یہ واقعات بنے...... لیکن یہ واقعات سنایا کون کرتا تھا؟ یہ میرے والد تھے جو ایسے واقعات سنایا کرتے تھے یعنی ماحول اور تربیت کا نتیجہ تھا جو میرے اللہ نے میرے لیے نکالا تھا۔ فلله الحمدُ ...... چنانچہ جو کوئی اپنی اولاد کے لئے بہتر نتائج کا متمنی ہے اسے چاہیے کہ اپنے بچوں کو الف لیلیٰ کی داستانیں سنانے کی بجائے اپنے اسلاف کے واقعات سنایا کرے۔ بچپن میں ذہن کے اندر نقش ایسے واقعات ہی جوانی میں زندگی کے رخ متعین کرتے ہیں۔

کانوں میں روئی کے پھندے:

قرآن ایک بچے کی سیرت و کردار میں کس قدر اثر انداز ہوتا ہے، میں اس پر سوچتا ہوں تو مجھے اپنا وہ بچپن یاد آتا ہے جب میرے والد صاحب دوسری جماعت سے لے کر پانچویں تک مجھے فجر کی نماز باجماعت پڑھاتے رہے اور پھر نماز کے بعد وہ مجھے قرآن پڑھاتے۔ غرض پانچویں جماعت تک ابا جی نے چھینہ گاؤں کی مسجد میں مجھے قرآن کریم کے گیارہ پارے باترجمہ پڑھا دیے۔ اس تعلیم کا بچپن ہی سے یہ اثر ہوا کہ مجھے ڈائجسٹوں اور فلمی گانوں سے نفرت ہوگئی۔ ڈائجسٹوں اور ناولوں سے اس لیے کہ ان میں جھوٹ ہوتا ہے اور میں جھوٹ پڑھ کر اپنا وقت کیوں ضائع کروں؟ چنانچہ قرآن و حدیث کے بعد تاریخی کتب پڑھنے کا شوق پیدا ہوگیا اور گانوں سے اس قدر نفرت ہوگئی کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ان دنوں دیہات میں لوگ شادی بیاہ کے مواقع پر لاؤڈ سپیکر کرائے پر لایا کرتے اور رات دن گانے سنا کر اہل گاؤں کا سکون برباد کیا جاتا۔ میں جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا اور یہ گانے کان کے پردے سے ٹکراتے تو انتہائی غصہ آتا۔ چنانچہ میں نے اپنی والدہ سے اس پریشانی کا اظہار کیا تو میری ماں نے مجھے روئی کے پھندے دیے کہ انھیں کانوں میں ڈال کر نماز پڑھ لیا کرو۔ چنانچہ میں ان پھندوں کو کانوں میں اچھی طرح ٹھونس کر نماز ادا کیا کرتا۔ لامحالہ یہ پاکیزگی قرآن اور مسجد کے ماحول سے پیدا ہو رہی تھی، تو یہ ہے ماحول کا اثر۔

خبردار! جو یہاں سے گزرا:

یقیناً پہلی یونیورسٹی ماں کی گود اور باپ کی تربیت ہوا کرتی ہے۔ میری والدہ جنھوں نے اپنے باپ سے قرآن کا ترجمہ پڑھا ہوا تھا، جنھیں عورتوں کے اندر بیٹھ کر ادھر ادھر کی فضول باتیں کرنے، خاص طور پر چغلی کرنے سے انتہائی نفرت تھی...... میں نے اس ماں

کا کردار اس طرح دیکھا کہ اپنے گاؤں نبی پور پیراں سے جب ننکانہ آنا ہوتا تو تھوڑے سے سفر کے لیے ایک بار میری ماں نے مجھے ہمراہ لے لیا۔بس میں رش تھا، اب کنڈ یکٹر نے درمیان سے گزرنا تھا، وہ گزرنے لگا تو میری ماں نے گرجدار آواز سے اسے وہیں ٹھہرنے کو کہا۔ اسے کہا کہ تو میرے قریب سے نہیں گزر سکے گا۔ چنانچہ کنڈ یکٹر نے ایک بیٹھی ہوئی عورت کے ساتھ سے مرد کو اٹھا کر سیٹ کا بندو بست کیا اور پھر وہ وہاں سے گزرا۔ غرض یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب میں چھ سات سال کا تھا ۔وہ واقعہ آج تک میرے ذہن سے محو نہیں ہوا ۔ سوچتا ہوں وہ ماں جو بچوں کو لے کر ٹی وی کے سامنے بیٹھے، خود بھی غلاظت دیکھے، بچوں کو بھی دکھائے، بن سنور کر پارکوں ،مارکیٹوں اور مینا بازاروں میں گشت کرے، اس کے بچے کیسے پاکیزہ سیرت و کردار کے حامل ہو سکتے ہیں؟

جب والد محترم نے کنجری کو ہٹایا اور مائیک پر قبضہ کرلیا:

جب میں چھٹی ساتویں جماعت کا طالب علم تھا تو ان دنوں کی بات ہے کہ جب نبی پور پیراں سے میرے نانا جی الشیخ تاج الدین رحمہ اللہ ننکانہ شہر کی مرکزی مسجد تشریف لے آئے تو ابا جی کو نبی پور تعینات کر دیا گیا۔ نبی پور کا گاؤں جو اہل حدیث قریشی جاگیرداروں کا گاؤں ہے، وہاں کبھی دین کی بہاریں ہوا کرتی تھی، دور دراز سے لوگ حصول علم کے لیے آیا کرتے تھے اور فارغ التحصیل ہو کر جایا کرتے تھے۔سید داؤد غزنوی رحمہ اللہ بھی وہاں اپنے مدرسہ کے تعاون کے لیے جاتے تو نانا جی کے پاس کئی کئی دن رہا کرتے تھے۔ اس دور میں پیر سرور شاہ رحمہ اللہ جیسے نیک سیرت قریشی بزرگ ہوا کرتے تھے۔ پھر وہ دور رخصت ہوا اور یہ گاؤں نئے دور میں داخل ہوا۔ اب ابا جی وہاں خطیب تھے۔

مسجد کے ساتھ ہی ایک بڑا ڈیرہ تھا جو اب بھی موجود ہے۔ ایک قریشی جاگیردار کی شادی کے جشن کا پروگرام تھا، لاہور سے استاد فتح علی خاں جیسے معروف فنکار اور دیگر گلوکاروں کو بلایا گیا۔ حتیٰ کہ ناچنے والی کنجریوں کو بھی وہاں بلایا گیا۔ ابا جی نے بہت شور

کیا مگر کوئی ماننے والا نہ تھا اور صورت حال یہ تھی کہ اس مسجد اور ڈیرے کی دیوار مشترکہ تھی، چنانچہ جشن کا دن آ گیا، محفل سج گئی۔ علاقے بھر سے بڑے بڑے جاگیر دار اور سیاستدان اپنی اپنی مسندوں پر بیٹھ گئے۔ طبلے والوں نے اپنے طبلے سنبھال لیے۔ ایک گلوکارہ آگے بڑھی اور مائیک پر آ کر گانے لگی۔ میری عمر اس وقت کوئی بارہ تیرہ سال ہوگی۔ مجھے وہ منظر آج تک یاد ہے کہ ابا جی نے لاؤڈ سپیکر پر اعلان کیا:

﴿ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ﴾

''کیا تم میں بھلا آدمی کوئی نہیں؟''

اب پیر نادر شاہ مرحوم کے صاحبزادے نذر شاہ آ گئے۔ کہنے لگے:

''حضرت صاحب! حضرت صاحب! قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔''

میرے ماموں الشیخ عمر فاروق اور دو تین اور آدمی جن کے نام اب مجھے یاد نہیں، یہ سب ابا جی کے ساتھ ہو گئے۔ پیر نذر شاہ مجھے بتلا رہے تھے کہ آپ کے ابا جی ڈیرے میں جونہی داخل ہوئے تو بڑے رعب کے ساتھ سب کو للکارا، پھر طبلہ نوازوں، گلوکاروں سب کو جھڑکا، پھر حضرت صاحب مائیک کی جانب بڑھے جو کنجری گا رہی تھی، وہ ڈر کے مارے سہمی ہوئی ایک طرف ہو کر کھڑی ہوگئی۔ ابا جی نے اب وہاں خطاب شروع کر دیا۔ ہر طرف سناٹا تھا، اللہ نے رعب طاری کر دیا، سارے کنجر فوراً طبلے سنبھال کر بھاگ گئے اور ابا جی واپس مسجد میں آ گئے اور اللہ نے فتح عطا فرمائی۔

شاہ جمال کی قبر سے چوہا نکلا:

دوسرا واقعہ بھی اسی گاؤں کا ہے، مسلم شیخوں کے محلے کی جانب پیر حاکم شاہ کی زمین میں ایک قبر تھی، اسے شاہ جمال کہا جاتا تھا۔ اس پر ''ون'' کا ایک بڑا اور پرانا درخت بھی تھا، قبر کچی تھی، اہل حدیث کا گاؤں تھا، پوجا پاٹ کا سوال ہی نہ تھا، پھر یہ ہوا کہ ''بنگلہ گاؤں'' سے ایک مسلم شیخ آ گیا، اس نے چند دیگیں پکا کر قبر پر تقسیم کیں، لوگ

بھی اکٹھے ہوگئے اور یوں شاہ جمال کی پوجا کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ ابا جی کو جب یہ معلوم ہوا تو انھوں نے قبر پر بیٹھنے والے مسلم شیخ کو وہاں سے بھگا دیا اور خبر دار کیا کہ آئندہ اگر تو یہاں آیا تو تیرا حشر دنیا دیکھے گی۔

میرے ماموں نے ابا جی کو مشورہ دیا کہ بھائی جان آج تو آپ نے یہ کام ختم کر دیا ہے، کل پھر شروع ہوجائے گا لہٰذا کیوں نہ اس کا خاتمہ ہی کر دیا جائے۔

چنانچہ ابا جی فوراً تیار ہوگئے اور کلہاڑا، کسّی اٹھا کر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ شاہ جمال جا پہنچے۔ اب کوئی آگے ہونے کو تیار نہ تھا، مسلم شیخ ڈر رہے تھے اور ابا جی کو بھی ڈراتے ہوئے کہہ رہے تھے:

نذیر صاحب! تجھے اپنی جان کی ضرورت نہیں؟''

اور ابا جی نے کسّی اٹھائی اور قبر کو اکھاڑنا شروع کر دیا۔ ساری قبر ادھیڑ ڈالی مگر اس میں سے کسی انسان کی ہڈی تک نہ ملی، صرف ایک جنگلی چوہا نکلا جو بھاگ گیا۔

اس کے بعد ابا جی درخت کی جانب متوجہ ہوئے، کلہاڑا چلا کر آغاز کر دیا اور باقی کام ماموں پر چھوڑ دیا کہ اس سارے درخت کو تم نے آدمی لگا کر کاٹنا ہے اور ہمارے گھر پہنچانا ہے۔ یوں اس درخت کو کہ جس سے لوگ ڈرتے تھے، ہم نے اس کا ایندھن بنا کر سارا سال فائدہ حاصل کیا بلکہ ہمارے علاوہ اور بھی کئی گھروں نے فائدہ اٹھایا۔

عمل کی دنیا:

گھر کے ماحول سے سیکھی ہوئی تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ اللہ نے میرے دل کو اپنی محبت کی آماجگاہ بنا دیا۔ توحید سے بے پناہ محبت اور شرک سے حد درجہ نفرت پیدا ہوگئی، چنانچہ میں ہائی سکول میں بھی اپنے ہم جماعت طلبا سے بحث مباحثہ کرتا رہتا، دعوت دیتا رہتا حتیٰ کہ میرے بارے میں کہا جانے لگا کہ یہ مذہب اور دین سے بہت لگاؤ رکھتا ہے۔ اللہ کا یہ انعام ہوا کہ میٹرک کے بعد دینی تعلیم حاصل کی اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے وفاق

المدارس کی سند لی، یوں میں واقعی دین کی طرف آ گیا۔

لاہور کے علاقے غازی آباد کی مرکزی مسجد میں خطیب ہوا تو علاقے بھر میں گھر گھر توحید کے دروس دے کر لوگوں کو کتاب و سنت کا متوالا بنایا...... یہاں ایک کتابچہ ''میثاق اخلاق'' لکھا۔ اس کے بعد شاہکوٹ کے ہائی سکول میں عربی کا استاد مقرر ہوا تو یہاں اللہ کی مدد سے توحید و سنت کا مرکز بنایا گیا۔ میں نے یہاں خطبہ کا آغاز کیا اور اردگرد بھی دعوت کے کام کا آغاز کیا۔

اینٹوں کی بارش:

مجھے وہ واقعہ کبھی نہیں بھولے گا کہ جب میرے ساتھی استاد عبدالرشید صاحب نے کہا کہ ہمارے گاؤں ''دھنوآنہ'' میں خطبہ جمعہ دے دیجیے۔ میں نے کہا میں تو جمعہ پڑھا دوں گا، کیا انھیں خبر ہے کہ میں کون ہوں؟ کہنے لگے کہ میں نے ان کو بس یہی بتلایا ہے کہ وہ ہمارے سکول میں عربی کے استاد ہیں، عالم ہیں، تقریر اچھی کرتے ہیں اور بس...... وہ کہنے لگے میں چاہتا ہوں کہ میرے گاؤں میں ایک بار توحید کی آواز گونج جائے کیونکہ میں وہاں اکیلا ہی ہوں۔ میں نے ہاں کردی، جمعہ پڑھا دیا، سیرت النبی ﷺ پر گفتگو کی، لوگ بڑے خوش ہوئے۔ چند دن بعد ۱۲ ربیع الاول کا دن تھا۔ اب ان کا مولوی میرے پاس سکول میں آیا، کہنے لگا کہ آپ بارہ ربیع الاول کے دن ہماری مسجد میں تقریر کردیں۔ میں نے ہاں کردی اور بھائی عبدالرشید کو بتلا دیا تو وہ بڑے خوش ہوئے، چنانچہ میں نے میلاد منانے والوں کی مسجد میں سیرت پر تقریر کی، پھر گفتگو کا کانٹا یہ کہہ کر بدلا کہ ایسی بے مثال سیرت کے حامل پیارے رسول ﷺ کو مکہ کے لوگوں نے ستایا کیوں اور طائف والوں نے پتھر کیوں مارے؟ یہاں سے توحید پر گھنٹہ بھر تقریر کر ڈالی، شرک اور بدعات کا رد کر ڈالا۔ لوگوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے، مگر گفتگو اللہ نے مکمل کروادی، تقریر کے بعد ہنگامہ کھڑا ہوگیا کچھ مخالف تھے تو کچھ موافق بن گئے...... بعد میں جو دھڑا موافق تھا ان

بھائیوں نے میری ایک اور تقریر اسی گاؤں میں رکھ دی۔ یہ تقریر میں نے ایک مکان کے کھلے صحن میں کی۔ لاؤڈ سپیکر پر توحید کا نقارہ بج رہا تھا کہ اینٹوں کی بارش شروع ہوگئی۔ ایک اینٹ میرے قریب آ کر لگی۔ میں نے حاضرین سے کہا بھاگنا نہیں، میں بھی ڈٹا ہوا ہوں، آپ نے بھی نہیں ہلنا اور اب گفتگو یہاں سے شروع ہوئی کہ یہ پتھر تو میرے مصطفیٰ ﷺ کو بھی مارے گئے تھے۔ بہر حال اینٹیں مارنے والے برادرم افتخار کی للکار پر بھاگ گئے۔ جلسہ کامیاب ہوگیا اور اللہ نے ایسی برکت ڈالی کہ وہاں کتاب وسنت کے حاملین کی مسجد بن گئی...... الغرض اسی طرح اس پورے علاقے میں دعوت کا کام کر رہا تھا کہ دعوت کے میدان میں عملی تجربات نے اس بات پر ابھارا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جانی چاہیے کہ جسے پڑھتے ہی اہل شرک اور اہل خرافات حق کو قبول کرلیں۔

تحریر کا میدان :

الحمد للہ یہ اللہ کا انعام تھا کہ جب میں طالب علم تھا تو اس دور میں بھی خطبہ جمعہ دینے اور تقریریں کرنے لگ گیا تھا، مجھے اپنا وہ جمعہ تو کبھی نہیں بھولتا جو میں نے ''نودھا گاؤں'' میں پڑھایا۔ ابا جی نے کہا:

''وہاں تم نے خطبہ جمعہ دینا ہے۔''

یہ گاؤں ننکانہ صاحب سے ۱۸ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس وقت سڑک نہیں تھی اور بس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا، سائیکل میرے پاس نہیں تھی، چنانچہ میں یہ جمعہ پڑھانے کے لیے جمعرات ہی کو چل پڑا اور پیدل چل کر یہ جمعہ پڑھایا اور پھر واپس آیا۔ یوں جمعہ کے لیے میں نے ۳۶ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

تحریر کے میدان میں بھی ایسا ہی شوق تھا۔ جب میں اٹھارہ سال کا طالب علم تھا تو میں نے بڑی محنت سے ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا'' خدا اور کائنات''۔ میں نے اس کتاب کے لیے مواد تو ایک عرصہ سے اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا، مطالعہ بہت کیا تھا مگر

میں نے اس کتاب کو چھ اپریل ۱۹۷۸ء سے ۲۱ اپریل ۱۹۷۸ء تک صرف ۱۶ دنوں میں لکھ دیا۔ جب چھپوانے کا ارادہ کیا تو وسائل نہ تھے، چنانچہ میں نے اپنی یہ محنت مسودے کی شکل میں ایک اللہ کے بندے کو دی تاکہ چھپ جائے مگر وہ چھپ نہ سکی اور مسودہ بھی اللہ ہی جانتا ہے کہاں گم ہوگیا۔ اس کتاب کی فہرست کو میں نے اپنی روزمرہ کی ڈائری میں لکھ دیا تھا، چنانچہ آج وہ فہرست ہی میرے پاس رہ گئی ہے، جو یہ تھی:

۱۔ اللہ

۲۔ آفرینش کائنات (ا) فطرت انسانی ......(ب) قدیم نظریہ ......(ج) رگ وید اور بائیبل کا نظریہ...... (د) نظریہ اسلام ......(ح) نظریہ سائنس۔

(نوٹ) یہ آفرینش کائنات کے پانچ اجزا تھے۔

۳۔ حضرت انسان سے قبل

۴۔ آفرینش آدم

۵۔ تخیل خدا

۶۔ اظہار تشکر و سپاس

۷۔ مختلف مذاہب

۸۔ فلسفہ

۹۔ سائنس

۱۰۔ اسلام اور سائنس

۱۱۔ رجعت و جدّت پسند

۱۲۔ پہچان رب (ا) کائنات اصغر......(ب) طیور و حیوانات......(ج) عالم حشرات...... (ح) وسعت کائنات......(خ) ربط کائنات......(د) خصوصیت آب...... (ڈ): بقائے نفس...... (ذ) حادثہ کائنات۔ (نوٹ) یہ پہچان رب کے اجزا ہیں۔

۱۳۔ فطرت اسلام اور انبیاء

۱۴۔ کرامات قرون اولیٰ

۱۵۔ حیات بعد الممات (ا) طبعی قوانین......(ب) اہمیت عقیدہ آخرت......(ج) اصل منزل...... (ح) حقیقت خواب و روح......(خ) موت...... حقیقت زندگی ہے...... (د) وقوع موت۔ (نوٹ) یہ حیات بعد الممات کے اجزا ہیں۔

۱۶۔ آثار قیامت (ا) سورج......(ب) چاند......(ج) شہاب ثاقب......(ح) زلزلہ (نوٹ) یہ آثار قیامت کے اجزا ہیں

۱۷۔ قیامت

۱۸۔ جزا و سزا

۱۹۔ جنت و دوزخ

جب باران (بارش) برسی:

الغرض دعوت کا میدان جس میں تقریر و تحریر دونوں وسائل کو کام میں لانے کی کوشش کر رہا تھا...... اب میں نے ''باران توحید'' لکھنے کا فیصلہ کیا۔ اس سلسلے میں ...... میں نے وہ عنوانات چنے جن پر اہل توحید اور اہل شرک کے مابین جھگڑے اور بحثیں ہوتی تھیں۔ میں نے ان عنوانات کے تحت قرآن کی آیات اور احادیث جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا تاکہ ہر شخص جان لے کہ حق کہاں ہے اور کون حق پر ہے؟ کیونکہ قرآن اور حدیث سے تو کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا اور یہ کہ اپنی طرف سے کچھ نہ لکھا جائے۔ چنانچہ اکتوبر ۱۹۸۵ء میں میں نے اس پر کام شروع کیا اور یکم رمضان المبارک ۱۲ مئی ۱۹۸۶ء کو کام مکمل ہوگیا۔ اب چونکہ پہلے ایک تجربہ ہو چکا تھا کہ میری محنت وسائل نہ ہونے کی وجہ سے ضائع ہوگئی تھی، چنانچہ اب میں نے خوش خطی سیکھی۔ ایک مہینا اس کام پر بھی لگالیا۔ اس کے بعد لاہور سے کتابت کا سامان خریدا۔ بٹر پیپر، مخصوص سیاہی اور ہولڈرز خریدے۔ کاتب سے معلومات لیں۔ مجھے اپنی اس دعوتی کتاب کو جلد لانے کا اس قدر شوق تھا کہ میں نے یہ

سارے کام رمضان تک نبٹا لیے چنانچہ یکم رمضان کو میرا مسودہ مکمل ہوا تو یکم رمضان ہی کو میں نے کتابت شروع کر دی اور ایک ماہ کے اندر یعنی عید الفطر کے دن میں اس کتاب کی کتابت سے فارغ ہو گیا۔ یہ دن ۹ جون ۱۹۸۶ء کا دن تھا۔ اس کے بعد میں نے مسطر خریدا۔ اس کتابت کی پیسٹنگ بھی خود کی۔ اب میں نے اپنے ذاتی پیسے اکٹھے کیے مگر طباعت کے لیے وہ ناکافی تھے، چنانچہ میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا، یہ دوست حبیب الرحمٰن صاحب تھے جو لاہور میں سعودی عرب کے مکتب الدعوۃ کے مدیر فضیلۃ الشیخ عبد العزیز آل عتیق کے سیکرٹری تھے۔ میں نے ان کے سامنے اپنی بات رکھی اور صرف پانچ صد روپے کا تقاضا کیا۔ انھوں نے یہ پیسے مجھے فوراً دے دیے۔ چنانچہ میں نے کتاب پریس کے حوالے کر دی۔ یوں ۲۰ جون ۱۹۸۶ء کو یہ کتاب میرے ہاتھ میں تھی۔ اس روز میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا اور جب یہ کتاب پھیلی اور کئی لوگوں نے اسے پڑھ کر شرک و بدعت کو ترک کر دیا اور عقیدہ توحید اپنا لیا تو میں خوش ہو رہا تھا کہ اللہ نے مجھے میری محنت کی کامیابی کے مناظر دکھلا دیے ہیں۔ (فللہ الحمد)

''باران توحید'' اور علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ:

جناب علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کے ساتھ تعلقات نہ صرف یہ کہ قائم ہو چکے تھے بلکہ متعدد مواقع پر مجھے ان کی موجودگی میں تقاریر کرنے کا بھی موقع ملا۔ اب جب یہ کتاب چھپی تو میں نے اس کا ایک نسخہ علامہ صاحب کی خدمت میں پیش کیا، چنانچہ وہ اس قدر خوش ہوئے کہ انھوں نے مجھے اپنی جماعت کی شوریٰ کا رکن بنا لیا۔ یوں میں سب سے کم عمر نوجوان علامہ صاحب کی مجلس شوریٰ کا رکن تھا۔ حتیٰ کہ ریلوے روڈ پر کرائے کا جو دفتر لیا گیا تھا، وہاں مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا تو علامہ صاحب نے مجھے اپنی مجلس عاملہ میں بھی دعوت نامہ بھیج کر منگوایا اور مجلس میں شریک کیا۔ یقیناً میرے لیے یہ اعزاز تھا کہ مجھ جیسی عمر کے نوجوان یوتھ فورس میں تھے مگر علامہ صاحب مجھے مجلس عاملہ میں بٹھا رہے تھے۔

"باران توحید" کا ایڈیشن ختم ہوگیا تو اب میں نے سوچا کہ اس کی کتابت کروا کر احسن طریقے سے اسے سامنے لایا جائے، چنانچہ میں نے علامہ صاحب سے بات کی۔ وہ خوش ہوئے، اب میں نے مقدمہ لکھنے کی بھی درخواست کر دی کہ جناب......! مقدمہ بھی آپ نے لکھنا ہے۔ علامہ صاحب نے اس کا بھی مجھ سے وعدہ کر لیا۔ محترم علامہ صاحب نے اپنے سیکرٹری الشیخ عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب کو باران توحید کے مقدمہ کے سلسلہ میں ہدایات جاری کر دیں۔ اس کے بعد اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء کو علامہ صاحب اپنے جگری اور دعوتی دوست علامہ حبیب الرحمٰن یزدانی رحمہ اللہ اور دیگر ساتھیوں سمیت اس اسٹیج پر شہید ہوگئے، جس پر قال اللہ عز و جل و قال الرسول ﷺ کے نقارے بج رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت کو قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں شہداء، صدیقین اور انبیاء کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین!)

توحید سیٹ:

پمفلٹ تو تھے ہی مگر توحید پر یہ پہلی کتاب تھی جو میں نے لکھی تھی، پھر اس کے بعد اسے دوبارہ چھپوانے کی نوبت ہی نہ آئی۔ میں نے ملک بھر کے اہم درباروں، گدیوں، میلوں اور عرسوں کو دیکھا، پھر مجاوروں اور گدی نشینوں سے ملاقاتیں کیں، قوالوں کو سنا، صوفیا کا کلام پڑھا۔ جلال الدین رومی کی مثنوی ہو یا بلھے شاہ کا عارفانہ کلام، سب کا مطالعہ کیا اور قرآن وحدیث کی کسوٹی پر پرکھ کر سب کے بارے میں لکھا۔ ۱۹۸۵ء سے ۲۰۰۰ء تک ۱۵ سال بیت گئے۔ ان پندرہ سالوں میں مختلف عنوانات پر کئی کتابیں تحریر کیں مگر چار کتابیں توحید اور شرک کے بارے میں لکھیں۔ یہ کتابیں ایسی معروف ہوئیں کہ ہر کتاب کے بیس کے قریب ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ہزاروں لوگ قافلہ توحید میں شامل ہو چکے ہیں۔ باران توحید جس پر ایک ڈیڑھ سال سے محنت ہو رہی تھی، بحمد اللہ اس کا آج دوسرا ایڈیشن پندرہ سال بعد تیار ہو گیا۔ احادیث کی تخریج محترم بھائی ابو سیاف اعجاز احمد

تنویر نے کی۔ بعض آیات اور احادیث کے اضافے بھی کیے، کچھ احادیث نکال دی گئیں۔ یوں آج یہ کتاب رمضان کے مہینے ہی میں تیار ہوگئی۔ یہ کتاب برصغیر میں مروج شرک و بدعات کے انداز کو سامنے رکھ کر مرتب کی گئی ہے ۔ یہ ایک انسائیکلوپیڈیا ہے کہ جس سے علماء طلبا اور عام لوگ مستفید ہوں گے۔خطبا اس کتاب سے خطبات دے سکتے ہیں، تقریریں کر سکتے ہیں ۔ اہل شرک اور اہل بدعات کو راہ راست پر لانے کے لیے متعلقہ مضمون نکال کر قرآن و حدیث کے دلائل دکھا سکتے ہیں۔ یوں یہ ایک بہترین دعوتی کتاب ہے۔

ہم نے اپنی پندرہ سالہ محنت کو'' توحید سیٹ'' کا نام دیا ہے، یہ سیٹ پانچ کتابوں پر مشتمل ہے:۔

① باران توحید

② شاہراہ بہشت

③ آسمانی جنت اور درباری جہنم

④ اللہ موجود نہیں؟

⑤ مذہبی اور سیاسی باوے

قارئین کرام! بحمدللہ یہ ایسا سیٹ تیار ہوگیا ہے جسے آپ تحفہ دے سکتے ہیں اس شخص کو جو شرک و بدعات کے اندھیروں میں گم ہے، وہ اس سیٹ کو ملاحظہ کرکے روشنی کی طرف آ کر ہی رہے گا۔(ان شاء اللہ) ۔ الّا یہ کہ اس کے دل پر شرک اور بدعت کی مہر لگ گئی ہو۔

میں اپنے اللہ کا شکر ادا نہیں کرسکتا کہ جس مولا نے میری زندگی کی انتہائی توانائیوں کے دور میں ۲۵ سال سے لے کر ۴۰ سال تک کی عمر میں یہ کام لیا ۔اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ میرے والدین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے جن کی تربیت کا یہ نتیجہ میرے مولا نے نکالا۔

اگلا کام.......:

روما کے پوپ نے انڈیا کا دورہ کیا۔ نومبر ۱۹۹۹ء میں اس دورے کے دوران پوپ پال دوم نے عیسائیوں کے لاکھوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

"ہم نے پہلے ہزار سالہ دور میں عیسائیت کو یورپ میں پھیلایا، دوسرے ہزار سالہ دور میں جو اب اختتام پذیر ہو چکا، شمالی اور جنوبی امریکہ کے دو براعظموں سمیت براعظم افریقہ کے جنوب میں پھیلا۔ اب ہمارا ٹارگٹ برصغیر ہے جس میں ہندوستان سرفہرست ہے۔"

جی ہاں! ہندوستان میں اس وقت تین کروڑ کے قریب عیسائی ہیں۔ "گوا" کی ہندوستانی ریاست میں عیسائیوں کی اکثریت ہے، شمالی ہندوستان میں وہ بڑی تعداد میں ہیں۔ مشرق بعید میں بھی عیسائیوں کا کام زوروں پر ہے۔ میں نے ایک بار عرض کیا تھا کہ عیسائیت کو پھیلانے کے لیے صرف امریکہ میں گیارہ ہزار تنظیمیں پوری دنیا میں کام کر رہی ہیں اور ہر تنظیم کا بجٹ حکومت پاکستان کے سالانہ بجٹ سے زیادہ ہے۔ ان حالات میں اہل اسلام کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ چنانچہ دعوت کے میدان میں ہم "ان شاء اللہ" زور شور سے کام کریں گے۔ ہندومت پر مجھے میرے مولا نے جو تھوڑا بہت کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی، اس کے بڑے اچھے نتائج سامنے آئے ہیں۔ کئی ہندو مسلمان ہوئے۔ میرے سامنے بدھ مت بھی ہیں، جن سے چین، جاپان اور مشرق بعید کے دیگر ممالک، برما، کمبوڈیا، ویت نام، تھائی لینڈ، کوریا وغیرہ بھرے پڑے ہیں۔ عیسائی دنیا میں زبردست کام ہو رہا ہے۔ یورپ و امریکہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے مگر اس تیزی میں مزید بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ مختلف انداز سے لکھنے کی شدت سے ضرورت ہے۔ یہودیوں تک بھی ہم نے اپنا پیغام پہنچانا ہے۔ ان شاء اللہ اگلی صدی میں عالمی سطح پر دعوت کے کام کو ہم نے کرنا ہے۔ بظاہر یہ کام بہت بڑا لگتا ہے مگر میرا اللہ پورا کرنے

والا ہے۔ میرے سامنے زیر نظر کتاب ''باران توحید'' کی تاریخ سامنے ہے۔ میں خود ہی اس کا مؤلف تھا، خود ہی کاتب تھا، خود ہی پیسٹر تھا، پبلشر اور ڈسٹری بیوٹر بھی خود ہی تھا۔ میں نے اس کتاب کو جب چھپوایا تو ناشر کی حیثیت سے ادارے کا نام ''مکتبۃ الصفۃ'' رکھا۔ وہ اصحاب صفہ بھی نادار اور بے کس تھے مگر اسی ناداری اور بے کسی میں کتاب وسنت کا علم لے کر وہ اٹھے اور اپنے اپنے علاقوں میں جا کر انھوں نے توحید و سنت کے جھنڈے گاڑے۔ اسی طرح میں بھی بے بس تھا مگر اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلا اور آج عالمی سطح پر پھر ان شاء اللہ کام کریں گے۔ عالمی طاغوتوں کے مقابلے میں مجھے اپنی بے بسی اور بے کسی کا خوب علم ہے۔ مگر ہمارا ہتھیار اپنے مولا پر توکل ہے اور یہ سب سے بھاری ہتھیار ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی سے فرمایا تھا:

﴿ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ﴾

''اللہ تجھے لوگوں (مخالفوں کی مخالفت) سے بچائے گا۔''

اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتے۔

مکھن، شہد اور چراغ:

قارئین کرام! میں نے ''توحید سیٹ'' کی صورت میں آپ کے منہ میں مکھن ڈالا ہے، شہد انڈیلا ہے اور اندھیری رات میں چراغ آپ کی ہتھیلی پہ سجایا ہے ...... جی ہاں! صحیح بخاری ''کتاب التعبیر'' میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا خواب سنایا کہ اس نے ایک بادل دیکھا جس سے مکھن اور شہد ٹپک رہا تھا، لوگ اپنے ہاتھوں کی لپیں مکھن اور شہد سے بھر رہے ہیں۔ کوئی زیادہ لینے والا ہے۔ کوئی تھوڑا لینے والا ہے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت پا کر اس خواب کی تعبیر کی کہ بادل تو اسلام ہے جبکہ مکھن اور شہد قرآن ہے۔

اسی طرح صحیح بخاری ہی کی ایک روایت کے مطابق دو صحابی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

عشاء کی نماز کے بعد دیر تک مسائل پوچھتے رہے، حدیث کا علم حاصل کرتے رہے۔ سنت معلوم کرتے رہے۔ وہ جب واپس گھروں کو جانے لگے تو رات کے اندھیرے میں گھروں میں داخل ہونے تک ان کے ساتھ چراغ ہو لیے جو اندھیری رات میں راہ دکھاتے گئے۔ جب گھروں کی دہلیز کے اندر قدم رکھا تو یہ چراغ غائب ہو گئے۔

جی ہاں......! رب کا قرآن مکھن اور شہد ہے تو میرے نبی ﷺ کا فرمان روشن چراغ ہے۔ ''باران توحید'' میں یہ دو ہی چیزیں ہیں...... میں نے ان دونوں کو خوبصورت ڈبے میں بند کر کے دے دیا ہے۔ اب یہ قارئین پر ہے کہ وہ جہاں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو خوشی کی تقریبات پر سوہن حلوہ اور من پسند طرح طرح کی مٹھائیوں کے ڈبے تحفہ میں دیتے ہیں، وہ ان تحائف سے پہلے اپنے رب کی طرف سے آنے والے مکھن اور شہد کا تحفہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کا چراغ ''توحید سیٹ'' کی شکل میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کو دیں، دنیا بھر میں اسلام کی یہ حلاوت بانٹیں۔ بقول جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے......:

" حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ "

''اس کی مٹھاس (حلاوت) ٹپک رہی ہے۔''

جی ہاں! اسے تھام کر لوگوں کے منہ میں اسی طرح ٹپکایے جس طرح بچوں کے منہ میں ''پولیو'' کے قطرے ٹپکائے جاتے ہیں اور پھر جس طرح بچے موذی اور وبائی امراض سے نہ صرف یہ کہ بچ جاتے ہیں بلکہ صحت مند رہتے ہیں۔ اسی طرح آدم علیہ السلام کے بچے اور حوا کی بچیاں مکھن اور شہد کھا کر شرک اور بدعات کے امراض سے بچ جائیں گی اور ہاتھوں میں سنت کا چراغ لیے ٹھوکروں سے محفوظ ہوں گی۔

حلاوت و شیرینی:

بیسویں صدی کے رمضان کا پہلا عشرہ ہے، رات کے وقت خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سینڈوچ سائز کی کوئی شے ہے جو دھنکی ہوئی روئی کی طرح نرم اور سفید ہے۔اس سے مٹھاس ٹپک ٹپک پڑتی ہے۔ مٹھاس کی کثرت سے یہ کہیں کہیں سرخی مائل بھی ہے۔ یوں یہ آنکھوں کو ایسی بھاتی ہے کہ دل کھانے کو بے تاب ہے اور منہ سے پانی ٹپکنے کو ہوتا ہے۔ یہ حلاوت و شیرینی میرے چاروں طرف دور دور تک بکھری پڑی ہے۔ جو درخت دیکھ رہا ہوں وہ بھی اس سے بھرا پڑا ہے۔ لگتا ہے میرے ''توحید سیٹ'' خصوصاً ''باران توحید'' کی یہ تعبیر ہے اور اس تعبیر سے آگے بھی بڑی تعبیریں دکھائی دیتی ہیں۔ اس لیے کہ حلاوت و شیرینی بہت زیادہ ہے۔ اللہ سے توفیق مانگتا ہوں کہ میرے مولا......! توحید و سنت کی حلاوت فراواں ہو کر ہمارے ہاتھوں سے عام ہوتی رہے۔ (آمین!)

اٹلس اور عزم:

دنیا بھر کے نقشوں کی جو بھی کتاب ہوتی ہے اسے ''اٹلس'' کہا جاتا ہے۔ میں نے جب اس لفظ کی وجہ تسمیہ کی تحقیق کی تو پتا چلا کہ ''اٹلس'' اصل میں یونانی بت پرستوں کا دیوتا تھا۔ یونانیوں نے دنیا کے نقشے یعنی زمین کو اپنے دیوتا ''اٹلس'' کے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے دکھایا۔ یعنی دنیا کی نگرانی کرنے والا یہ دیوتا ہے جو زمین کو اپنے کندھوں پر اٹھائے پھرتا ہے۔ آج نادانستگی میں مسلمانوں کے پبلشنگ کے ادارے بھی جب دنیا کا نقشہ شائع کرتے ہیں تو اس پر ''اٹلس'' لکھ دیتے ہیں۔ آیئے! آج عہد کریں کہ ہم اس دنیا کو بت پرستی کے سنبل کے بجائے توحید کا سنبل (نشان) بنائیں گے۔ نہ صرف ظاہری طور پر بلکہ دنیا بھر میں دعوت کو پھیلا کر۔

کتاب و سنت کی اس دعوت کو پھیلانے کے لیے ہم نے برصغیر کے مزاج کے پیش

نظر ''توحید سیٹ'' کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ اگلی کوششیں ان شاء اللہ دنیا بھر کے لیے ہوں گی۔ آیئے! انبیاء کے اس داعیانہ پروگرام میں اپنے آپ کو شامل کرلیں۔ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب ، امام الموحدین محمد بن سعود ،شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ ایسے قریب کے اسلاف کی راہوں پر چلتے ہوئے دنیا و آخرت کی کامرانیاں حاصل کرلیں۔

آپ کا مخلص اور ہمدرد

امیر حمزہ

❀❀❀❀❀❀

باب اول

توحید

- دین اسلام آسان ہے
- اللہ تعالیٰ کی رحمت
- اللہ کے احسانات اور بندے کو شکر و سپاس
- مختار کل صرف اللہ ہے
- ہر ایک کے ساتھ (حاضر و ناظر) صرف اللہ ہے
- علم غیب صرف اللہ کو ہے
- اللہ ہی دعاؤں کا سننے والا ہے
- اللہ تعالیٰ سے محبت اور عداوت رکھنے والے
- اللہ کی محبت کا ثمر

دین اسلام آسان ہے

آیات

لَا يُكَلِّفُ ٱللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا ٱكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِن نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦ ۖ وَٱعْفُ عَنَّا وَٱغْفِرْ لَنَا وَٱرْحَمْنَآ ۚ أَنتَ مَوْلَىٰنَا فَٱنصُرْنَا عَلَى ٱلْقَوْمِ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿٢٨٦﴾ (البقرة:٢٨٦)

''اللہ تعالیٰ کسی جان پر اس کی ہمت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا۔ جس نے جو نیکی کمائی ہے اس کا اجر اسی کے لیے ہے اور جو برائی کی ہے اس کا وبال اسی پر ہے۔ (ایمان والو! یہ دعا بھی کیا کرو) اے ہمارے رب ! ہم سے بھول کر جو خطائیں ہو جائیں' ان پر گرفت نہ کر۔ اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے' ہمارے رب! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمت ہم میں نہیں' وہ ہم پر نہ ڈال۔ ہم سے درگزر فرما، ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مددگار ہے، کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔''

طه ﴿١﴾ مَآ أَنزَلْنَا عَلَيْكَ ٱلْقُرْءَانَ لِتَشْقَىٰٓ ﴿٢﴾ إِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ﴿٣﴾ تَنزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ ٱلْأَرْضَ وَٱلسَّمَـٰوَٰتِ ٱلْعُلَى ﴿٤﴾ (طه:١-٤)

"طٰہٰ (حروف مقطعات)۔ ہم نے یہ قرآن آپ پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔ یہ تو صرف ایک یاد دہانی اور نصیحت ہے ہر اس شخص کے لیے جو ڈر جائے۔ اس ذات کی طرف سے نازل کیا گیا ہے جس نے زمین اور بلند آسمانوں کو پیدا فرمایا ہے۔"

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿١٧﴾ (القمر: ١٧)

"اور ہم نے اس قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا ہے۔ تو کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ (المائدة: ٦)

"اے ایمان والو! جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولیا کرو، اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں کو دھولیا کرو۔ اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو اچھی طرح پاک ہوجایا کرو (یعنی غسل کرلیا کرو)۔ اگر تم بیمار ہو، یا سفر میں ہو، یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے فارغ ہو، یا تم عورتوں سے صحبت کرو، پھر تمھیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ مٹی

سے تیمّم کر لیا کرو۔ پس مسح کیا کرو اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا۔ اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن وہ تو تمھیں پاک کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ تم پر اپنی نعمت کو پورا کردے۔ شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔''

وَجَٰهِدُواْ فِي ٱللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِۦۚ هُوَ ٱجۡتَبَىٰكُمۡ وَمَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِي ٱلدِّينِ مِنۡ حَرَجٖۚ مِّلَّةَ أَبِيكُمۡ إِبۡرَٰهِيمَۚ هُوَ سَمَّىٰكُمُ ٱلۡمُسۡلِمِينَ مِن قَبۡلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ ٱلرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُونُواْ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِۚ فَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ وَٱعۡتَصِمُواْ بِٱللَّهِ هُوَ مَوۡلَىٰكُمۡۖ فَنِعۡمَ ٱلۡمَوۡلَىٰ وَنِعۡمَ ٱلنَّصِيرُ ۝٧٨ (الحج: ۷۸)

''اور اللہ کے راستہ میں اس طرح جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس اللہ نے تمھیں (دعوتِ حق کے لیے) چن لیا ہے اور تم پر دین کے معاملے میں کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر (قائم ہو جاؤ)۔ اللہ نے پہلے (صحیفوں میں) بھی تمھارا نام مسلمان رکھا تھا اور اس (قرآن) میں بھی۔ تاکہ رسول ﷺ تم پر گواہ ہو اور تم دیگر امتوں پر گواہ ہو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمھارا مولیٰ ہے۔ پس وہ بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہے۔''

ٱلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ ٱلرَّسُولَ ٱلنَّبِيَّ ٱلۡأُمِّيَّ ٱلَّذِي يَجِدُونَهُۥ مَكۡتُوبًا عِندَهُمۡ فِي ٱلتَّوۡرَىٰةِ وَٱلۡإِنجِيلِ يَأۡمُرُهُم بِٱلۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَىٰهُمۡ عَنِ ٱلۡمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيۡهِمُ ٱلۡخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنۡهُمۡ إِصۡرَهُمۡ وَٱلۡأَغۡلَٰلَ ٱلَّتِي كَانَتۡ عَلَيۡهِمۡۚ فَٱلَّذِينَ

ءَامَنُواْ بِهِۦ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَٱتَّبَعُواْ ٱلنُّورَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ مَعَهُۥٓ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''(یہ ہماری آیتوں پر یقین رکھنے والے) وہ لوگ ہیں جو اس رسول ان پڑھ نبی (یعنی محمد ﷺ) کی پیروی کرتے ہیں، جس کا تذکرہ وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔وہ رسول انھیں نیکی کا حکم دیتا ہے، برائی سے روکتا ہے' پاکیزہ چیزیں ان کے لیے حلال اور ناپاک چیزیں ان کے لیے حرام کرتا ہے۔ ان پر سے ان کے (رسم و رواج اور قومیت و سماج کے) لدے ہوئے بوجھ اتارتا ہے اور وہ (معاشرے کی فرسودہ) بندشیں توڑتا ہے جن میں یہ جکڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے، انھوں نے اس کی عزت کی، اس کی مدد کی اور اس نور (یعنی قرآن) کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا۔ یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِيٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ بِكُمُ ٱلْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ ٱلْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُواْ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ (البقرة:۱۸۵)

''رمضان کا مہینا وہ مہینا ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔ جو لوگوں کے لیے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت کی اور حق کو ناحق سے پہچاننے کی کھلی کھلی دلیلیں

ہیں۔ لہٰذا جو کوئی یہ مہینا (مقیم اور تندرست ہونے کی حالت میں) پالے وہ اس کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تم پر آسانی کرنا چاہتا ہے' سختی نہیں کرنا چاہتا۔ تاکہ تم (رمضان کے روزوں کی) گنتی پوری کرو اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس احسان پر کہ اس نے تم کو راہ راست پر چلایا ہے، تاکہ تم شکر کرو۔''

فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ﴿٥﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٦﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ﴿٧﴾ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ﴿٨﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ﴿٩﴾ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ ﴿١٠﴾

(اللیل: ۵-۱۰)

''جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا' حرام کاموں سے محفوظ رہا اور اچھی بات کی تصدیق کی اس کو تو ہم آسانی سے اس کام پر لگادیں گے جس (کے بدلے) میں اس کو آرام ملے۔ جس نے اللہ کی راہ پر خرچ کرنے میں بخل کیا' (آخرت سے) بے پروائی برتی اور اچھی بات کو جھٹلایا' اس کو تو ہم آہستہ آہستہ مشکل میں پھانس دیں گے۔''

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٦﴾

(التغابن: ۱۶)

''(مسلمانو!) جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو' اس کا حکم سنو' مانو اور اپنی جانوں کی بھلائی کے لیے (اس کی راہ) میں خرچ کرتے رہو۔ جو کوئی اپنی طبیعت کے لالچ سے محفوظ رہا تو ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ﴿٦٠﴾ (الانفال: ٦٠)

"(اے مسلمانو!) کافروں کے خلاف (جنگ اور قتال کرنے کے لیے) جہاں تک تمھارے بس میں ہو قوت تیار کرو اور گھوڑے باندھے رکھو۔ اس (سامان) سے تم اپنے اور اللہ کے (مشترکہ) دشمن پر دہشت طاری کرسکو گے۔ ان کے علاوہ ان دوسروں (منافقوں) پر بھی جن کو تم نہیں جانتے، اللہ ان کو جانتا ہے۔ اللہ کی راہ میں تم جو بھی خرچ کرو گے تمھیں اس کا پورا پورا اجر دیا جائے گا اور تمھارا حق نہ مارا جائے گا۔"

احادیث

① عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا فِيْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِيْ رَأْسِهٖ ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُوْنَ لِيْ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ فَقَالُوْا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّ اَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ: « قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَّا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا، اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ

السُّؤَالُ »①

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم ایک سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی کا سر پتھر لگنے سے زخمی ہو گیا، پھر اس کو احتلام ہو گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: ''کیا میرے لیے تیمّم کی رخصت ہے؟'' تو انھوں نے کہا: ''ہمارے ہاں تو تیرے لیے کوئی اجازت نہیں جبکہ تو پانی پر قدرت رکھتا ہے۔'' چنانچہ وہ نہایا اور فوت ہو گیا۔ پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کے متعلق بتایا۔ تب آپ نے غضبناک ہو کر فرمایا: ''اللہ ان کو ہلاک کرے، ان لوگوں نے اسے قتل کیا۔ اگر انھیں مسئلہ کا پتا نہیں تھا تو کسی سے پوچھ ہی لیتے۔ مسئلہ معلوم نہ ہونے کا علاج (یعنی حل) پوچھ لینا ہے۔''

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِی فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى لَيْلَةً مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَ انْصَرَفَ ، فَقَالُوْا لَهُ : اَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ : لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ.

فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلٰى

---

① [ابوداوٗد، کتاب الطهارة : باب المجروح يتيمّم (٣٣٦) حديث حسن۔ صحيح ابی داوٗد (٣٣٦) ۔ صحيح ابن ماجة (٤٧٠)]

مُعَاذٍ فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ ! اَفَتَّانٌ اَنْتَ ؟ اقْرَأْ بِكَذَا وَ اقْرَأْ بِكَذَا» قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو وَ اِنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ: اقْرَأْ: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا﴾ ، ﴿وَالضُّحٰى﴾ ، ﴿وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ ، ﴿وَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ فَقَالَ عَمْرٌو : وَ نَحْوَ هٰذَا . [1]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر اپنے لوگوں کے پاس آکر امامت کراتے۔ ایک رات سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قوم کی امامت کرائی تو سورۂ بقرہ شروع کردی۔ایک شخص نے نماز توڑ کر سلام پھیر دیا اور اکیلا نماز پڑھ کر چل دیا۔تب لوگوں نے اسے کہا: ''کیا تو منافق ہو گیا ہے؟'' اس نے کہا: ''نہیں! اللہ کی قسم (میں منافق نہیں ہوں) میں ضرور جاکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دوں گا۔''

تب وہ آپ کے پاس آیا اور عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! درحقیقت ہم اونٹوں والے لوگ ہیں، سارا دن (کھیتوں میں) کام کرتے ہیں۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی، پھر اپنی قوم کے پاس آکر سورۂ بقرہ شروع کر دی۔'' تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے معاذ! کیا تو لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے والا ہے؟ یہ یہ سورت پڑھا کر۔'' (حدیث کے ایک راوی) سفیان نے کہا کہ میں نے (اپنے استاد اور اس حدیث کے ایک راوی) عمرو سے کہا: ''ابو زبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''﴿وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا﴾ ، ﴿وَالضُّحٰى﴾

---

[1] [مسلم ، كتاب الصلوة : باب القراءة فى العشاء (٤٦٥) ـ بخارى ، كتاب الاذان باب من شكا امامه اذا طول (٧٠٥)]

﴿وَ اللَّیلِ اِذَا یَغْشٰی﴾ اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھا کر۔"
عمرو نے کہا: "ہاں اور اس جیسی سورتیں۔"

③ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِیْفَ وَ السَّقِیْمَ وَالْكَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ »①

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بڑی عمر والے بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی اکیلا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی نماز پڑھے۔"

④ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اِنِّیْ لَاَدْخُلُ فِی الصَّلٰوةِ فَاُرِیْدُ اِطَالَتَهَا فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِیِّ فَاَتَجَوَّزُ فِیْ صَلٰوتِیْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَاءِهٖ »②

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بعض اوقات میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں لیکن پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو مختصر کر دیتا ہوں۔ اس لیے کہ مجھے بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کا غم معلوم ہے۔"

⑤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

---

① [بخاری، کتاب الاذان: باب اذا صلّٰی لنفسہٖ فلیطوّل ما شاء (۷۰۳) ۔ مسلم، کتاب الصلوۃ: باب امر الأئمة بتخفیف الصلوۃ فی تمام (۴٦۷)]

② [بخاری، کتاب الاذان: باب من اخف الصلوۃ عند بکاء الصبی (۷۱۰) ۔ مسلم، کتاب الصلوۃ: باب امر الأئمة بتخفیف الصلوۃ فی تمام (۴۷۰)]

وَسَلَّمَ: «اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَ اُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَآءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ» وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَأْتِيهَا حَتّٰى يَفْرُغَ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَائَةَ الْاِمَامِ .①

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کے سامنے رات کا کھانا رکھا جائے اور نماز کھڑی کر دی جائے تو وہ پہلے کھانا کھائے اور جلدی نہ کرے یہاں تک کہ کھانے سے فارغ ہو جائے۔'' (راوی بیان کرتا ہے) کبھی ایسا بھی ہوتا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے کھانا لگا دیا جاتا اور جماعت بھی کھڑی ہو جاتی تو وہ اس وقت تک نماز کی طرف نہ جاتے جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاتے حالانکہ وہ قراءت بھی سن رہے ہوتے تھے۔''

⑥ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِ هِمَا - وَ فِي رِوَايَةٍ - تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَ النَّعْلَيْنِ .②

''سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں

---

❶ [بخاری ، کتاب الاذان : باب اذا حضر الطعام و اقیمت الصلاۃ (٦٧٣) - مسلم ، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ : باب کراهة الصلوۃ بحضرۃ الطعام (٥٥٩)]

❷ [ترمذی ، ابواب الطهارۃ : باب فی المسح علی الخفین ظاهر هما و باب فی المسح علی الجوربین والنعلین (٩٨،٩٩) - حدیث حسن و حدیث الثانی '' توضا النبی و مسح علی الجوربین و النعلین'' صحیح - صحیح الترمذی (٩٨، ٩٩) وصحیح ابن ماجه (٤٥٩)- المشکوۃ بتحقیق الالبانی (٥٢٢،٥٢٣)]

کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔" ایک روایت میں ہے: "آپ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔"

⑦ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُصَلِّی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُشْتَمِلاً بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ . ①

"سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کپڑے کو لپیٹے ہوئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے اور اس کے دونوں کنارے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں پر تھے۔"

⑧ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ قَالَ سُئِلَ اَبُوْهُرَیْرَةَ : هَلْ یُصَلِّی الرَّجُلُ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ؟ فَقَالَ نَعَمْ! فَقِیْلَ لَهٗ: هَلْ تَفْعَلُ اَنْتَ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ نَعَمْ ! اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَ اِنَّ ثِیَابِیْ لَعَلَی الْمِشْجَبِ . ②

"سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا گیا: "کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟" تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہاں!" پھر آپ سے پوچھا گیا: "آپ بھی ایسا کرتے ہیں؟" تو فرمایا: "ہاں! میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہوں اور میرے دوسرے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوتے ہیں۔"

---

❶ [بخاری ، کتاب الصلوة : باب الصلوة فی الثوب الواحد ملتحفا به : ۳۵٦ ـ مسلم ، کتاب الصلوة : باب الصلوة فی ثوب واحد و صفة لبسه : ۵۱۷]

❷ [مؤطا ، کتاب صلوة الجماعة : باب الرخصة فی الصلاة فی الثوب الواحد (۳۱)۔ سَنَدُهٗ صحیح ـ فتح الباری شرح صحیح البخاری ، کتاب الصلوة : باب الصلوة بغیر ردآء و باب عقد الازار علی القفا فی الصلوة]

⑨ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ ، فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : « دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُّيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ » ❶

''بے شک سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدو (دیہاتی) مسجد میں کھڑا پیشاب کرنے لگا تو لوگ اس کی طرف لپکے۔ تب انھیں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ تمھیں صرف آسانی کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''

⑩ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَلَكْتُ قَالَ: « مَا لَكَ ؟ » قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ » قَالَ: لَا، قَالَ: « فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ » قَالَ: لَا، قَالَ: « فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا؟ » قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ - وَ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ - قَالَ « اَيْنَ السَّائِلُ؟ » فَقَالَ: اَنَا قَالَ : « خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ » فَقَالَ الرَّجُلُ: عَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ - اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

---

❶ [بخاری ، کتاب الوضوء : باب صب الماء علی البول فی المسجد (۲۲۰)]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ۔ ثُمَّ قَالَ : «اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ» [1]

''بلاشبہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے کیا ہو گیا؟'' کہنے لگا: ''میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے حقِ زوجیت قائم کر بیٹھا۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس کوئی غلام ہے کہ تو اسے آزاد کردے؟'' کہنے لگا: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو متواتر دو مہینوں کے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟'' کہنے لگا: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو کھانا دے سکتا ہے؟'' کہنے لگا: ''نہیں۔''

اس (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ وہ تھوڑی دیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہرا رہا اور ہم اسی طرح بیٹھے تھے کہ آپ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا (العرق ٹوکرے کو کہتے ہیں) لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟'' اس نے کہا: ''میں حاضر ہوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''یہ ٹوکرا پکڑ لے اور خیرات کردے۔'' وہ کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر؟ اللہ کی قسم! سارے مدینے میں مجھ سے بڑھ کر کوئی فقیر نہیں۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنسے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔ پھر فرمایا: ''یہ ٹوکرا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔''

⑪ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

---

[1] [بخاری ، كتاب الصوم : باب اذا جامع فی رمضان ولم يكن له شیء فتصدق عليه فليكفر (۱۹۳۶) ۔ مسلم ، كتاب الصيام : باب تغليظ تحريم الجماع فی نهار رمضان (۱۱۱۱)]

فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی زِحَامًا وَّ رَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوْا: صَائِمٌ فَقَالَ: «لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ» ①

''جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی بھیڑ دیکھی، انھوں نے ایک آدمی پر سایہ کیا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''روزہ دار ہے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔''

⑫ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰی شَیْخًا یُّهَادٰی بَیْنَ ابْنَیْهِ فَقَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوْا: نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ . قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی عَنْ تَعْذِیْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِیٌّ» وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْکَبَ ۔ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَیْضًا ۔ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: «اِرْکَبْ اَیُّهَا الشَّیْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَّذْرِكَ» ②

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں پر ٹیک لگائے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''اس کا کیا معاملہ ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''اس نے پیدل (حج کی طرف) چلنے کی نذر مانی ہے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اس تکلیف سے بے پروا ہے جس کے ساتھ اس نے خود کو دوچار کیا

---

❶ [بخاری ، کتاب الصوم : باب قول النبی ﷺ لمن ظلل علیه واشتد الحر "لیس من البر الصوم فی السفر" (۱۹٤٦) ۔ مسلم ، کتاب الصیام : باب جواز الصوم و الفطر فی شهر رمضان للمسافر ...... (۱۱۱۵)]

❷ [مسلم ، کتاب النذر : باب من نذر ان یمشی الی الکعبة (۱٦٤۲، ۱٦٤۳) ۔ بخاری، کتاب جزاء الصید : باب من نذر المشی الی الکعبة (۱۸٦۵)]

ہوا ہے۔'' آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو جائے۔'' صحیح مسلم ہی کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے بزرگ! سوار ہو جا۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پروا ہے۔''

⑬ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْئَلُوْنَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ: « اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ » ثُمَّ جَاءَهٗ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ: « ارْمِ وَلَا حَرَجَ » فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: « افْعَلْ وَلَا حَرَجَ » [1]

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ کے مقام پر لوگوں کے لیے کھڑے تھے اور لوگ آپ ﷺ سے مسائل پوچھ رہے تھے۔ پس ایک شخص آ کر کہنے لگا: ''میں نے لاعلمی کی وجہ سے جانور قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب ذبح کر لے اور کوئی حرج نہیں۔'' ایک دوسرا شخص آ کر عرض کرنے لگا: ''یا رسول اللہ! میں نے لاعلمی کی وجہ سے کنکریاں پھینکنے سے قبل قربانی کر لی ہے۔'' آپ نے فرمایا: ''اب کنکریاں پھینک لے اور کوئی حرج نہیں۔'' پس کسی چیز کی تقدیم و تاخیر کرنے میں رسول اللہ ﷺ سے جو بھی پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ [مسلم ، كتاب الحج : باب جواز تقديم الذبح على الرمي و الحلق على الذبح.... (١٣٠٦) ـ بخاري ، كتاب العلم : باب من اجاب الفتيا باشارة اليد و الرأس (١٧٢١،٨٤)]

"اب کر لے اور کوئی حرج نہیں۔"

⑭ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ الْاَضْحٰی بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِّنْبَرِهٖ وَ اُتِیَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ وَ قَالَ: « بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، هٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ » ①

"سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں موجود تھا۔ جب آپ نے اپنا خطبہ مکمل کیا تو منبر سے نیچے تشریف لائے۔ آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور یہ پڑھا: "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (اے اللہ!) یہ قربانی میری اور میری امت میں سے ان لوگوں کی طرف سے ہے جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے۔"

⑮ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: « اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّیَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا » یَعْنِیْ مَرَّةً تِسْعَةً وَّ عِشْرِیْنَ وَ مَرَّةً ثَلَاثِیْنَ » ②

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ آپ نے فرمایا: "ہم امی (ان پڑھ) لوگ ہیں۔ نہ ہم لکھنا پڑھنا جانتے ہیں نہ حساب کتاب ہی جانتے ہیں۔ مہینا یا تو اتنا ہوتا ہے یا اتنا ہوتا ہے۔" یعنی کبھی انتیس

---

❶ [ابوداوٗد ، کتاب الضحایا : باب فی الشاة یضحی بها عن جماعة (۲۸۱۰) ۔ حدیث صحیح ۔ صحیح ابی داوٗد (۲۸۱۰) وصحیح الترمذی (۱۵۲۱)]

❷ [بخاری ، کتاب الصوم : باب قول النبی ﷺ لا نکتب و لا نحسب (۱۹۱۳) ۔ مسلم ، کتاب الصیام : باب وجوب صوم رمضان برؤیة الهلال (۱۰۸۰، ۱۰۸۱)]

(۲۹) اور کبھی تیس (۳۰) دن کا۔"

⑯ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ» قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً حَتّٰى قَالَ : «فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَّلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ » ①

"سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مہینے میں ایک بار قرآن ختم کرلیا کرو۔" میں نے کہا: "میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔" یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: "سات راتوں میں ایک بار (مکمل قرآن) پڑھ لیا کرو اور اس سے زیادہ نہ کر۔"

⑰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ . ②

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر دو کاموں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ آسان تر کو اختیار کرتے تھے، جب تک وہ کام گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ گناہ کا کام ہوتا تو سب لوگوں سے بڑھ کر اس سے دور ہوتے۔ آپ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی سے انتقام نہیں

---

❶ [بخاری ، کتاب فضائل القرآن : باب فی کم یقرأ القرآن (٥٠٥٤) ـ مسلم ، کتاب الصیام : باب النهی عن صوم الدهر ...... الخ (١١٥٩)]

❷ [بخاری ، کتاب الادب : باب قول النبی ﷺ " يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا" (٦١٢٦) ـ مسلم ، کتاب الفضائل : باب مباعدته ﷺ للآثام (٢٣٢٧)]

لیا۔ ہاں اگر اللہ کی حرمت کو پامال کیا جارہا ہوتا تو پھر اللہ کے لیے انتقام لیتے تھے۔''

⑱ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِيَّةٍ مِّنْ سَرَايَاهُ، قَالَ: فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيْهِ شَیْءٌ مِّنْ مَّاءٍ. قَالَ : فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِاَنْ يُّقِيْمَ فِیْ ذٰلِكَ الْغَارِ فَيَقُوْتُهُ مَا كَانَ فِيْهِ مِنْ مَاءٍ وَ يُصِيْبُ مَا حَوْلَهُ مِنَ الْبَقْلِ وَ يَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ: لَوْ اَنِّیْ اَتَيْتُ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَاِنْ اَذِنَ لِیْ فَعَلْتُ وَ اِلَّا لَمْ اَفْعَلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنِّیْ مَرَرْتُ بِغَارٍ فِيْهِ مَا يَقُوْتُنِیْ مِنَ الْمَاءِ وَ الْبَقْلِ فَحَدَّثَتْنِیْ نَفْسِیْ بِاَنْ اُقِيْمَ فِيْهِ وَ اَتَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا .

قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ بِالْيَهُوْدِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلٰكِنْ بُعِثْتُ بِالْحَنِيْفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَ لَمُقَامُ اَحَدِكُمْ فِی الصَّفِّ خَيْرٌ مِّنْ صَلٰوتِهٖ سِتِّيْنَ سَنَةً» [1]

---

[1] [مسند احمد (٥/٢٦٦) حديث حسن. فی سند هذا الحديث علی بن يزيد الالهانی و هو ضعيف جدا ، ولكن له شواهد من رواية ابی هريرة رضی الله عنه عند الترمذی بسند حسنٍ والحاكم بسند صحيح ـ انظر تنقيح الرواة فی تخريج احاديث المشكوة، كتاب الجهاد : الفصل الثالث ، لاحمد حسن المحدث الدهلوی ـ وقال الحاكم :" حديث صحيح علی شرط مسلم " وقال الذهبی فی التلخيص " علی شرط مسلم "ـ انظر المستدرك علی الصحيحين ، كتاب الجهاد : ٢٣٨٢ ، بتحقيق مصطفٰی عبد القادر عطا]

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہادی لشکروں میں سے ایک لشکر میں نکلے۔ ایک آدمی ایک غار کے پاس سے گزرا جس میں کچھ پانی تھا۔ ابو امامہ کہتے ہیں کہ اس آدمی کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ یہیں ٹھہر جائے۔ اس غار میں جو پانی ہے اسی کو اپنی خوراک بنالے گا، اس کے آس پاس جو سبزیاں ہیں ان سے بھی فائدہ اٹھائے گا اور دنیا سے الگ تھلگ ہو جائے گا۔ پھر وہ کہنے لگا کہ اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو اس بات کا آپ سے تذکرہ کروں گا۔ اگر تو آپ نے اس کی اجازت دی تو ایسا ہی کروں گا ورنہ اس ارادے سے باز رہوں گا۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یوں عرض گزار ہوا: ''اے اللہ کے نبی! میں ایک غار کے پاس سے گزرا، اس میں اشیائے خورد ونوش پانی اور سبزیاں تھیں، تو میرے دل میں یہ بات آئی کہ میں یہیں ٹھہر جاؤں اور دنیا سے الگ تھلگ ہو جاؤں۔''

ابو امامہ باہلی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہودیت اور نصرانیت دے کر نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں آسان ''دین حنیف'' دے کر بھیجا گیا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (میں) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! اللہ کے راستے میں صرف صبح یا شام نکلنا دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ کسی جہادی صف میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرنا آدمی کی ساٹھ (۶۰) سال کی نمازوں سے بہتر ہے۔''

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ: فَاُذِنَ لِاَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَائُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا .

قَالَ فَقَالَ : لَاَقُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِى النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَأْتُ عُنُقَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ : «هُنَّ حَوْلِى كَمَا تَرٰى يَسْأَلْنَنِى النَّفَقَةَ »

فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا يَجَأُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَأُ عُنُقَهَا كِلَاهُمَا يَقُوْلُ : لَتَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ، ثُمَّ قُلْنَ : وَاللّٰهِ! لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ، ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ :

﴿ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (الاحزاب: ۲۸،۲۹)

قَالَ فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ : «يَا عَائِشَةُ! اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا، اُحِبُّ اَنْ لَا تَعْجَلِىْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِىْ اَبَوَيْكِ» قَالَتْ : وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!؟ فَتَلٰى عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ قَالَتْ : اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ ؟ بَلْ اَخْتَارُ وَرَسُوْلَهُ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ لَا تُخْبِرَ امْرَاَةً مِّنْ نِسَائِكَ بِالَّذِىْ قُلْتُ. قَالَ: «لَا تَسْاَلُنِى امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِىْ مُعَنِّتًا وَ لَا مُتَعَنِّتًا وَ لٰكِن بَعَثَنِىْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا »[1]

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور

[1] [مسلم ، كتاب الطلاق : باب بيان ان تخيير امرأته لايكون طلاقًا الا بالنية (۱٤٧٨)]

رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان میں سے کسی کو بھی اجازت نہیں مل رہی۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اجازت مل گئی۔ وہ اندر داخل ہوگئے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، انھوں نے بھی اجازت چاہی تو انھیں بھی اجازت مل گئی۔ انھوں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ غمناک چپ چاپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے اردگرد آپ کی بیویاں ہیں۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے (دل میں) کہا کہ میں کوئی ایسی بات کرتا ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑیں۔ لہٰذا کہنے لگے: ''یا رسول اللہ! کاش (اگر ایسا ہوتا) کہ (میری بیوی) بنت خارجہ مجھ سے خرچہ مانگتی تو آپ دیکھتے کہ میں اس کی گردن مروڑ دیتا۔'' یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے (کہ عمر نے وہی اپنے مزاج کے مطابق سخت بات ہی کہی) اور کہنے لگے: ''یہ دیکھو میرے اردگرد بیٹھی ہوئیں ہیں اور خرچہ مانگ رہی ہیں۔''

ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور (غصے میں اپنی بیٹی) عائشہ کا گلا گھونٹنے لگے اور عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹی حفصہ کا گلا گھونٹنے۔ دونوں ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے: ''تم اللہ کے رسول ﷺ سے وہ چیز مانگتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے۔'' وہ کہنے لگیں: ''اللہ کی قسم! ہم آئندہ کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز نہ مانگیں گی جو آپ کے پاس نہیں ہے۔'' پھر آپ نے ان سے ایک ماہ یا انتیس (۲۹) دن علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ ..... لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾

نبی ﷺ نے تعمیل کا آغاز اپنی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے عائشہ! میں تجھ سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تو اس بارے میں جلد بازی نہ کرے بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کر لے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''یا رسول اللہ! وہ کون سا معاملہ ہے؟ تو آپ نے وہ اختیار والی آیت تلاوت فرمائی۔ وہ عرض کرنے لگیں: ''کیا میں آپ کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور آخرت کے دن کو اختیار کرتی ہوں۔ آپ سے اتنی گزارش کرتی ہوں کہ جو میں نے آپ سے کہا ہے اس کی دوسری بیویوں کو خبر نہ کرنا۔'' آپ نے فرمایا: ''نہیں عائشہ! اگر ان میں سے کسی نے مجھ سے پوچھا تو میں ضرور بتا دوں گا (کہ عائشہ نے یہ جواب دیا ہے) ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے سختی کرنے والا اور خواہ مخواہ تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تعلیم دینے والا (معلم) اور آسانی پیدا کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

⑳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « يَسِّرُوْا وَ لَا تُعَسِّرُوْا وَ سَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا »[1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آسانی کرو اور تنگی مت کرو، سکون دو اور نفرت نہ دلاؤ۔''

㉑ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ بَيْتِیْ هٰذَا: « اَللّٰهُمَّ مَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِّیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ »[2]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس گھر

---

❶ [بخاری ، کتاب الادب: باب قول النبی ﷺ "یسروا ولا تعسروا" (٦١٢٥) ۔ مسلم، کتاب الجهاد و السیر : باب فی الامر بالتیسیر و ترک التنفیر (١٧٣٤)]

❷ [مسلم ، کتاب الامارة: باب فضیلة الامیر العادل و عقوبة الجائر ...... الخ (١٨٢٧)]

میں یہ بات فرماتے سنا: ''اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا والی بنایا جائے، پھر وہ ان پر مشقت ڈالے تو تو بھی اس پر مشقت ڈال اور جو شخص میری امت کے کسی کام کا والی بنایا جائے پھر وہ ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو بھی اس کے ساتھ نرمی کر۔''

(22) عَنْ طَرِيفٍ اَبِيْ تَمِيمَةَ قَالَ: شَهِدْتُّ صَفْوَانَ وَ جُنْدَبًا وَ اَصْحَابَهٗ وَهُوَ يُوْصِيهِمْ فَقَالُوْا: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا؟ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: «مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» قَالَ: «وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» فَقَالُوْا: اَوْصِنَا فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَأْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهٖ مِنْ دَمٍ هَرَاقَهٗ فَلْيَفْعَلْ .[1]

''ابو تمیمہ طریف (بن مجالد) کہتے ہیں میں صفوان (بن محرز)، جندب (بن عبداللہ بجلی) اور اس کے ساتھیوں کے پاس اس وقت حاضر ہوا جب وہ ان کو نصیحت کر رہے تھے۔ لوگوں نے اس (جندب) سے پوچھا: ''تم نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں سنا ہے۔'' آپ فرماتے تھے: ''جو شخص لوگوں کو سنانے (ریا کاری اور نام آوری) کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن (اس کی ریا کاری کا حال) لوگوں کو سنا دے گا اور جو شخص (اللہ کے بندوں پر) سختی کرے گا، اللہ تعالیٰ اس پر سختی کرے گا۔'' یہ سن کر لوگوں نے کہا: ''ہم کو کچھ اور نصیحت کرو۔'' انھوں نے کہا:

---

[1] [بخاری ، کتاب الاحکام : باب من شاق شاق اللہ علیہ (۷۱۵۲)]

''آدمی کی پہلی چیز جو (مرنے کے بعد) بدبو دار ہوتی ہے وہ پیٹ ہے۔ اب جس سے ہو سکے وہ پیٹ میں حلال لقمہ ہی ڈالے اور جس سے ہو سکے کہ وہ چلو بھر لہو بہا کر (یعنی ناحق خون کرکے) بہشت میں جانے سے خود کو نہ روکے (یعنی وہ ناحق خون نہ کرے) تو وہ ایسا ہی کرے۔''

(23) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ»[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دے دیتا۔''

(24) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَةٍ حَتّٰی ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّیْلِ وَحَتّٰی نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی فَقَالَ «اِنَّهٗ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ»[2]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لیے دیر کردی، رات کا بڑا حصہ گزر چکا تھا، مسجد میں موجود لوگ سو گئے تو آپ نکلے اور فرمایا: ''دراصل عشاء کا وقت تو یہی ہے (اور میں یہی وقت متعین کر دیتا) اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑ جائے گی۔''

(25) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

---

[1] [مسلم، كتاب الطهارة : باب السواك (٢٥٢) ۔ بخاری، كتاب الجمعة : باب السواك يوم الجمعة (٨٨٧)]

[2] [مسلم، كتاب المساجد و مواضع الصلوة: باب وقت العشاء و تأخيرها (٦٣٨)]

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: «مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ» ①

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس چیز سے میں تم کو منع کروں اس سے اجتناب کرو اور جس کام کا حکم دوں اس کو بجا لاؤ، جہاں تک تم سے ہو سکے۔ تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے تو ہلاک کر دیا کہ وہ سوال بہت زیادہ پوچھتے تھے اور اپنے انبیاء سے بہت زیادہ اختلاف کرتے تھے۔''

(۲۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِيْ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهٖ؟» قُلْتُ: فُلَانَةُ، لَا تَنَامُ بِاللَّيْلِ تُذْكَرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ: «مَهْ عَلَيْكُمْ مَا تُطِيْقُوْنَ مِنَ الْاَعْمَالِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا» ②

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میرے پاس بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے کہا: ''فلاں عورت ہے، یہ رات کو سوتی ہی نہیں، اس کی نماز کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔'' تو آپ نے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: ''رہنے دے۔ جتنی تم طاقت رکھتے ہو

---

① [مسلم ، كتاب الفضائل: باب توقيره ﷺ وترك اكثار سواله عما لا ضرورة اليه: ۱۳۳۷ ـ بخاری، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ (۷۲۸۸)]

② [بخاری، ابواب التهجد: باب ما يكره من التشديد فى العبادة (۱۱۵۱) ـ مسلم ، كتاب صلوة المسافرين و قصرها : باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل ...... الخ (۷۸۵)]

اتنے اعمال کیا کرو۔ اللہ تو نہیں اکتاتا، تم ہی بالآخر اکتا جاؤ گے۔"

㉗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَإِذَا حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ : «مَا هٰذَا الْحَبْلُ ؟» قَالُوْا: هٰذَا حَبْلٌ لِّزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: «لَا ، حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ» ①

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) داخل ہوئے تو اچانک دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت کیا: "اس رسی کا کیا معاملہ ہے؟" گھر والوں نے جواب دیا: "یہ رسی زینب رضی اللہ عنہا کی ہے۔" وہ جب رات کو قیام کرتی کرتی تھک جاتی ہے تو (اپنے آپ کو بیدار رکھنے کے لیے) اس رسی کے ساتھ لٹک جاتی ہے۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ٹھیک نہیں، اس کو کھول دو۔ تم میں سے ہر کوئی اس وقت تک رات کو نماز پڑھا کرے جب تک اس کی طبیعت مانے، جب تھک جائے تو بیٹھ جایا کرے۔"

㉘ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ (اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا : «يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَ بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَ تَطَاوَعَا» قَالَ اَبُوْمُوْسٰى: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا بِاَرْضٍ يُّصْنَعُ فِيْهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَ شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

① [بخاری ، ابواب التهجد: باب ما يكرهُ من التشديد فی العبادة (١١٥٠) ـ مسلم، كتاب صلوة المسافرين و قصرها : باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل ...... الخ (٧٨٤)]

عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: «کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ» ①

''سعید بن ابی بردہ اپنے باپ (ابو بردہ عامر) سے، وہ اس کے دادا (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (ابو موسیٰ اشعری) اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو (یمن) بھیجا۔ انھیں یہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''تم دونوں آسانی کرنا تنگی نہ کرنا، خوشخبری دینا لوگوں کو متنفر نہ کرنا اور ایک دوسرے سے مل جل کر رہنا (اختلاف نہ کرنا)۔'' ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم ایسی زمین میں جا رہے ہیں جہاں ''شہد'' کی شراب بنائی جاتی ہے جسے ''البِتْع'' کہا جاتا ہے اور ''جو'' کی شراب بنائی جاتی ہے جسے ''المِزْر'' کہا جاتا ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(نام کوئی بھی ہو) ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔''

㉙ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: «اِقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُکُم فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِیهِ فَقُوْمُوْا» ②

''سیدنا جندب بن عبداللہ بَجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمھارے دل زبان سے موافقت کریں (یعنی دل چاہے) جب تمھارے دل زبان سے اختلاف کرنے لگیں تو اٹھ جایا کرو۔''

㉚ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ یَوْمَ الْعِیْدِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: الصَّلٰوةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ؟ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا

---

① [بخاری، کتاب الادب: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسروا و لا تعسروا'' (٦١٢٤)]

② [مسلم، کتاب العلم: باب النهی عن اتباع متشابه القرآن ...... الخ (٢٦٦٧)]

هُنَالِكَ، قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ : «مَنْ رَّأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ» ①

''طارق بن شہاب کہتے ہیں: ''سب سے پہلا وہ شخص جس نے عید کے دن خطبہ کا آغاز نماز سے پہلے کیا تھا، وہ مروان بن حکم تھا۔ ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے کہا: ''کیا نماز خطبہ سے پہلے؟'' مروان کہنے لگا: ''یہ بات اب موقوف ہو چکی ہے۔'' پھر سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے اس کو چاہیے کہ اس کو ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر اس کی طاقت نہیں رکھتا تو دل ہی سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

㉛ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنِّيْ أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَقَالَ : لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ : أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ وَصَلَّيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : «إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْأَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَ كَفَّيْكَ» ②

---

❶ [مسلم ، كتاب الايمان : باب بيان كون النهى عن المنكر من الايمان......الخ (٤٩)]

❷ [مسلم ، كتاب الحيض : باب التيمم : ٣٦٨ ـ بخارى ، كتاب التيمم : باب المتيمم هل ينفخ فيهما (٣٣٨)]

''عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''بلاشبہ میں جنبی ہوگیا ہوں اور مجھے پانی نہیں مل رہا۔'' تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''پھر تو نماز نہ پڑھ۔'' سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''امیر المومنین! آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ ایک چھوٹے لشکر میں تھے اور ہم دونوں جنبی ہو گئے۔ آپ نے تو اس وجہ سے نماز ہی نہ پڑھی جبکہ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا اور نماز پڑھ لی۔ (پھر جب معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے اتنا ہی کافی تھا کہ تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتا، پھر پھونک مار لیتا، پھر ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ مسح کر لیتا اپنے چہرے کا اور اپنی ہتھیلیوں کا۔''

(32) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ بِىْ بَوَاسِيْرُ فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: «صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ»[1]

''سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھڑے ہو کر پڑھ، اگر اس کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھ لے، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر پڑھ لے۔''

(33) عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ قَالَ: «عَمَدًا صَنَعْتُهٗ يَا

---

❶ [بخاری ، ابواب تقصیر الصلوۃ: باب اذا لم یطق قاعدًا صل علی جنبٍ (۱۱۱۷)]

عُمَرُ»[1]

''سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن کئی نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کیں اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: ''اے اللہ کے رسول! آج آپ نے ایک ایسا کام کیا ہے جو پہلے نہیں کیا کرتے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عمر! میں نے دانستہ ایسا کام کیا ہے۔''

(34) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ قَالَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ فَقَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهُ[1]

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔'' (ایک تابعی ابوطفیل عامر بن واثلہ نے) کہا کہ میں نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''آپ ﷺ کو اس بات پر کس چیز نے ابھارا تھا؟'' انھوں نے کہا: ''آپ کا ارادہ تھا کہ اپنی امت کو مشقت اور تنگی میں مبتلا نہ کریں۔''

(35) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَّطِيْرٍ اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قُلْ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ . قَالَ : فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ ذَا؟ قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ، اِنَّ الْجُمُعَةَ

---

❶ [مسلم ، کتاب الطهارة : باب جواز الصّلوات کلها بوضوءٍ واحد (۲۷۷)]

❷ [مسلم ، کتاب صلوة المسافرين وقصرها: باب الجمع بين الصلوتين فى السفر (۷۰۶)]

عَزْمَةٌ وَ اِنِّی كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوا فِی الطِّیْنِ وَالدَّحْضِ .[1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن اپنے مؤذن سے کہا: ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه '' اور '' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ''کہہ لو تو '' حَیَّ عَلَی الصَّلٰوة '' نہ کہنا، بلکہ یہ کہنا '' صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِكُمْ'' (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) ۔'' لوگوں کو یہ بات اجنبی سی محسوس ہوئی۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ''تم کو اس سے تعجب ہوا؟ یہ کام تو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)۔ جمعہ اگرچہ واجب ہے مگر مجھے یہ نا پسند لگا کہ میں تم کو تکلیف دوں اور تم کو کیچڑ اور پھسلن میں نکالوں۔''

[1] [مسلم، کتاب صلوة المسافرین: باب الصلوة فی الرحال فی المطر (۶۹۹)]

اللہ تعالیٰ کی رحمت

آیات

قُلْ يَـٰعِبَادِىَ ٱلَّذِينَ أَسْرَفُوا۟ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا۟ مِن رَّحْمَةِ ٱللَّهِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَغْفِرُ ٱلذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾ وَأَنِيبُوٓا۟ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا۟ لَهُۥ مِن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ ٱلْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ ﴿٥٤﴾ (الزمر: ۵۳-۵۴)

(اے میرے رسول!) میرے ان بندوں کو کہہ دو جنھوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اس لیے کہ وہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آ واقع ہو، اللہ کی طرف رجوع کرلو اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ۔ پھر تم کو کوئی مدد نہیں ملے گی۔

نَبِّئْ عِبَادِىٓ أَنِّىٓ أَنَا ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّ عَذَابِى هُوَ ٱلْعَذَابُ ٱلْأَلِيمُ ﴿٥٠﴾ (الحجر: ۴۹-۵۰)

(میرے رسول!) میرے بندوں کو خبر کر دو کہ میں انتہائی درگزر کرنے والا، رحم والا ہوں اور یہ کہ میرا عذاب بھی درد دینے والا عذاب ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلْإِنسَـٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ ٱلْكَرِيمِ ﴿٦﴾ ٱلَّذِى خَلَقَكَ فَسَوَّىٰكَ

فَعَدَلَكَ ﴿٧﴾ فِيٓ أَيِّ صُورَةٖ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ﴿٨﴾ (الانفطار: ٦-٨)

اے انسان! تجھے کس چیز نے اپنے اس کریم پروردگار کی طرف سے دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے؟ (وہی تو ہے) جس نے تجھے پیدا فرمایا اور (تیرے اعضا کو) درست کیا، متناسب بنایا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا۔

وَٱسۡتَغۡفِرُواْ رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوبُوٓاْ إِلَيۡهِۚ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٞ وَدُودٞ ﴿٩٠﴾

(هود: ٩٠)

اپنے رب سے بخشش طلب کرو پھر اسی سے توبہ کرو۔ بے شک میرا رب مہربان اور محبت والا ہے۔

مَّا يَفۡعَلُ ٱللَّهُ بِعَذَابِكُمۡ إِن شَكَرۡتُمۡ وَءَامَنتُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمٗا ﴿١٤٧﴾ (النساء: ١٤٧)

آخر اللہ تعالیٰ تمھیں عذاب دے کر کیا کریں گے، اگر تم شکر گزار اور ایمان والے بن جاؤ۔ اللہ بڑا قدر دان، سب کچھ جاننے والا ہے۔

فَفِرُّوٓاْ إِلَى ٱللَّهِۖ إِنِّي لَكُم مِّنۡهُ نَذِيرٞ مُّبِينٞ ﴿٥٠﴾ وَلَا تَجۡعَلُواْ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَۖ إِنِّي لَكُم مِّنۡهُ نَذِيرٞ مُّبِينٞ ﴿٥١﴾ (الذاريات: ٥٠-٥١)

پس (اے لوگو!) اللہ کی طرف دوڑ لگاؤ۔ میں تمھیں اس کی طرف سے واضح طور پر ڈرانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود نہ بناؤ۔ میں تمھیں صاف صاف اس کی طرف سے انتباہ کرنے والا ہوں۔

سَابِقُوٓاْ إِلَىٰ مَغۡفِرَةٖ مِّن رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا كَعَرۡضِ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِ أُعِدَّتۡ لِلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۚ ذَٰلِكَ فَضۡلُ ٱللَّهِ يُؤۡتِيهِ

مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ ذُو ٱلْفَضْلِ ٱلْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ (الحدید: ۲۱)

اپنے رب کی مغفرت اور جنت کی طرف سبقت لے جاؤ جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے۔ جو تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

احادیث

① عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : « إِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَ الْبَهَائِمِ وَالْهَوَآمِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ وَ بِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ وَ بِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَ اَخَّرَ اللّٰهُ تِسْعًا وَّ تِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ »[1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی رحمت کے سو(۱۰۰) حصے ہیں، ان میں سے ایک جنوں، انسانوں، چارپایوں اور زہریلے جانوروں میں نازل فرمایا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ آپس میں محبت اور مہربانی کرتے ہیں اور اسی وجہ سے وحشی درندے اپنی اولاد پر رحم کرتے ہیں۔ اللہ نے باقی ننانوے (۹۹) حصے رکھ چھوڑے ہیں جن سے وہ قیامت کے دن اپنے

---

[1] مسلم ، کتاب التوبة: باب في سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه (۲۷۵۲، ۲۷۵۳) بخاری ، کتاب الادب: باب جعل الله الرحمة في مائة جزء (۶۰۰۰)

بندوں پر رحم فرمائیں گے۔

② عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيُهَا تَسْقِيْ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟» فَقُلْنَا: لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ فَقَالَ: «اَللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا» ①

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غلام (اور لونڈیاں) آئے تو ان میں سے ایک عورت کی چھاتی سے دودھ بہ رہا تھا۔ وہ سرگرداں دوڑ رہی تھی کہ اس عورت نے ان میں سے بچے کو پالیا تو اسے سینے سے چمٹا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: ''تمھارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ''ہم نے کہا: ''نہیں'' اگر قدرت رکھے تو کبھی نہ پھینکے۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس عورت سے کہیں زیادہ رحم فرمانے والا ہے''

❀❀❀❀❀❀

① [بخاری، کتاب الادب: باب رحمة الولد وتقبيله و معانقته (٥٩٩٩) مسلم، کتاب التوبة: باب في سعة رحمة الله تعالى وانها تغلب غضبه (٢٧٥٤)]

اللہ کے احسانات اور بندے کا شکر و سپاس

آیات

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيٓ ءَادَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا۟ بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَآ ۛ أَن تَقُولُوا۟ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَٰفِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوٓا۟ إِنَّمَآ أَشْرَكَ ءَابَآؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنۢ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾

(الاعراف: ۱۷۲-۱۷۳)

”(اے میرے رسول!) جب تمہارے پروردگار نے آدم کے بیٹوں کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور خود انھیں ان کی جانوں پر گواہ بناتے ہوئے، پوچھا تھا: ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو انھوں نے جواب دیا: ”کیوں نہیں! ہم اس پر گواہ ہیں۔“ (ہم نے ایسا اس لیے کیا) کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس حقیقت سے غافل تھے یا تم کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے ہم سے پہلے شروع کیا تھا اور ہم ان کے بعد ان کی اولاد تھے۔تو کیا آپ ان باطل پرستوں کی کارستانیوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک کرتے ہیں؟“

فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿٦﴾ يَخْرُجُ مِنۢ بَيْنِ ٱلصُّلْبِ وَٱلتَّرَآئِبِ ﴿٧﴾

(الطارق: ۵-۷)

''تو چاہیے کہ انسان دیکھ لے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہے۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہوا ہے، جو پیٹھ اور سینے کے درمیان سے نکلتا ہے۔''

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾ (المؤمنون:۱۲-۱۴)

''بے شک ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصے سے بنایا۔ پھر ہم نے اسے ایک مضبوط (اور محفوظ) جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر اس قطرے کو لوتھڑا بنا دیا، پھر لوتھڑے کو بوٹی بنا دیا، پھر بوٹی سے ہڈیاں بنائیں، پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا، پھر ہم نے اس کو ایک نئی صورت میں پیدا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ بہت برکت والا ہے جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔''

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٦﴾ (آل عمران:٦)

''وہی خالق ہے جو رحموں میں تمہاری صورتیں جیسی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اس زبردست حکمت والے کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۖ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ ۖ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿٥﴾ خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ

وَٰحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْأَنْعَٰمِ ثَمَٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ يَخْلُقُكُمْ فِى بُطُونِ أُمَّهَٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِى ظُلُمَٰتٍ ثَلَٰثٍ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ ﴿٦﴾

(الزمر: ٥-٦)

''اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو ایک تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ وہ رات کو دن پر لپیٹ دیتا ہے اور دن کو رات پر۔ اس نے تابع کر رکھا ہے سورج اور چاند کو۔ سب ایک وقت مقرر (قیامت) تک گردش کرتے رہیں گے۔ دیکھ لو! وہی غالب اور بخشنے والا ہے۔ اس نے تم کو ایک جان (آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا ہے، پھر اس سے اس کی بیوی (حوا علیہا السلام) کو بنایا، پھر تمھارے لئے چا پایوں کی آٹھ قسمیں (اونٹ، اونٹنی۔ بیل، گائے۔ بکرا، بکری۔ مینڈھا، بھیڑ) بنا دیں۔ وہ اللہ تمھاری ماؤں کے پیٹوں میں تین پردوں میں مرحلہ وار تمھیں پیدا کرتا ہے، یہ اللہ تمھارا رب ہے، اسی کے لیے بادشاہی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، پھر تم کہاں بھٹک رہے ہو؟''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِن كُنتُمْ فِى رَيْبٍ مِّنَ ٱلْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِى ٱلْأَرْحَامِ مَا نَشَآءُ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوٓا۟ أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰٓ أَرْذَلِ ٱلْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا وَتَرَى ٱلْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَآ أَنزَلْنَا عَلَيْهَا ٱلْمَآءَ ٱهْتَزَّتْ

وَرَبَتْ وَأَنۢبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيجٍ ۝ (الحج:۵)

''اے لوگو! اگر تمھیں دوبارہ زندہ ہونے کے بارے میں شک ہو تو ہم نے تم کو (پہلی بار بھی تو) پیدا کیا تھا۔ (یعنی ابتداء میں) مٹی سے، پھر اس سے نطفہ بنا کر، پھر اس سے خون کا لوتھڑا بنا کر، پھر اس سے بوٹی بنا کر جس کی بناوٹ کبھی تو کامل ہوتی ہے اور کبھی ناقص۔ تا کہ تم پر (اپنی خالقیت) ظاہر کر دیں۔ ہم جس کو چاہتے ہیں ایک میعاد مقرر تک ماؤں کے پیٹوں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں۔ پھر بچہ بنا کر باہر لے آتے ہیں، پھر تم جوانی کو پہنچتے ہو۔ تم میں سے بعض (عمر ضعیفی سے پہلے ہی) فوت ہو جاتے ہیں اور بعض (شیخ فانی ہو کر بڑھاپے کی) انتہائی خراب عمر تک پہنچ جاتے ہیں کہ (بہت کچھ) جاننے کے بعد بالکل بے علم ہو جاتے ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ زمین ایک وقت میں خشک ہوتی ہے، پھر جب ہم اس پر (بارش کا) پانی اتارتے ہیں تو سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے، پھلنے پھولنے لگتی ہے اور طرح طرح کی پر رونق چیزیں اگاتی ہے۔''

هُوَ ٱلَّذِى خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّىٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِۦ ۖ فَلَمَّآ أَثْقَلَت دَّعَوَا ٱللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ ءَاتَيْتَنَا صَٰلِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ ٱلشَّٰكِرِينَ ۝١٨٩ فَلَمَّآ ءَاتَىٰهُمَا صَٰلِحًا جَعَلَا لَهُۥ شُرَكَآءَ فِيمَآ ءَاتَىٰهُمَا ۚ فَتَعَٰلَى ٱللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝١٩٠ (الاعراف:۱۸۹-۱۹۰)

''اللہ وہ ذات ہے جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا ہے، پھر اس سے اس کی بیوی کو بنایا، تا کہ وہ (مرد) اس سے راحت حاصل کرے۔ پھر جب وہ

(خاوند) اپنی (بیوی) سے ازدواجی تعلق قائم کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اسے (بیوی) ہلکا سا حمل ٹھہر جاتا ہے۔ وہ اس حمل کو لئے پھرتی رہتی ہے، پھر جب (کچھ دیر بعد) وہ کچھ بوجھ محسوس کرنے لگ جاتی ہے(یعنی بچہ پیٹ میں وزنی ہو جاتا ہے) تو دونوں (خاوند اور بیوی) اپنے رب سے دعا کرتے ہیں (یااللہ!) اگر تو ہمیں نیک اور صالح بچہ عطا کرے گا تو ہم ضرور تیرے شکر گزار ہوں گے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے ان کو صحیح و سالم بچہ دے دیا تو وہ اس بچے میں جو اللہ نے ان کو عطا کیا تھا، شریک مقرر کرنے لگ گئے۔ اللہ تعالیٰ بہت بلند و بالا ہے ان مشرکانہ باتوں سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

مَّا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا ﴿١٣﴾ وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ﴿١٤﴾ أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا ﴿١٥﴾ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿١٦﴾ وَاللَّهُ أَنبَتَكُم مِّنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا ﴿١٩﴾ لِّتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿٢٠﴾ (نوح:۱۳-۲۰)

''تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے وقار کا خیال نہیں رکھتے؟ حالانکہ اس نے تم کو مرحلہ وار پیدا کیا ہے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان اوپر تلے کیسے پیدا کیے ہیں؟ چاند کو ان میں نور بنایا ہے اور سورج کو چراغ بنایا ہے۔ اللہ ہی نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے، پھر اس میں تم کو لوٹا دے گا اور (اسی سے) تم کو نکال کھڑا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے زمین کو بساط (فرش) بنا دیا ہے تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں پر چلو پھرو۔''

وَٱلْوَٰلِدَٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَٰدَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ ٱلرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَٰلِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُۥ بِوَلَدِهِۦ ۚ وَعَلَى ٱلْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوٓا۟ أَوْلَٰدَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّآ ءَاتَيْتُم بِٱلْمَعْرُوفِ ۗ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٢٣٣﴾

(البقرۃ:۲۳۳)

''اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال، (یہ دو سال کی مدت) اس کے لئے ہے جو کوئی دودھ کی مدت کو مکمل کرنا چاہتا ہو۔ بچے کے باپ کے ذمہ دستور کے مطابق ان ماؤں کا کھانا اور لباس ہے۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دی جائے۔ نہ ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے۔ (اگر بچے کا باپ نہ ہو تو باپ کے) وارث پر بھی یہی ذمہ داری ہے۔ پھر ماں باپ دونوں اگر باہمی رضامندی اور باہمی مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔ اگر تم اپنے بچوں کو (ماں کے سوا) کسی کا دودھ پلوانا چاہو تو پھر بھی تم پر کوئی گناہ نہیں، جب تم ان کو دستور کے مطابق وہ اجرت ادا کر دو جو تم نے دینی طے کی ہے۔ اللہ سے ڈر جاؤ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ جو تم عمل کرتے ہو (اسے) دیکھنے والا ہے۔''

أَلَمْ نَجْعَل لَّهُۥ عَيْنَيْنِ ﴿٨﴾ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ﴿٩﴾ وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ ﴿١٠﴾

(البلد:۸-۱۰)

’’کیا ہم نے اسے دو آنکھیں، ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے اور اس کے لیے دو چشمے جاری نہیں کر دیے؟‘‘

وَٱللَّهُ أَنزَلَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَحْيَا بِهِ ٱلْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَآ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ﴿٦٥﴾ وَإِنَّ لَكُمْ فِى ٱلْأَنْعَٰمِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِى بُطُونِهِۦ مِنۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشَّٰرِبِينَ ﴿٦٦﴾ وَمِن ثَمَرَٰتِ ٱلنَّخِيلِ وَٱلْأَعْنَٰبِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى ٱلنَّحْلِ أَنِ ٱتَّخِذِى مِنَ ٱلْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ ٱلشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ ﴿٦٨﴾ ثُمَّ كُلِى مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ فَٱسْلُكِى سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۚ يَخْرُجُ مِنۢ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۗ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٦٩﴾ (النحل: ۶۵-۶۹)

’’اللہ تعالیٰ ہی نے آسمان سے پانی نازل فرمایا ہے، پھر اس پانی کے ساتھ زمین کو مرنے کے بعد زندہ کیا۔ اس میں البتہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے، اس قوم کے لیے جو (دل لگا کر) سنتے ہیں۔ (اے لوگو!) بے شک چوپایوں جانوروں (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری) میں بھی تمھارے لیے عبرت حاصل کرنے کا سامان موجود ہے۔ ان کے پیٹوں میں جو گوبر اور خون ہے، اس میں سے (نکال کر) ہم تم کو خالص دودھ پلاتے ہیں۔ (جس میں نہ خون کی رنگت ہوتی ہے نہ گوبر کی بو) پینے والے اس کو مزے سے (غٹ غٹ) پی جاتے ہیں۔ (اسی طرح) کھجور اور انگور کے پھلوں سے تم شراب بناتے ہو (اور وہ) عمدہ کھانا بھی ہے۔ جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لیے اس میں بھی (اللہ

کی قدرت کی) نشانی ہے۔ تیرے مالک نے شہد کی مکھی کو سکھایا کہ تو پہاڑوں، درختوں اور چھتوں میں اپنے گھر بنا۔ (یعنی چھتے بنا) پھر ہر قسم کے پھلوں (اور پھولوں) کا رس چوس، پھر اپنے رب کے آسان راستوں پر چل (اور اپنے چھتے میں جا داخل ہو)۔ اس کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز نکلتی ہے، جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں، اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔ اس میں بھی اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔ اس قوم کیلئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

وَمِنْ ءَايَـٰتِهِۦٓ أَن يُرْسِلَ ٱلرِّيَاحَ مُبَشِّرَٰتٍ وَلِيُذِيقَكُم مِّن رَّحْمَتِهِۦ وَلِتَجْرِىَ ٱلْفُلْكُ بِأَمْرِهِۦ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٦﴾ (الروم:٣٦)

''اور اس کے نشانات میں سے ہے کہ وہ ہوائیں بشارت کے طور پر چلاتا ہے تاکہ تمھیں اپنی رحمت سے لطف اندوز کرے۔ اس کے حکم سے (دریاؤں میں) کشتیاں (اور جہاز) چلیں، (جو ہوا کے زور سے چلتے ہیں) اور اس لیے بھی کہ دریائی سفر کرکے تم اللہ کا فضل (رزق حلال تجارت کے ذریعے، جہاد کے ذریعے) تلاش کرو اور اس لیے کہ شاید تم اللہ کا شکر ادا کرو۔''

ٱللَّهُ ٱلَّذِى يُرْسِلُ ٱلرِّيَـٰحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُۥ فِى ٱلسَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهُۥ كِسَفًا فَتَرَى ٱلْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَـٰلِهِۦ ۖ فَإِذَآ أَصَابَ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن كَانُوا۟ مِن قَبْلِ أَن يُنَزَّلَ عَلَيْهِم مِّن قَبْلِهِۦ لَمُبْلِسِينَ ﴿٤٩﴾ (الروم:٤٨-٤٩)

''پھر وہ ہوائیں بادل اٹھاتی ہیں، پھر وہ ان بادلوں کو آسمان میں جیسے چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے۔ پھر تو دیکھتا ہے کہ

بارش بادلوں سے برسنا شروع ہو جاتی ہے۔ پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اس کو برساتا ہے تو وہ سب خوش وخرم ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ان پر اس بارش کے نازل ہونے سے کچھ ہی دیر پہلے وہ نا امیدی کا شکار تھے۔"

فَلْيَنظُرِ ٱلْإِنسَٰنُ إِلَىٰ طَعَامِهِۦٓ ﴿٢٤﴾ أَنَّا صَبَبْنَا ٱلْمَآءَ صَبًّا ﴿٢٥﴾ ثُمَّ شَقَقْنَا ٱلْأَرْضَ شَقًّا ﴿٢٦﴾ فَأَنۢبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ﴿٢٧﴾ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ﴿٢٨﴾ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ﴿٢٩﴾ وَحَدَآئِقَ غُلْبًا ﴿٣٠﴾ وَفَٰكِهَةً وَأَبًّا ﴿٣١﴾ مَّتَٰعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَٰمِكُمْ ﴿٣٢﴾

(عبس: ٢٤-٣٢)

"تو انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ بے شک ہم ہی نے پانی برسایا، پھر ہم ہی نے زمین کو چیرا پھاڑا، پھر ہم ہی نے اس میں اناج اگایا۔ انگور اور ترکاری، زیتون اور کھجوریں، گھنے گھنے باغات، میوے اور چارا۔ (یہ سب کچھ) تمھارے اور تمھارے چارپایوں کے لیے بنایا۔"

مَّثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِى كُلِّ سُنۢبُلَةٍ مِّاْئَةُ حَبَّةٍ ۗ وَٱللَّهُ يُضَٰعِفُ لِمَن يَشَآءُ ۗ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٢٦١﴾

(البقرة: ٢٦١)

"جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، ان (کے مال) کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ بویا جائے اور اس سے سات بالیاں نکلیں، ہر بالی میں سو (۱۰۰) سو (۱۰۰) دانے ہوں اور اللہ جس کے لیے چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا اور (سب کچھ) جاننے والا ہے۔"

مَّن ذَا ٱلَّذِى يُقۡرِضُ ٱللَّهَ قَرۡضًا حَسَنًا فَيُضَٰعِفَهُۥ لَهُۥ وَلَهُۥٓ أَجۡرٞ كَرِيمٞ ﴿١١﴾ (الحدید: ۱۱)

''کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے؟ تاکہ اللہ اسے کئی گنا بڑھا دے اور اس کے لیے بڑا عمدہ اجر ہے۔''

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ ٱلۡخَلۡقِ غَٰفِلِينَ ﴿١٧﴾ (المؤمنون: ۱۷)

''اور ہم نے تمھارے اوپر (کی جانب) سات آسمان بنائے اور ہم خلقت کی طرف سے غافل نہیں ہیں۔''

ٱللَّهُ ٱلَّذِى جَعَلَ لَكُمُ ٱلۡأَرۡضَ قَرَارٗا وَٱلسَّمَآءَ بِنَآءٗ وَصَوَّرَكُمۡ فَأَحۡسَنَ صُوَرَكُمۡ وَرَزَقَكُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡۖ فَتَبَارَكَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ﴿٦٤﴾ (المؤمن: ٦٤)

''اللہ وہ ہے جس نے تمھارے لئے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنادیا۔ جس نے تمھاری صورت بنائی تو حسین ترین بنائی اور تمھیں عمدہ چیزوں سے رزق دیا۔ یہ ہے اللہ جو تمھارا رب ہے۔ بے شمار برکتوں والا اللہ، جو ساری کائنات کا رب ہے۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡۚ هَلۡ مِنۡ خَٰلِقٍ غَيۡرُ ٱللَّهِ يَرۡزُقُكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۚ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَۖ فَأَنَّىٰ تُؤۡفَكُونَ ﴿٣﴾ (فاطر: ۳)

''لوگو! اپنے اوپر اللہ کے کیے گئے احسانات کو یاد کرو۔ کیا اللہ کے علاوہ کوئی اور

خالق ہے، جو تمھیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہو؟ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آخر تمھیں کہاں سے گمراہ کیا جارہا ہے؟''

إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَوْثَـٰنًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَٱبْتَغُوا۟ عِندَ ٱللَّهِ ٱلرِّزْقَ وَٱعْبُدُوهُ وَٱشْكُرُوا۟ لَهُۥٓ ۖ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾

(العنکبوت:۱۷)

''تم اللہ کو چھوڑ کر جنھیں پوج رہے ہو وہ تو محض بت ہیں اور تم ایک جھوٹ گھڑ رہے ہو۔ درحقیقت اللہ کے سوا جن کی تم پوجا کررہے ہو وہ تمھیں روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ لہٰذا اللہ سے رزق مانگو، اسی کی عبادت اور اسی کا شکر ادا کرو کہ لوٹ کر تمھیں اسی کی طرف جانا ہے۔''

فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَـٰدَةَ لِلَّهِ ۚ ذَٰلِكُمْ يُوعَظُ بِهِۦ مَن كَانَ يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ وَمَن يَتَّقِ ٱللَّهَ يَجْعَل لَّهُۥ مَخْرَجًا ﴿٢﴾ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۚ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بَـٰلِغُ أَمْرِهِۦ ۚ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا ﴿٣﴾

(الطلاق:۲-۳)

''پس جب وہ (عورتیں طلاق کے بعد) اپنی میعاد (انقضائے عدت) کے قریب پہنچ جائیں تو ان کو اچھی طرح سے (زوجیت میں) رہنے دو یا اچھی طرح سے علیحدہ کردو۔ اور اپنے میں سے دو منصف مردوں کو گواہ بنالو۔ اور (گواہو!) اللہ کے لیے درست گواہی دو، یہ اس شخص کو نصیحت کی جارہی ہے جو

اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے (دکھوں اور پریشانیوں سے) نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرے گا وہ اس کے لیے کافی ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کام کو (جو پورا کرنا ہوتا ہے) پورا کر دیتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔''

وَهَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ مُوسَىٰٓ ﴿٩﴾ إِذْ رَءَا نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ ٱمْكُثُوٓا۟ إِنِّىٓ ءَانَسْتُ نَارًا لَّعَلِّىٓ ءَاتِيكُم مِّنْهَا بِقَبَسٍ أَوْ أَجِدُ عَلَى ٱلنَّارِ هُدًى ﴿١٠﴾ فَلَمَّآ أَتَىٰهَا نُودِىَ يَٰمُوسَىٰٓ ﴿١١﴾ إِنِّىٓ أَنَا۠ رَبُّكَ فَٱخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۖ إِنَّكَ بِٱلْوَادِ ٱلْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٢﴾ وَأَنَا ٱخْتَرْتُكَ فَٱسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰٓ ﴿١٣﴾ إِنَّنِىٓ أَنَا ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدْنِى وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ لِذِكْرِىٓ ﴿١٤﴾ (طٰہٰ:۹-۱۴)

''کیا آپ کے پاس جناب موسیٰ ﷺ کا واقعہ پہنچا ہے؟ جب انھوں نے آگ دیکھی تو اپنے گھر والوں سے کہنے لگے: ''آپ یہاں ٹھہریں میں نے ایک (جگہ) آگ دیکھی ہے شاید میں آپ لوگوں کے پاس اس میں سے کوئی انگارا لے آؤں، یا کم از کم آگ پر کوئی رہنمائی ہی حاصل کرلوں، پس جب موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس پہنچے تو آواز آئی: ''اے موسیٰ! بلاشبہ میں (تیرا رب ہوں۔ اپنے پاپوش (جوتے) اتار دے (اس لئے کہ) آپ ایک مقدس وادی ''طویٰ'' میں ہیں، میں نے تجھے (رسالت اور نبوت کے لئے) پسند کرلیا ہے، لہٰذا اب جو وحی کی جاتی ہے اس کو غور سے سنیے۔ بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا میری بندگی کر اور میری یاد کے لئے نماز قائم کر۔''

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿١٥٢﴾﴾ (البقرة: ١٥٢)

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمھیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر ادا کرو، کفران نعمت نہ کرو۔"

﴿وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ﴿٧﴾ وَقَالَ مُوسَىٰ إِن تَكْفُرُوا أَنتُمْ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَإِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ حَمِيدٌ ﴿٨﴾﴾ (ابراهيم: ٧-٨)

"(اے بنو اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تمھارے رب نے اعلان کر دیا کہ اگر تم شکر گزار بنو گے تو میں تمھیں اور زیادہ نوازوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "اگر تم کفر کرو اور زمین کے تمام رہنے والے بھی کافر ہو جائیں تو (اللہ تعالیٰ کا کچھ بگاڑ نہیں سکو گے) اللہ بے نیاز ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔"

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾﴾ (مريم: ٥٨)

"یہ وہ رسول ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے اور ان لوگوں کی نسل سے جنھیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا اور اولاد ابراہیم و اسرائیل (علیہما السلام) سے اور ان لوگوں میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا۔ ان کی کیفیت یوں تھی کہ جب رحمان کی آیات ان پر

تلاوت کی جاتیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے تھے۔“

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَسْجُدُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ وَٱلشَّمْسُ وَٱلْقَمَرُ وَٱلنُّجُومُ وَٱلْجِبَالُ وَٱلشَّجَرُ وَٱلدَّوَآبُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ ٱلْعَذَابُ ۗ وَمَن يُهِنِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّكْرِمٍ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩ ﴿١٨﴾ (الحج:۱۸)

”کیا تم دیکھتے نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور اور بہت سے انسان اور (جبکہ) بہت سے وہ لوگ بھی جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں اور جسے اللہ ذلیل کر دے پھر اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

مَن كَانَ يُرِيدُ ٱلْعِزَّةَ فَلِلَّهِ ٱلْعِزَّةُ جَمِيعًا ۚ إِلَيْهِ يَصْعَدُ ٱلْكَلِمُ ٱلطَّيِّبُ وَٱلْعَمَلُ ٱلصَّٰلِحُ يَرْفَعُهُۥ ۚ وَٱلَّذِينَ يَمْكُرُونَ ٱلسَّيِّـَٔاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ وَمَكْرُ أُو۟لَٰٓئِكَ هُوَ يَبُورُ ﴿١٠﴾ (فاطر: ۱۰)

”جو کوئی عزت کا طالب ہے تو وہ جان لے عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اسی کی طرف پاکیزہ کلام چڑھتا ہے اور نیک عمل اس کو بلند کرتا ہے۔ وہ لوگ جو بری تدبیریں سوچتے رہتے ہیں ان کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ ان لوگوں کا داؤ تباہ ہوگا (یعنی ناکام ہوگا)۔“

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾ خَٰشِعَةً

أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ وَقَدْ كَانُوا۟ يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾

(القلم: ۴۲-۴۳)

''جس روز پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگوں کو سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا تو یہ (مشرک) لوگ سجدہ نہ کرسکیں گے، ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت نے ڈھانپا ہوگا، (ایسا اس لئے ہوگا) کہ یہ جب صحیح و سالم تھے اس وقت انھیں سجدوں کے لئے بلایا جاتا تھا تو یہ سجدہ نہیں کرتے تھے۔''

احادیث

① اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « مَا مِن مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ، هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ؟ » ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ (الروم= ۳۰:۳۰) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، بعد ازاں اس کے والدین اس کو (اپنی تربیت اور ماحول کی بنا پر) یا تو یہودی بنا دیتے ہیں، یا نصرانی بنا دیتے ہیں، یا پارسی بنا

---

[1] بخاری، کتاب الجنائز: باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیه وهل یعرض علی الصبی الاسلام (۱۳۵۹) ۔ مسلم، کتاب القدر: باب معنی " کل مولود یولد علی الفطرة" (۲۶۵۸)

دیتے ہیں۔ جیسے (مادہ) جانور کسی جانور (بچے) کو پورے بدن ہی کا جنم دیتی ہے، بھلا ان جانوروں (بچوں) میں کوئی کان کٹا ہوتا ہے؟'' (جواب نفی میں ہے کہ نہیں) پھر مشرک لوگ اپنے اپنے آستانوں کی بنا پر یا رسم و رواج کی بنا پر ان کے کان کاٹ دیتے ہیں۔ ایسے ہی بچہ تو فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، لیکن ازاں بعد والدین اس کا دین بگاڑ اور بدل دیتے ہیں) پھر سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (سورۂ روم کی) یہ آیت تلاوت فرمائی: ''(لازم پکڑو) اس فطرت کو جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے بنائے ہوئے کو بدلنا (جائز) نہیں۔ یہی دین قیم ہے۔''

② عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: « يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَ يُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ »[1]

''سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ''تیرا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بڑا خوش ہوتا ہے۔ جو پہاڑ کی چوٹی پر نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''دیکھو! میرے اس بندے کی طرف یہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، مجھ سے ڈرتا بھی ہے لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور جنت

❶ [نسائی ، کتاب الاذان: باب الاذان لمن یصلی وحده (٦٦٧) ۔ سنده صحیح انظر صحیح النسائی (٦٤٢) ۔ صحیح ابی داوٗد (١٠٦٢)]

میں داخل کر دیا۔"

③ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَنْ صَلّٰی صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِیَ خِدَاجٌ» ثَلَاثًا، غَیْرُ تَمَامٍ، فَقِیْلَ لِأَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَقَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ، وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ، وَ اِذَا قَالَ: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ وَ اِذَا قَالَ: ﴿ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴾ قَالَ: "مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ، وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ اِلَیَّ عَبْدِیْ، فَاِذَا قَالَ: ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴾ قَالَ: هٰذَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ عَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ، فَاِذَا قَالَ: ﴿ اِهْدِنَا الصِّرٰطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرٰطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِیْ وَ لِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ» [1]

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے بھی کوئی نماز پڑھی اور سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو اس کی نماز ناقص پیدا ہونے والے بچے کی طرح ہے۔" آپ نے یہ جملہ تین بار دہرایا۔ "خداج" کا معنی ہے نامکمل۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا دہرایا۔ "خداج" جب ہم امام کے پیچھے ہوں تب بھی پڑھیں، تو کیسے؟" آپ نے فرمایا: "اس وقت دل میں

---

[1] [مسلم، کتاب الصلوٰة: باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة (۳۹۵)]

پڑھ (اونچی آواز سے نہ پڑھ) میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کردی ہے اور میرے بندے کے لیے حاضر ہے جو وہ مانگے۔''
پس جب بندہ کہتا ہے:
''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے نے میری تعریف کی۔''
''جب بندہ کہتا ہے: ''وہ نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے نے میری بیان کی ہے۔''
جب بندہ کہتا ہے: ''وہ بدلے کے دن (قیامت) کا مالک ہے'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے نے میری تعظیم بجا لائی ہے۔'' ایک مرتبہ آپ نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے بندے نے اپنا معاملہ میرے سپرد کردیا۔''
''جب بندہ کہتا ہے: ''ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم خاص تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان (تعلق) ہے اور میرے بندے کو ملے گا جو وہ مانگے گا۔''
پھر جب بندہ کہتا ہے: ''ہمیں سیدھا راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا، ان پر غضب نہیں ہوا اور نہ وہ گمراہ ہیں'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے حاضر ہے جو اس نے سوال کیا۔''

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي

أُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا وَّ اجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَّ تَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. [1]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک شخص اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کی اوٹ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو جب میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے اسے یہ کہتے سنا: ''اے اللہ! میرے لیے اپنی جناب میں اس سجدے کا ثواب لکھ دے، میرے گناہ دور فرما دے، اس کو میرے لیے ذخیرہ بنا دے اور میری طرف سے اسے قبول فرما جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) کا سجدہ قبول فرمایا۔'' عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر آپ ﷺ نے سجدہ کی ایک آیت تلاوت فرمائی، پھر سجدہ کیا تو میں نے آپ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا، جس طرح اس شخص نے آپ کو درخت کا قول سنایا۔''

---

[1] [ترمذی ، کتاب الجمعة: باب ما جاء ما یقول فی سجود القرآن (٥٧٩) ـ حدیث حسن۔ قال الالبانی: صححه الحاکم، رواته مکیون لم؟ یذکر واحد منهم بجرحٍ وهو من شرط الصحیح۔ و وافقه الذهبی، انظر المشکوة بتحقیق الالبانی رقم الحدیث (١٠٣٦) ـ صحیح الترمذی رقم الحدیث: ٤٧٣، صحیح ابن ماجة رقم الحدیث (٨٦٥)]

⑤ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِعْتَکَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ فَقَالَ:

«اِنِّی اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نَسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَّ طِیْنٍ، فَمَنْ کَانَ اعْتَکَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْیَرْجِعْ» فَرَجَعَ النَّاسُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَا نَرٰی فِی السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الطِّیْنِ وَالْمَاءِ حَتّٰی رَاَیْتُ الطِّیْنَ فِیْ اَرْنَبَتِهٖ وَجَبْهَتِهٖ.[1]

”ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن (بن عوف) فرماتے ہیں میں نے سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ”کیا آپ نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو لیلۃ القدر کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟“ تو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ”ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا، اللہ کے رسول بیسویں رمضان کی صبح کو اپنے معتکف (جائے اعتکاف) سے باہر

---

❶ [بخاری، کتاب الاعتکاف : باب الاعتکاف و خروج النبی ﷺ صبیحة عشرین مسلم، کتاب الصیام : باب بیان فضل لیلة القدر وَالحَثِّ علی طلبها (١١٦٧) (١١٦٨)]

نکلے اور بیسویں رمضان کی صبح آپ نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں آپ نے فرمایا:

''میں نے (خواب میں) لیلۃ القدر کو دیکھا (کہ وہ کون سی رات تھی) لیکن میں اب اس کو بھول گیا ہوں، لہٰذا اب آپ اس کو آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کریں۔ میں نے (اس کی ایک نشانی) یہ دیکھی کہ میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف شروع کیا تھا وہ تو لازماً واپس اپنے معتکف میں آ جائے (اور اپنے اعتکاف کو جاری رکھے)۔'' لوگ مسجد کی طرف پلٹ آئے۔ اس وقت تک ہم آسمان میں کوئی بدلی تک نہیں دیکھ رہے تھے کہ اچانک ایک بادل کا ٹکڑا آیا، وہ برسا۔ ادھر نماز کھڑی کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے کیچڑ میں سجدہ فرمایا، یہاں تک کہ میں نے آپ کے ناک اور پیشانی پر گیلی مٹی کو دیکھا۔''

⑥ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطٰنُ يَبْكِیْ يَقُوْلُ : يَا وَيْلِیْ! اُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَ اُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِیَ النَّارُ» [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ ریز ہوتا ہے تو شیطان الگ ہو کر روتے ہوئے کہتا ہے: ''ہائے افسوس! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ کر کے جنت کا وارث بن گیا اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کیا،

[1] [مسلم ، كتاب الايمان : باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة (٨١)]

لہٰذا میرے لیے جہنم کی آگ واجب ہوگئی۔“

⑦ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: « یَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهٖ فَیَسْجُدُ لَهٗ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ وَ یَبْقٰی مَنْ كَانَ یَسْجُدُ فِی الدُّنْیَا رِیَآءً وَّ سُمْعَةً فَیَذْهَبُ لِیَسْجُدَ فَیَعُوْدُ ظَهْرُهٗ طَبَقًا وَّاحِدًا » [1]

”سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ہمارا رب (قیامت کے دن) اپنی پنڈلی کھولے گا تو ہر مومن مرد اور عورت اس کے حضور سجدہ ریز ہوجائے گا اور وہ شخص باقی رہ جائے گا جو دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لیے سجدہ کیا کرتا تھا، پھر وہ سجدے کا ارادہ کرے گا تو اس کی کمر ایک تختے کی طرح ہو جائے گی۔“

⑧ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: « یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ: لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ ؟ فَیَقُوْلُ: نَعَمْ ، فَیَقُوْلُ : اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَ اَنْتَ فِیْ صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِیْ » [2]

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو ہلکا ترین عذاب ہوگا:

---

❶ [بخاری ، کتاب التفسیر. تفسیر سورۃ القلم : باب قولہ ﴿ یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ ﴾ (۴۹۱۹) ۔ مسلم ، کتاب الایمان : باب معرفۃ طریق الرؤیۃ (۱۸۳)]

❷ [بخاری ، کتاب الرقاق : باب صفۃ الجنۃ والنار (۶۵۵۷) ۔ مسلم ، کتاب صفات المنافقین واحکامھم: باب طلب الکافر الفداء بملءِ الارض ذھبا (۲۸۰۵)]

''اگر تیرے پاس زمین کی تمام دولت موجود ہو تو کیا تو اسے اس عذاب کے بدلے دے گا؟'' تو وہ کہے گا: ''ہاں!'' تب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں نے تجھ سے اس کی نسبت آسان ترین چیز کا مطالبہ کیا تھا، جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، لیکن پس تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ اوروں کو شریک کرتا رہا۔''

❀❀❀❀❀❀

مختار کل صرف اللہ ہے

آیات

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٣﴾

(الانفال:٦٣)

''اس (اللہ) نے مومنوں کے دلوں میں محبت ڈال دی۔ میرے رسول! اگر تم زمین کے تمام خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو ان کے دلوں کو باہم جوڑ نہ سکتے تھے مگر وہ اللہ ہے جس نے ان کے درمیان محبت پیدا کر دی۔ بے شک وہ زبر دست اور حکمت والا ہے۔''

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ ﴿٣٤﴾ وَإِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ إِعْرَاضُهُمْ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَن تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْأَرْضِ أَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاءِ فَتَأْتِيَهُم بِآيَةٍ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدَىٰ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْجَاهِلِينَ ﴿٣٥﴾

(الانعام:٣٤-٣٥)

''(میرے رسول!) تم سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں مگر اس

تکذیب اور ان تکالیف پر جو انھیں پہنچائی گئیں، انھوں نے صبر کیا۔ یہاں تک کہ انھیں ہماری مدد پہنچ گئی۔ اللہ کی باتوں کو بدلنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے اور پچھلے رسولوں کے ساتھ جو کچھ پیش آیا اس کی خبریں تمھیں پہنچ چکی ہیں۔ تاہم اگر ان لوگوں کی بے رخی تم سے برداشت نہیں ہوتی تو اگر تم میں کچھ زور ہے تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈو یا آسمان میں سیڑھی لگاؤ اور ان کے پاس کوئی معجزہ لانے کی کوشش کرو (مگر تم یہ کرنے پر قادر نہیں ہو)۔ اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت پر جمع کر سکتا تھا۔ لہٰذا نادان مت بنو۔‘‘

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَآءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِٱلْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ (القصص:٥٦)

’’(میرے رسول!) تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو خوب جانتا ہے۔‘‘

لَيْسَ لَكَ مِنَ ٱلْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ ﴿١٢٨﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٢٩﴾ (آل عمران:١٢٨-١٢٩)

’’(میرے رسول! ان کافروں کو سزا دینے کے معاملے میں) تمھارا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ کو اختیار ہے چاہے انھیں معاف کرے، چاہے انھیں عذاب دے۔ بلاشبہ یہ لوگ ظالم ہیں۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے بس اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس کو چاہے گا عذاب دے گا۔ ویسے اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔‘‘

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾

(المؤمن: ۷۸)

''البتہ تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی کئی رسول مبعوث کیے ہیں، ان میں سے بعض کا تذکرہ تجھ سے کیا ہے بعض کا تذکرہ ہم نے تجھ سے نہیں کیا۔ کسی رسول کو بھی یہ طاقت نہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر خود کوئی نشانی لے آتا۔ پھر جب اللہ کا حکم آ گیا تو حق کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا۔ اس وقت باطل پرست لوگ خسارے میں پڑ گئے۔''

قُلْ إِنِّي عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَكَذَّبْتُم بِهِ ۚ مَا عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ يَقُصُّ الْحَقَّ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الْفَاصِلِينَ ﴿٥٧﴾ قُل لَّوْ أَنَّ عِندِي مَا تَسْتَعْجِلُونَ بِهِ لَقُضِيَ الْأَمْرُ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالظَّالِمِينَ ﴿٥٨﴾

(الانعام: ۵۷-۵۸)

''(میرے رسول!) کہہ دو میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہوں اور تم نے اسے جھٹلا دیا ہے۔ اب میرے اختیار میں وہ چیز ہے ہی نہیں جس کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو۔ فیصلے کا سارا اختیار اللہ کو ہے، وہی امر حق بیان کرتا ہے اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ کہو! اگر وہ چیز میرے اختیار میں ہوتی جس کی تم جلدی مچا رہے ہو تو میرے اور تمھارے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔''

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ (القصص:٦٨)

''اور تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے، ان کے لیے ایسا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

احادیث

عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: « مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاللّٰهُ الْمُعْطِيْ وَاَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ »[1]

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے دین میں سمجھ بوجھ عنایت فرما دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں (اموال) تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا) یہ امت اپنے مخالفین پر ضرور غالب رہے گی، یہاں تک کہ اللہ کا حکم (یعنی قیامت) آ جائے گی تو بھی امت محمدیہ کے افراد غالب ہی ہوں گے۔''

---

[1] [بخاری، کتاب فرض الخمس : باب قول اللہ تعالٰی ﴿ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾ (٣١١٦) ۔ مسلم، کتاب الزکاۃ : باب النھی عن المسألۃ (١٠٣٧)]

② عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ: «مَا اُعْطِیْکُمْ وَلَا اَمْنَعُکُمْ، اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَضَعُ حَیْثُ اُمِرْتُ» [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہ میں تم کو کچھ عطا کرتا ہوں نہ میں تم سے کچھ روکتا ہوں۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور وہیں تقسیم کرتا ہوں جہاں مجھے حکم دیا جاتا ہے۔''

③ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْسِمُ بَیْنَ نِسَائِهٖ فَیَعْدِلُ وَ یَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِیْ فِیْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ» [2]

''ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے درمیان جب کوئی چیز تقسیم کرتے تو انصاف کرتے اور فرماتے تھے: ''اے اللہ! میری یہ تقسیم اس معاملہ میں ہے جس کا میں مالک ہوں، لہٰذا مجھے اس معاملہ میں ملامت نہ کر جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں۔''

④ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «اِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَةٌ» [3]

---

[1] [بخاری ، کتاب الجهاد فرض الخمس: باب قول اللّٰه تعالیٰ ﴿ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ ﴾ (٣١١٧)]

[2] [ترمذی ، ابواب النکاح : باب ماجاء فی التسویة بین الضرائر (١١٤٠) وقال الألبانی: بِسَنَدٍ جیّد۔ اُنظر مشکوة المصابیح بتحقیق الألبانی (٣٢٣٥) ۔ صحیح ابی داوٗد (١٨٧١) دارمی ایضًا]

[3] [بخاری، کتاب الفرائض: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ''لانورث ما ترکنا صدقة'' (٦٧٢٧) ۔ مسلم ، کتاب الجهاد والسیر : باب قول النبی '' لانورث ما ترکنا فهو صدقة'' (١٧٥٩) ۔ مالك فی المؤطا واصحاب السنن ایضًا]

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہمارا (یعنی انبیاء کا) کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

⑤ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ اَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ! ۔ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا ۔ اِشْتَرُوْا اَنْفُسَكُمْ لَا اُغْنِی عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، یَا بَنِی عَبْدِ مَنَافٍ! لَااُغْنِی عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، یَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ! لَااُغْنِی عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، وَ یَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ! لَا اُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا، وَ یَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ! سَلِیْنِی مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِی لَا اُغْنِی عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا ۔ [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اپنے قریبی رشتہ داروں کو انتباہ کر دو'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطاب فرمایا:

اے قریش کی جماعت! ۔۔ یا اس جیسا کوئی کلمہ کہا ۔۔۔ اپنی جانیں فروخت کرو (اللہ کے ہاں جنت کے بدلے) کیونکہ میں اللہ کے ہاں تمھارے معاملے میں اختیار نہ رکھوں گا۔ اے بنوعبدمناف! میں تمھیں اللہ (کی پکڑ) سے ہرگز نہیں چھڑا سکوں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تجھے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے

---

[1] [بخاری ، کتاب التفسیرتفسیر سورة الشعراء: باب قوله تعالی ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ (٤٧٧١) ۔ مسلم ، كتاب الایمان : باب فی قوله تعالی : ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ (٢٠٤)]

ہرگز نہیں چھڑا سکوں گا۔ اے رسول اللہ کی پھوپھی صفیہ (رضی اللہ عنہا)! میں اللہ کے سامنے تمھارے کام نہ آؤں گا۔ اے محمد کی لخت جگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میرے مال سے جو مانگنا چاہتی ہے مانگ لے، میں اللہ کے ہاں تیرے کچھ بھی کام نہ آؤں گا۔"

❀❀❀❀❀❀

ہر ایک کے حالات سے واقف صرف اللہ ہی ہے

آیات

وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلْغَرْبِىِّ إِذْ قَضَيْنَآ إِلَىٰ مُوسَى ٱلْأَمْرَ وَمَا كُنتَ مِنَ ٱلشَّـٰهِدِينَ ﴿٤٤﴾ وَلَـٰكِنَّآ أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ ٱلْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنتَ ثَاوِيًا فِىٓ أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوا۟ عَلَيْهِمْ ءَايَـٰتِنَا وَلَـٰكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنتَ بِجَانِبِ ٱلطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا وَلَـٰكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّآ أَتَىٰهُم مِّن نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٦﴾ (القصص:٤٤-٤٦)

”(میرے رسول!) تم اس وقت مغربی گوشے میں موجود نہ تھے، جب ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو یہ فرمان شریعت عطا فرمایا اور نہ تم حاضرین ہی میں شامل تھے۔ بلکہ اس کے بعد ہم نے کئی نسلیں پیدا کیں اور ان پر ایک طویل زمانہ گزر چکا ہے۔ تم اہل مدین کے درمیان بھی موجود نہ تھے کہ ان کو ہماری آیات سنا رہے ہوتے، مگر (اس وقت کی یہ خبریں) دینے والے ہم ہی ہیں۔ تم اس وقت طور کے دامن میں بھی موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی تھی۔ یہ تو تمھارے رب کی رحمت ہے (کہ تم کو یہ معلومات دی جارہی ہیں) تاکہ تم ان لوگوں کو متنبہ کردو جن کے پاس تم سے پہلے کوئی متنبہ کرنے والا نہیں آیا۔ شاید

کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔“

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۖ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوٓا۟ أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ ﴿١٠٢﴾ (یوسف:۱۰۲)

”(میرے رسول!) یہ (قصۂ یوسف) غیب کی خبروں میں سے ہے، جو ہم تم پر وحی کر رہے ہیں۔ ورنہ تم اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے، جب انھوں (یوسف علیہ السلام کے بھائیوں) نے آپس میں اتفاق کر کے سازش کی تھی۔“

ذَٰلِكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَٰمَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿٤٤﴾ (آل عمران:٤٤)

”(میرے رسول!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمھیں وحی کے ذریعے بتا رہے ہیں۔ ورنہ تم اس وقت وہاں موجود نہ تھے جب وہ (ہیکل کے خادم) یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ مریم کا سرپرست (کفیل) کون ہو گا، اپنے اپنے قلم پھینک رہے تھے اور نہ تم اس وقت حاضر تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔“

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِىَ بِـَٔايَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ فَإِذَا جَآءَ أَمْرُ ٱللَّهِ قُضِىَ بِٱلْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ ٱلْمُبْطِلُونَ ﴿٧٨﴾ (المؤمن:٧٨)

”(میرے رسول!) ہم تم سے پہلے بہت سارے رسول مبعوث کر چکے ہیں، جن میں سے بعض کے حالات ہم نے تم کو بتائے ہیں اور بعض کے نہیں بتائے۔

کسی رسول کے بس میں یہ بات نہیں کہ وہ اپنی مرضی سے اللہ کے حکم کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر دے۔ جب اللہ کا حکم آ پہنچتا تھا تو حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا تھا۔ اہل باطل وہاں نقصان ہی میں رہے۔"

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ ٱلْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هَـٰذَا ٱلْقُرْءَانَ وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِۦ لَمِنَ ٱلْغَـٰفِلِينَ ﴿٣﴾ (یوسف:۳)

"(میرے رسول!) ہم اس قرآن کو تمھاری طرف وحی کر کے بہترین انداز میں واقعات و حقائق تم سے بیان کرتے ہیں۔ ورنہ اس سے قبل (ان واقعات سے) تم بالکل ہی بے خبر تھے۔"

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ ٱلصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوٓا۟ أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوا۟ فَلْيَكُونُوا۟ مِن وَرَآئِكُمْ وَلْتَأْتِ طَآئِفَةٌ أُخْرَىٰ لَمْ يُصَلُّوا۟ فَلْيُصَلُّوا۟ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوا۟ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَوْ تَغْفُلُونَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَٰحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَن تَضَعُوٓا۟ أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوا۟ حِذْرَكُمْ إِنَّ ٱللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَـٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٠٢﴾ (النساء:۱۰۲)

"(اے نبی!) جب آپ ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہوں اور ان کو نماز پڑھانے لگیں تو صحابہ میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی ہو۔ جب وہ سجدہ کر چکے تو وہ پیچھے چلی جائے اور وہ جماعت آ جائے جس نے

ابھی نماز نہیں پڑھی، لیکن ہوشیار اور مسلح ہو کر۔ کفار تو اس تاک میں ہیں کہ تم ذرا اپنے ہتھیاروں اور سامان سے غفلت برتو تو وہ تم پر یکبارگی حملہ کر دیں۔ (لہٰذا ہر وقت مسلح رہا کرو) اگر تم بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس کرو یا تم بیمار ہو تو پھر تم کو اسلحہ اتارنے میں گناہ نہیں ہوگا، البتہ اس وقت بھی ہوشیار ضرور رہو۔ بلاشبہ اللہ نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴿٣٣﴾ (الانفال: ۳۳)

''اس وقت تک اللہ ان کو عذاب دینے والا نہیں جب تک (میرے رسول!) تو ان کے درمیان موجود ہے اور نہ اللہ کا یہ قانون ہے کہ لوگ معافی مانگ رہے ہوں اور وہ ان کی طرف عذاب بھیج دے۔''

وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَآ إِبْرَٰهِيمَ بِٱلْبُشْرَىٰ قَالُوٓا۟ إِنَّا مُهْلِكُوٓا۟ أَهْلِ هَٰذِهِ ٱلْقَرْيَةِ ۖ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا۟ ظَٰلِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا لُوطًا ۚ قَالُوا۟ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَن فِيهَا ۖ لَنُنَجِّيَنَّهُۥ وَأَهْلَهُۥٓ إِلَّا ٱمْرَأَتَهُۥ كَانَتْ مِنَ ٱلْغَٰبِرِينَ ﴿٣٢﴾ (العنکبوت: ۳۱-۳۲)

''جب ہمارے فرشتے ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر پہنچے تو انھوں نے اس سے کہا: ''ہم اس گاؤں کے لوگوں کو ہلاک کرنے والے ہیں، کیونکہ اس کے لوگ ظالم ہو چکے ہیں۔'' ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ''اس گاؤں میں تو لوط (علیہ السلام) بھی ہے۔'' فرشتے کہنے لگے: ''ہم خوب جانتے ہیں جو اس میں ہے۔ ہم اس کو اور اس کے اہل خانہ کو بچا لیں گے، البتہ اس کی بیوی پیچھے رہنے والوں (یعنی کافروں) میں سے ہوگی۔''

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾ (المجادلة: ۷)

”کیا تمھیں معلوم نہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ تین آدمیوں میں کوئی سرگوشی ہو اور وہ ان کے درمیان چوتھا موجود نہ ہو، یا پانچ آدمیوں میں سرگوشی ہو اور وہ ان کے درمیان چھٹا نہ ہو۔ خفیہ بات کرنے والے خواہ اس سے کم ہوں یا زیادہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ پھر قیامت کے دن وہ انھیں خبر کردے گا کہ انھوں نے کیا کچھ کیا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔“

احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِی الْحِجْرِ وَ قُرَيْشٌ تَسْاَلُنِیْ عَنْ مَسْرَایَ، فَسَاَلَتْنِیْ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ اُثْبِتْهَا، فَكَرِبْتُ كُرْبَةً مَا كَرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ۔ قَالَ۔ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِیْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مَا يَسْاَلُوْنِّیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَنْبَاْتُهُمْ بِهٖ، وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةِ الْاَنْبِيَاءِ، فَاِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّیْ، فَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ، وَاِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ن

الثَّقَفِيّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَائِمٌ يُّصَلِّى أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَحَانَتِ الصَّلوٰةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلوٰةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ ! هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ » [1]

''سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے اپنے آپ کو مقام حجر (حطیم) میں دیکھا اور (دیکھا کہ) قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے بارے سوال کر رہے ہیں، قریش نے مجھ سے بیت المقدس کی ایسی چیزوں کے بارے سوال کیے جنھیں میں اپنے ذہن میں محفوظ نہیں کر سکا تھا۔ اس بات سے مجھے اتنی تکلیف محسوس ہوئی کہ میں نے کبھی ایسی تکلیف محسوس کی ہی نہیں تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا۔ اب میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ مجھ سے جو سوال کرتے میں اس سوال کا جواب انھیں دے دیتا۔

(آپ نے معراج کے سفر کے بارے مزید فرمایا:) میں نے اچانک خود کو انبیاء کی جماعت میں پایا۔ دیکھا تو موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ درمیانے قد اور گھنگریالے بالوں والے مضبوط جسم کے آدمی ہیں، جیسے ان کا تعلق قبیلہ ''شنوءہ'' کے لوگوں سے ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ (جو صلح حدیبیہ میں قریش کی طرف سے گفتگو کرنے آئے تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے) سے ملتے جلتے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بھی نماز پڑھ رہے تھے۔ لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ تمھارا صاحب (دوست یا ساتھی) ہے۔ ''صَاحِبُکُم'' سے محمد

---

[1] [مسلم، کتاب الإیمان: ذکر المسیح ابن مریم والمسیح الدجال (۱۷۲)]

رسول اللہ ﷺ خود کو مراد لے رہے تھے۔ پھر نماز کا وقت ہوگیا تو میں نے انبیاء کی امامت کرائی۔ (انبیاء نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی)۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کسی کہنے والے نے کہا: ''اے محمد (ﷺ)! ان سے ملیں اور سلام کہیں! یہ جہنم کا داروغہ ہے، اس کا نام ''مالک'' ہے۔'' میں ابھی ان کی طرف متوجہ ہوا ہی تھا کہ انھوں نے مجھے سلام کرنے میں پہل کر دی۔''

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ۔ اَوْ شَابًّا۔ فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا۔ اَوْ عَنْهُ۔ فَقَالُوْا: مَاتَ، قَالَ: « اَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ؟ » قَالَ: فَاِنَّهُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَهَا۔ اَوْ اَمْرَهٗ۔ فَقَالَ: « دُلُّوْنِیْ عَلٰى قَبْرِهٖ » فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَیْهَا، ثُمَّ قَالَ: « اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْهِمْ » [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک حبشی عورت (یا نوجوان) جو کسی مسجد میں جھاڑو دیتی تھی (یا دیتا تھا)، اللہ کے رسول ﷺ نے اسے مفقود پاتے ہوئے اس کے متعلق پوچھا تو صحابہ نے جواب دیا: ''وہ تو مرگیا (یا مرگئی)۔'' آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟'' صحابہ نے اس کے معاملے کو معمولی سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر پر مطلع کرو۔'' انھوں نے اطلاع دی کہ یہ اس کی قبر ہے تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی، پھر آپ نے فرمایا: ''یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوتیں ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں قبروں والوں کے لیے میری نماز کے وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔''

[1] [مسلم، کتاب الجنائز: فصل فی الصلوۃ علی القبر (۹۵۶) ۔ بخاری، کتاب المساجد: باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان (۴۵۷)]

③ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ وَلَمَّا یُلْحَدْ فِی الْاَرْضِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ کَاَنَّمَا عَلٰی رُؤُوْسِنَا الطَّیْرُ وَ فِیْ یَدِهٖ عُوْدٌ یَنْکُتُ بِهٖ فِی الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: « اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ » مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ: « وَاِنَّهٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ حِیْنَ یُقَالُ لَهٗ: یَا هٰذَا! مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِیْنُكَ، وَ مَنْ نَبِیُّكَ ؟ »

قَالَ هَنَّادٌ قَالَ: « وَ یَأْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ : مَنْ رَّبُّكَ؟ فَیَقُوْلُ: رَبِّیَ اللّٰهُ، فَیَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِیْنُكَ؟ فَیَقُوْلُ: دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ، فَیَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ؟ قَالَ فَیَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، فَیَقُوْلَانِ: وَمَا یُدْرِیْكَ ؟ فَیَقُوْلُ: قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَ صَدَّقْتُ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی: ﴿ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْآخِرَةِ ﴾ (ابراهیم:۲۷)

قَالَ « فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَ افْتَحُوْا لَهٗ بَابًا مِنَ الْجَنَّةِ » قَالَ « فَیَأْتِیْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَ طِیْبِهَا قَالَ وَ یُفْتَحُ لَهٗ فِیْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ »

قَالَ: « وَاِنَّ الْکَافِرَ » فَذَکَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: « وَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَ یَأْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ: مَنْ رَّبُّكَ ؟ فَیَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ، فَیَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِیْنُكَ ؟ فَیَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ، فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا

الرَّجُلُ الَّذِی بُعِثَ فِیکُم؟. فَیَقُولُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِی، فَیُنَادِی مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَ اَلْبِسُوهُ مِنَ النَّارِ، وَ افْتَحُوا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ» قَالَ: «فَیَأْتِیهِ مِنْ حَرِّهَا وَ سَمُومِهَا» قَالَ «وَ یُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیهِ اَضْلَاعُهٗ، ثُمَّ یُقَیَّضُ لَهٗ اَعْمٰی وَ اَبْکَمُ مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِیدٍ لَوْ ضَرَبَ بِهَا جَبَلًا لَصَارَ تُرَابًا» قَالَ: «فَیَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً یَّسْمَعُهَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیَصِیرُ تُرَابًا» قَالَ: «ثُمَّ تُعَادُ فِیهِ الرُّوحُ»[1]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری صحابی کا جنازہ پڑھنے نکلے۔ ہم قبر کے پاس پہنچے اور ابھی قبر کی لحد تیار ہو رہی تھی (لہٰذا انتظار کرنے کے لیے) آپ بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے اردگرد بیٹھ گئے، (خاموشی اور سکون کا یہ عالم تھا کہ) گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، آپ اس کے ساتھ زمین کو کرید رہے تھے۔ (اچانک) آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور آپ نے دو دفع یا تین دفعہ فرمایا: ''عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔'' آپ نے فرمایا: ''میت دفن کر کے جانے والوں کے جوتوں کی کھڑکھڑاہٹ کو سنتی ہے جب وہ واپس جا رہے ہوتے ہیں اور جب اس سے کہا جا رہا ہوتا ہے: ''تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور تیرا نبی کون ہے؟''

ایک راوی ہناد کہتے ہیں کہ آپ نے (مزید تفصیل بتاتے ہوئے) فرمایا:

---

[1] [ابوداوٗد، کتاب السنة: باب المسألة فی القبر و عذاب القبر (٤٧٥٣) و رواه احمد فی مسندہٖ ایضًا۔ حدیث صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (٤٧٥٣)]

''میت کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اس کو بٹھا لیتے ہیں، اس سے پوچھتے ہیں: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''میرا رب اللہ ہے۔'' پھر وہ دونوں اس سے پوچھتے ہیں: ''تیرا دین کون سا ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''میرا دین اسلام ہے۔'' پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں: ''یہ شخص کون ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''وہ رسول اللہ (ﷺ) ہیں۔'' وہ پوچھتے ہیں: ''تجھے ان باتوں کا علم کیسے ہوا۔'' وہ کہتا ہے: ''میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی (لہٰذا مجھے ان باتوں کا اس طرح علم ہوا)۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید میں ''قول ثابت'' سے بھی یہی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں ''قول ثابت'' کے ساتھ دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: ''میرے بندے نے سچ کہا ہے، اس کے لیے جنت کا بستر بچھا دو، اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کو جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں ملتی رہتیں ہیں اور اس کے لیے قبر اتنی فراخ کر دی جاتی ہے کہ جہاں تک اس کی نگاہ جائے۔''

آپ نے پھر کافر کی موت کا تذکرہ کیا اور فرمایا: ''اس کے جسم میں اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے، اس کے پاس بھی دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس سے پوچھتے ہیں: ''تیرا رب کون ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''ہائے افسوس! ہائے افسوس! میں کچھ نہیں جانتا۔'' وہ پوچھتے ہیں: ''تیرا دین کون سا ہے؟'' وہ کہتا ہے: ''ہائے افسوس! ہائے افسوس! مجھے معلوم نہیں۔'' پھر وہ کہتے ہیں: ''تو اس شخص

کے بارے میں کیا جانتا ہے جو تم میں مبعوث کیا گیا؟'' وہ کہتا ہے ہائے صد افسوس! میں کچھ نہیں جانتا۔'' آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: ''یہ جھوٹ بول رہا ہے، اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دو، اس کو جہنم کی آگ کا لباس پہنا دو اور اس کے لیے جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر اس کو جہنم کی گرم ہوا اور بدبو پہنچتی ہے، اس پر قبر اس قدر تنگ کردی جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی ہیں۔ پھر اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے جو اندھا اور گونگا ہوتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ہتھوڑا ہوتا ہے، اگر وہ اسے پہاڑ پر دے مارے تو وہ پہاڑ مٹی ہوجائے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کو ایسی ضرب مارتا ہے کہ اس کی آواز انسان اور جن کے علاوہ مشرق و مغرب کی تمام مخلوق سنتی ہے، پھر وہ مٹی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر اس میں روح لوٹا دی جاتی ہے (اور یہی سلوک اس کے ساتھ مسلسل ہوتا رہتا ہے)۔''

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى:

﴿ وَ اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ...... ﴾ (الانفال: ۳۰)

قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِذَا اَصْبَحَ فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ، يُرِيْدُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ : بَلِ اقْتُلُوْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ اَخْرِجُوْهُ، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلٰى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُوْنَ يَحْرُسُوْنَ عَلِيًّا يَحْسَبُوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ .

فَلَمَّا اَصْبَحُوا ثَارُوا اِلَيهِ فَلَمَّا رَاَوا عَلِيًّا رَدَّ اللّٰهُ مَكْرَهُم، فَقَالُوا: اَيْنَ صَاحِبُكَ هٰذَا ؟ قَالَ: لَا اَدرِي، فَاقْتَصُّوا اَثْرَهُ، فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ خَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا فِي الْجَبَلِ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَاَوا عَلٰى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا: لَو دَخَلَ هٰهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلٰى بَابِهِ. فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ .①

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ ''جب آپ کے بارے میں کفار تدبیریں سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر دیں یا......'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں:

''قریش نے ایک رات مکہ مکرمہ میں باہم مشورہ کیا۔ کچھ کہنے لگے: ''جب صبح ہو تو اس کو بیڑیوں میں قید کر دو۔'' یعنی اشارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ کچھ کہنے لگے: ''اس کو قتل کردو۔'' کچھ کہنے لگے: ''اس کو (مکہ سے) نکال دو۔'' اللہ عزوجل نے اس بات کی اپنے نبی کو اطلاع کردی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وہ (ہجرت والی) رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر فرمائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور غار (ثور) میں جا پہنچے۔ ادھر مشرکین ساری رات سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کا پہرا دیتے رہے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے رہے۔

---

① [مسند احمد (۱/۳٤۸) اسناده حسن۔ انظر: فتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد ابن حنبل الشیبانی لاحمد عبد الرحمان البناء، المطبوع بدار الحدیث القاهرة فی قسمه الثالث من الكتاب قسم تفسیر القرآن: باب ﴿ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ (۱۸/۱۵۱، ۱۵۲) اورده الحافظ ابن کثیر فی تاریخه وقال: هٰذا اسناد حسن۔ انظر لهٰذا فتح الربانی (۲۰/۲۷۷، ۲۷۸) باب تآمر کفار قریش علی قتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وامر اللّٰه عزوجل له بالهجرة]

جب صبح ہوئی تو وہ حملہ آور ہونے کے لیے آگے بڑھے، آگے دیکھا جناب علی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی تدبیر کو ناکام بنادیا۔ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھنے لگے: ''تیرا یہ ساتھی کہاں ہے؟'' (حالانکہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود نہ تھے بلکہ آپ اس وقت غار ثور میں تقریبا پہنچ چکے تھے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ کبھی ''ھذا'' اسم اشارہ استحضار شخصی کے لیے نہیں بلکہ استحضار ذہنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ گزشتہ اور آئندہ حدیث میں بھی استحضار ذہنی کے لیے استعمال ہوا ہے۔) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے پتا نہیں۔'' پھر وہ آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ جب وہ (اس) پہاڑ کے پاس پہنچ گئے، اب انھیں کوئی کھوج نہیں مل رہا تھا اور انھیں۔ کچھ پتا نہیں چل رہا تھا، وہ پہاڑ پر چڑھے اور اس غار (ثور) کے پاس سے گزرے۔ دیکھا کہ وہاں تو مکڑی نے جالا بنا ہوا ہے۔ کہنے لگے: ''اگر وہ اس میں داخل ہوتا تو دروازے پر مکڑی کا جالا تو نہ ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین راتیں اس غار میں ٹھہرے رہے۔''

5. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ فِیْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَیْشٍ، وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِی الْمُدَّةِ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَادَّ فِیْهَا اَبَا سُفْیَانَ وَكُفَّارَ قُرَیْشٍ، فَاَتَوْهُ وَهُمْ بِاِیْلِیَاءَ فَدَعَاهُمْ فِیْ مَجْلِسِهٖ وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَ دَعَا تَرْجُمَانَهٗ فَقَالَ: اَیُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِیْ یَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ قَالَ: اَبُوْ سُفْیَانَ فَقُلْتُ اَنَا اَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ : اَدْنُوْهُ مِنِّیْ وَ قَرِّبُوْا اَصْحَابَهٗ فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ

لِتُرْجُمَانِهِ ...... اِلٰی آخِرِہٖ . ①

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے سیدنا ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل (شاہ روم) نے ان کے طرف پیغام بھیجا، جب وہ قریش کے اونٹوں پر سوار ایک وفد میں تھے۔ وہ شام میں تاجر کی حیثیت سے گئے ہوئے تھے، اس وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان اور کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ (حدیبیہ میں) کر رکھا تھا۔ وہ ہرقل کے پاس آئے جب کہ وہ بیت المقدس میں تھا، اس نے ان کو اپنی مجلس میں شرف بازیابی بخشا۔ اس کے اردگرد روم کے بڑے بڑے عظیم لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر اس نے ان کو بلایا، اپنے ترجمان کو بھی بلایا اور پوچھنے لگا: ''تم میں سے اس شخص کے زیادہ قریب کون ہے جو نبوت کا دعویدار ہے؟'' (یہاں پر بھی اس شخص سے مراد استحضار ذہنی ہے۔ استحضار شخصی نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ میں تھے۔ بعض لوگ ''ھذا'' اسم اشارہ سے استدلال کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کرتے ہیں۔ یہ استدلال مبنی بر جہالت ہے۔) سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے کہا: ''میں ان سب (اہل وفد) سے زیادہ اس شخص کے قریب ہوں۔'' وہ کہنے لگا: ''اس کو میرے قریب کرو اور اس کے ساتھیوں کو بھی قریب کرو، البتہ اس کے ساتھیوں کو اس (ابو سفیان رضی اللہ عنہ) کے پیچھے بٹھائیں۔'' پھر وہ کچھ سوالات کرنے لگا...... آخر تک۔'' (یہ حدیث کافی لمبی ہے)۔''

---

① [بخاری، کتاب بدء الوحی: باب کیف کان بدءُ الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۷)۔ مسلم، کتاب الجہاد والسیر: باب کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ہرقل (۱۷۷۳)]

⑥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لِمَكَّةَ: « مَا اَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَ اَحَبَّكِ اِلَیَّ وَ لَو لَا اَنَّ قَومِیْ اَخْرَجُوْنِیْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَیْرَكِ » [1]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا خوب شہر ہے تو، تو مجھے بڑا ہی محبوب ہے۔ بے شک اگر مجھے میری قوم تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔''

⑦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ قَدْ دُفِنَ لَیْلًا فَقَالَ: « مَتٰی دُفِنَ هٰذَا؟ » فَقَالُوا: الْبَارِحَةَ قَالَ: « اَفَلَا آذَنْتُمُوْنِیْ؟ » قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا فِیْهِمْ فَصَلّٰی عَلَیْهِ . [2]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے، اس قبر والے کو رات کے وقت دفن کردیا گیا تھا۔ (مگر آپ کو بالکل پتا نہ چلا) آپ نے پوچھا: ''اس قبر والے کو کب دفن کیا گیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''گزشتہ رات۔'' آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ کی؟'' وہ کہنے لگے: ''ہم نے اس کو رات کے اندھیرے میں دفن کردیا اور یہ نا مناسب سمجھا کہ آپ کو بیدار کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر پر کھڑے ہوئے

---

[1] [ترمذی، ابواب المناقب: باب فی فضل مکة (۳۹۲٦) وقال الترمذی ''هذا حدیث حسن صحیح'' وقال الالبانی اسناده صحیح۔ انظر مشکوة المصابیح بتحقیق الالبانی (۲۷۲٤) صحیح الترمذی (۳۹۲٦)]

[2] [بخاری، کتاب الجنائز: باب صفوف الصبیان مع الرجال علی الجنائز (۱۳۲۱)۔ مسلم، کتاب الجنائز: باب الصلوة علی القبر (۹۵٤)]

ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور آپ ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھا۔"
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: "صف بنانے والوں میں میں بھی تھا (اور ان دنوں میں ابھی بچہ تھا)۔"

❀❀❀❀❀❀

علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کو ہے

آیات

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَٰكِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِي بِهِ مَن نَّشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ أَلَا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿٥٣﴾

(الشوریٰ: ۵۲-۵۳)

''ایسے ہی ہم نے اپنے حکم سے روح الامین فرشتے کے ذریعے (قرآن) تیری طرف وحی کیا۔ (میرے رسول!) آپ کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور ایمان کیا ہوتا ہے؟ لیکن ہم نے اس کو نور بنا دیا، جس سے ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں اور یقیناً تم سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہو۔ اللہ کے راستے کی طرف، وہ اللہ جس کے لیے ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ یاد رکھو! سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹیں گے۔''

قُل لَّا أَقُولُ لَكُمْ عِندِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ إِنِّي مَلَكٌ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَفَكَّرُونَ ﴿٥٠﴾

(الانعام: ۵۰)

’’(میرے رسول!) ان سے کہو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں، میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف نازل کی جاتی ہے۔ کہو کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟‘‘

قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُۚ وَلَوۡ كُنتُ أَعۡلَمُ ٱلۡغَيۡبَ لَٱسۡتَكۡثَرۡتُ مِنَ ٱلۡخَيۡرِ وَمَا مَسَّنِيَ ٱلسُّوٓءُۚ إِنۡ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٞ وَبَشِيرٞ لِّقَوۡمٖ يُؤۡمِنُونَ ﴿١٨٨﴾ (الاعراف:۱۸۸)

’’(میرے رسول!) کہو کہ میں اپنی ذات کے لیے کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا، مگر جو اللہ چاہے۔ اگر مجھے غیب کا علم ہوتا تو میں اپنے لیے بہت زیادہ فوائد حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ میں تو محض ایک ڈرانے والا ہوں اور خوشخبری سنانے والا ہوں، ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائیں۔‘‘

وَلَا تَقُولَنَّ لِشَاْيۡءٍ إِنِّي فَاعِلٞ ذَٰلِكَ غَدًا ﴿٢٣﴾ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُۚ وَٱذۡكُر رَّبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلۡ عَسَىٰٓ أَن يَهۡدِيَنِ رَبِّي لِأَقۡرَبَ مِنۡ هَٰذَا رَشَدٗا ﴿٢٤﴾ (الکھف:۲۳-۲٤)

’’(میرے رسول!) کسی چیز کے متعلق کبھی یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کر دوں گا (تم کچھ نہیں کر سکتے) مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ اگر بھول کر ایسی بات زبان سے نکل جائے تو فوراً اپنے رب کو یاد کرو اور کہو امید ہے کہ میرا پروردگار مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے۔‘‘

وَيَقُولُونَ لَوْلَآ أُنزِلَ عَلَيْهِ ءَايَةٌ مِّن رَّبِّهِۦ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا ٱلْغَيْبُ لِلَّهِ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٢٠﴾ (یونس: ۲۰)

''یہ جو وہ کہتے ہیں کہ اس نبی پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتاری گئی؟ تو ان سے کہو کہ بے شک غیب کا علم اللہ کے پاس ہے۔ لہٰذا انتظار کرو میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں سے ہوں۔''

قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ٱلْغَيْبَ إِلَّا ٱللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٦٥﴾ (النمل: ٦٥)

''(میرے رسول!) اعلان کردو کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب (کا علم) نہیں جانتا۔ (جن کے بارے مشرک علم غیب کا عقیدہ رکھتے ہیں) وہ تو یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے؟''

قُلْ مَا كُنتُ بِدْعًا مِّنَ ٱلرُّسُلِ وَمَآ أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِى وَلَا بِكُمْ ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰٓ إِلَىَّ وَمَآ أَنَا۠ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾ (الاحقاف: ۹)

''کہہ دیجیے! میں کوئی نیا پیغمبر تو نہیں ہوں (بلکہ مجھ سے پہلے بھی پیغمبر آتے رہے ہیں، ان کی بھی وہی دعوت تھی جو میری ہے) میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور نہ یہ جانتا ہوں کہ تمھارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ میں تو اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے اور میں تو واضح ڈرانے والا ہوں۔''

احادیث

① عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اِنِّیْ لَأَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِيَةً وَ اِذَا كُنْتِ عَلَیَّ غَضْبٰی » قَالَتْ: فَقُلْتُ: وَمِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: « اَمَّا اِذَا كُنْتِ عَنِّیْ رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا، وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ غَضْبٰی قُلْتِ لَا، وَرَبِّ اِبْرٰهِيْمَ » قَالَتْ : قُلْتُ: اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا اَهْجُرُ اِلَّا اسْمَكَ.[1]

''ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: ''میں خوب جانتا ہوں جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے اور جب تو ناراض ہوتی ہے۔'' میں نے کہا: ''یہ آپ کو کیسے معلوم ہوتا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تو مجھ سے راضی ہوتی ہے تو تو کہتی ہے: ''محمد کے رب کی قسم'' اور جب تو مجھ سے ناراض ہوتی ہے تو تو کہتی ہے: ''ابراہیم کے رب کی قسم۔'' ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا: ہاں، اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ! اللہ کی قسم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے سوا اور تو کچھ نہیں چھوڑتی۔''

② عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةَ بُنِیَ عَلَیَّ، فَجَلَسَ عَلٰی فِرَاشِیْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّیْ، وَ جُوَيْرِيَاتٌ يَّضْرِبْنَ بِالدُّفِّ يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِیْ يَوْمَ بَدْرٍ

---

[1] [مسلم، کتاب الفضائل: باب فضائل عائشة ام المؤمنین رضی اللّٰه عنها (۲۴۳۹)۔ بخاری، کتاب النکاح: باب غیرۃ النساء و وجدھن (۵۲۲۸)]

حَتّٰی قَالَتْ جَارِیَةٌ: وَفِینَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: «لَا تَقُوْلِیْ هٰذَا وَ قُوْلِیْ مَا کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ»[1]

''خالد بن ذکوان سے روایت ہے، وہ سیدنا معوذ بن عفراء کی لڑکی ربیع سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ ربیع کہتی ہیں: ''میرے ہاں اس وقت نبی ﷺ تشریف لائے جب میں نکاح کے بعد اپنے شوہر کے پاس آئی تھی۔ آپ ﷺ میرے بستر پر بیٹھے جیسا کہ تم بیٹھے ہو۔ (یہ بات سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے حدیث کے راوی خالد بن ذکوان سے کہی)۔ ہماری کچھ لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور اپنے ان باپ دادا کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ پھر اچانک ایک لڑکی نے یوں کہہ دیا: ''اور ہم میں ایسا نبی موجود ہے جو کل کی باتوں کو جانتا ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہ کہہ وہی کچھ کہہ جو تو کہہ رہی تھی۔''

③ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَصَبَّحْنَا الْحُرُقَاتِ مِنْ جُهَیْنَةَ فَاَدْرَکْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهٗ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ فَذَکَرْتُهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « أَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَتَلْتَهٗ؟» قَالَ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ. قَالَ: « اَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ حَتّٰی تَعْلَمَ اَقَالَهَا اَمْ لَا » فَمَا زَالَ یُکَرِّرُهَا عَلَیَّ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنِّیْ اَسْلَمْتُ یَوْمَئِذٍ.[2]

---

❶ [بخاری، کتاب المغازی: باب (٤٠٠١)]

❷ [مسلم، کتاب الإیمان: باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الّا اللّٰه (٩٦) ۔ بخاری، کتاب المغازی: باب بعث النبی ﷺ اسامة بن زید الٰی الحرقات من جهینة (٤٢٦٩)]

''سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں روانہ کیا، ہم نے جہینہ قبیلہ کی ایک شاخ ''حرقات'' پر صبح صبح دھاوا بول دیا۔ میں نے ایک آدمی پر قابو پالیا تو اس نے فوراً پڑھا ''لا اِلٰہَ اِلا اللہ'' لیکن میں نے اس پر تیر چلا دیا (اور وہ قتل ہو گیا)۔ میرے دل میں یہ بات کھٹکنے لگی (کہ کہیں میں نے ایک مسلمان کو تو قتل نہیں کر دیا)۔ میں نے واپس آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا اس نے ''لا الٰہ الاَّ اللہ'' بھی کہا اور پھر تو نے اس کو قتل کر دیا؟'' (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے کہا: ''یا رسول اللہ! اس نے اسلحہ کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''تو نے اس کا دل کیوں نہ چیر لیا تاکہ تجھے پتا چل جاتا آیا اس نے یہ کلمہ دل سے کہا تھا یا محض تیرے اسلحہ کے خوف سے۔'' یہ کلمہ آپ بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میں آج کے دن مسلمان ہوتا۔ (تاکہ میری اسلام کی حالت اس گناہ سے خالی ہوتی)۔''

④ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ مَوَارِيْثَ لَهُمَا لَمْ تَكُنْ لَّهُمَا بَيِّنَةٌ اِلَّا دَعْوٰهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ » فَبَكَا الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا حَقِّيْ لَكَ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

« اَمَّا اِذ فَعَلُتُمَا مَا فَعَلُتُمَا فَاقُتَسِمَا وَ تَوَخَّيَا الُحَقَّ ثُمَّ اسُتَهِمَا ثُمَّ تَحَالَّا »
فَقَالَ: « اِنِّی اِنَّمَا اَقُضِیُ بَیُنَكُمُ بِرَائِیُ فِیُمَا لَمُ یُنُزَل عَلَیَّ فِیُهِ » [1]

''ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے جو وراثت کے کسی معاملہ پر جھگڑا کر رہے تھے۔ ان دونوں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی، بس دعویٰ ہی دعویٰ تھا۔ (اس معاملے کے نشانات بھی مٹ چکے تھے، یعنی کوئی بہت ہی گھمبیر معاملہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تو صرف ایک بشر (آدمی) ہوں، تم میرے پاس جھگڑے لے کر آتے ہو، ہوسکتا ہے تم میں سے ایک آدمی دوسرے سے زیادہ تیز زبان ہو۔ لہٰذا میں اس کی بات سن کر اس کے حق میں فیصلہ کردوں۔ لیکن یاد رکھو! اگر میں کسی کو اس کے دوسرے بھائی کا حق دے دوں اور اس کے حق میں فیصلہ کردوں، اگر وہ حق اس کا نہیں تو وہ اس سے ہرگز ہرگز نہ لے۔ اس لیے کہ میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔'' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا سننا ہی تھا کہ) وہ دونوں رونے لگ گئے۔ ہر ایک کہنے لگا: یہ میرا حق تیرے لیے ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم دونوں وہ کام کر بیٹھے ہو جو کر بیٹھے ہو، اب جاؤ اور آپس میں بانٹ لو، صحیح بات کو تلاش کرو، پھر قرعہ ڈال لو، اس کے بعد ہر ایک دوسرے کو معاف کردے۔ جس بارے میں مجھ پر وحی

---

[1] [ابوداوٗد، کتاب القضاء: باب فی قضاء القاضی اذا أخطا (۳۵۷۳، ۳۵۸٤) حدیث ضعیف۔ انظر ضعیف ابی داوٗد (۳۵۷٤، ۳۵۸۵) الا قوله صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانكم تختصمون الی...... الی...... قطعة من النار صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (۳۵۸۳) صحیح ابن ماجه (۱۸۸۹) بخاری ومسلم فی صحیحَیهما۔ انظر صحیح البخاری، كتاب الحیل: باب (٦۹٦۷) مسلم، كتاب الاقضیة : باب بیان ان حكم الحاكم لا یغیر الباطن (۱۷۱۳)]

نازل نہیں ہوتی اس معاملہ کا فیصلہ میں اپنی رائے سے کرتا ہوں۔"

اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ اِلَیَّ ...... قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ" تک حدیث کا حصہ صحیح ہے باقی حدیث ضعیف ہے۔

⑤ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ سَرِیَّةً یُّقَالُ لَهُمُ الْقُرَّآءُ (سَبْعُوْنَ رَجُلًا) فَاُصِیْبُوْا فَمَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلٰی شَیْءٍ مَّا وَجَدَ عَلَیْهِمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ (بَعْدَ الرَّكُوْعِ) وَیَقُوْلُ: «اِنَّ عُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ» [1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت مبلغین کی جماعت) بھیجی، جنھیں "قراء" کہا جاتا تھا۔ جب وہ دھوکے سے شہید کر دیے گئے تو آپ کو سخت رنج ہوا۔ میں نے کسی اور معاملہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر رنجیدہ خاطر ہوتے ہوئے نہیں دیکھا جتنا آپ ان پر رنجیدہ خاطر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک (رکوع کے بعد) قنوت نازلہ کا اہتمام کیا۔ قاتلوں کے لیے بدعا کرتے اور آپ فرماتے: "عصیہ قبیلے والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔"

⑥ عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِیَ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَائِهِمْ بَایَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِی السُّكْنٰی حِیْنَ اقْتَرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰی سُكْنَی الْمُهَاجِرِیْنَ فَاشْتَكٰی فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰی تُوُفِّیَ، ثُمَّ جَعَلْنَاهُ فِیْ اَثْوَابِهٖ فَدَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ:

---

[1] [بخاری، کتاب الدعوات: باب الدعاء علی المشرکین (٦٣٩٤) ـ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ : باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوۃ (٦٧٧)]

رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ! فَشَهَادَتِيْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ . قَالَ: « وَمَا يُدْرِيْكِ؟ » قُلْتُ: لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ! قَالَ: « اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ » قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ: فَوَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهٗ . قَالَتْ وَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: « ذَاكِ عَمَلُهٗ يَجْرِيْ لَهٗ »[1]

’’سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا ، جو (خارجہ بن زید بن ثابت کے) انصار قبیلے کی ایک عورت تھیں جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، وہ فرماتی ہیں: ’’جب انصار مدینہ نے رہائشیں دینے کے لیے مہاجرین پر قرعہ ڈالا تو ہمارے حصے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے۔ وہ بیمار ہوگئے، ہم ان کی تیمارداری کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئے۔ پھر ہم نے ان کو (غسل دے کر) ان کے کپڑوں میں کفن دے دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: ’’ابو سائب! (یہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی) تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، میں گواہی دیتی ہوں تیرے بارے کہ اللہ نے تجھے عزت دی ہے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’(اے ام علاء!) تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی ہے؟‘‘ میں نے کہا: ’’اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا (یقینی) علم تو نہیں (البتہ حسن ظن کی بنا پر میں نے یہ گواہی دی ہے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اس کو تو موت آ پہنچی اور میں اس کے بارے اللہ تعالیٰ سے اچھی امید ہی رکھتا ہوں۔ لیکن (یاد رکھو) اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں

---

[1] [بخاری، کتاب التعبیر : باب العین الجاریة فی المنام (۷۰۱۸)]

کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا؟'' ام علاء انصاریہ فرماتی ہیں: ''اس کے بعد میں نے کبھی کسی کی صفائی پیش نہیں کی۔'' وہ فرماتی ہیں: ''میں نے خواب میں ایک چشمہ دیکھا جو عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے بہ رہا تھا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس بات کا آپ سے تذکرہ کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس کا کوئی (اچھا) عمل ہے جس کا اجر اس کے لیے اب بھی جاری ہے۔''

⑦ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَّنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ مَا هُنَّ ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنْظِرِيْنِي وَلَا تَعْجَلِيْنِي، اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ﴾ (التكوير: ٢٣) ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴾ (النجم:١٣) فَقَالَتْ اَنَا اَوَّلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: « اِنَّمَا هُوَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ اَرَهٗ عَلٰى صُوْرَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ، رَاَيْتُهٗ مُنْهَبِطًا مِّنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهٖ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ » فَقَالَتْ: اَوَ لَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾ (الانعام:١٠٣) اَوَلَمْ تَسْمَعْ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْمِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا...... ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴾ (الشورٰى:٥١) قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَتَمَ شَيْئًا مِّنْ كِتَابِ

اللّٰهِ فَقَدْ اَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَ إِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ﴾ (المائدة:٦٧) قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللّٰهِ الْفِرْيَةَ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ (النمل:٦٥) [1]

''مسروق (تابعی) سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگائے بیٹھا تھا کہ مجھ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں: ''اے ابو عائشہ! (ابو عائشہ مسروق کی کنیت تھی) تین باتیں ایسی ہیں کہ کوئی اگر ان میں سے ایک بات بھی کرے گا تو اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ بولے گا۔'' مسروق کہتے ہیں: ''میں نے کہا: ''وہ کون سی ہیں؟'' انھوں نے کہا: ''جس نے یہ سمجھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اس نے اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا ہے۔'' مسروق کہتے ہیں: ''میں (ٹیک لگائے ہوئے تھا کہ یہ سن کر) سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا: ''اے ام المومنین! مجھے بات کرنے کا موقع دیجیے اور جلدی نہ کیجیے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

''اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو آسمان کے صاف کھلے کنارے پر دیکھا۔'' اور سورۂ نجم میں ہے: ''البتہ تحقیق اس نے تو اس کو دوسری مرتبہ بھی دیکھ لیا ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اس امت میں سے سب سے پہلے مجھے شرف حاصل ہے کہ میں نے اس آیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا۔

---

[1] [بخاری، کتاب : مسلم، کتاب الایمان: باب معنی قول اللّٰه جل جلاله: ﴿ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰى ﴾ ...... الخ (١٧٧) ـ بخاری، کتاب التفسیر: باب تفسیر سورة النجم (٤٨٥٥)]

آپ نے فرمایا: ''وہ (یعنی ان آیتوں میں ''ہ'' ضمیر واحد غائب سے مراد) جبریل علیہ السلام ہیں، میں نے ان کو ان کی اس صورت میں جس میں ان کی تخلیق ہوئی ہے۔ صرف دو مرتبہ دیکھا ہے۔ (جن کا ذکر ان دو آیتوں میں ہے)۔ میں نے اس کو دیکھا کہ آسمان سے اتر رہے تھے اور زمین و آسمان کے درمیان سارے خلا کو بھرے ہوئے تھے۔'' پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''کیا تو نے (اے مسروق!) اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتی جبکہ وہ آنکھوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور وہ بڑا باریک بین خبر رکھنے والا ہے۔''

اور کیا تو نے یہ بھی فرمان نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''کسی انسان کے بس میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے مگر وحی کے ذریعے یا پردے کی آڑ سے یا فرشتے کو بھیج کرکے''............ آخر تک یعنی...... ''وہ بڑا بلند اور حکمت والا ہے'' تک آیت پڑھی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''(دوسری بات یہ کہ) جس نے یہ سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز اللہ کی کتاب سے چھپائی ہے اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس کو آگے پہنچادو جو میں نے تیری طرف نازل فرمایا ہے، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تو نے رسالت کا حق ادا نہ کیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''(تیسری بات یہ ہے کہ) جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات بتا دیتے ہیں (آئندہ کے حالات کی خبر دے دیتے ہیں) اس نے بھی اللہ تعالیٰ پر بہت بڑا جھوٹ باندھا۔ اللہ تعالیٰ تو

فرماتے ہیں:

''اے پیغمبر! کہہ دے کہ غیب کوئی نہیں جانتا، نہ کوئی آسمانوں میں رہنے والا اور نہ کوئی زمین پر رہنے والا (بلکہ غیب کا علم صرف اللہ کے پاس ہے)۔''

❀❀❀❀❀❀

اللہ ہی دعاؤں کا سننے والا ہے

آیات

قُلْ أَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِى مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ ۖ ٱئْتُونِى بِكِتَـٰبٍ مِّن قَبْلِ هَـٰذَآ أَوْ أَثَـٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿٤﴾ (الاحقاف: ٤)

’’(میرے رسول!) ان سے کہو کبھی تم نے (آنکھیں کھول کر) دیکھا بھی کہ وہ ہستیاں ہیں کیا، جنھیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو؟ ذرا مجھے دکھاؤ تو سہی کہ زمین میں انھوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق و تدبیر میں ان کا کیا حصہ ہے؟ اس سے پہلے آئی ہوئی کوئی کتاب یا کوئی علمی دستاویز پاس ہو تو وہی لے آؤ، اگر تم سچے ہو۔

وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْوَٰتٌ غَيْرُ أَحْيَآءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ﴿٢١﴾

(النحل: ٢٠-٢١)

’’اور وہ دوسری ہستیاں جنھیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں۔ بلکہ خود مخلوق ہیں۔ وہ مردے ہیں زندہ نہیں ہیں۔ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ انھیں قبروں سے کب اٹھایا جائے گا؟‘‘

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَٱسْتَمِعُوا۟ لَهُۥٓ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ لَن يَخْلُقُوا۟ ذُبَابًا وَلَوِ ٱجْتَمَعُوا۟ لَهُۥ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ ٱلذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ ٱلطَّالِبُ وَٱلْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ (الحج:۷۳)

''لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے، غور سے سنو: وہ ہستیاں جنھیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتیں۔ اگر کوئی مکھی ان (کے کھانے میں) سے کوئی چیز چھین کر لے جائے تو وہ اس کو اس مکھی سے چھین نہیں سکتے۔ اس لیے کہ طالب اور مطلوب دونوں کمزور ہیں۔''

يُولِجُ ٱلَّيْلَ فِى ٱلنَّهَارِ وَيُولِجُ ٱلنَّهَارَ فِى ٱلَّيْلِ وَسَخَّرَ ٱلشَّمْسَ وَٱلْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِى لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ ذَٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ ٱلْمُلْكُ ۚ وَٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ﴿١٣﴾ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا۟ دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا۟ مَا ٱسْتَجَابُوا۟ لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ﴿١٤﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ أَنتُمُ ٱلْفُقَرَآءُ إِلَى ٱللَّهِ ۖ وَٱللَّهُ هُوَ ٱلْغَنِىُّ ٱلْحَمِيدُ ﴿١٥﴾ (فاطر:۱۳-۱۵)

''وہ داخل کرتا ہے رات کو دن میں (یعنی رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر کے رات کو چھوٹا اور دن کو لمبا کر دیتا ہے موسم گرما میں) اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں (یعنی دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر کے دن کو چھوٹا اور رات کو

لمبا کر دیتا ہے موسم سرما میں)۔ اس نے مسخر کیا ہے سورج اور چاند کو۔ ہر کوئی مقررہ وقت کے مطابق چل رہا ہے۔ یہ ہے اللہ جو تمھارا رب ہے اسی کے لیے بادشاہی ہے۔ وہ لوگ جو اس کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں وہ تو کھجور کی گٹھلی کے چھلکے کے مالک بھی نہیں۔ اگر تم ان کو پکارو گے تو وہ تمھاری پکار سن سکتے ہی نہیں۔ اگر (بفرض محال) سن بھی لیں تو آپ کو جواب نہیں دے سکتے۔ قیامت کے دن وہ تمھارے اس (پکارنے کے) شرک کا انکار کردیں گے۔ آپ کو (اللہ) خبر رکھنے والے کی طرح کوئی خبر نہیں دے سکتا۔ اے انسانو! تم سب کے سب اللہ کے محتاج ہو اللہ تو غنی اور تعریف کیا ہوا ہے۔''

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا۟ ۖ وَتَرَىٰهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ﴿١٩٨﴾ (الاعراف:۱۹۷-۱۹۸)

''اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جن کو تم پکارتے ہو، وہ نہ تو تمھاری مدد کر سکتے ہیں اور نہ اپنی مدد آپ کر سکتے ہیں۔ اگر تم ان کو سیدھے راستے کی طرف بلاؤ تو وہ تمھاری ایک بھی نہیں سنیں گے۔ اگر آپ ان کی طرف دیکھیں تو ایسا محسوس ہوگا کہ وہ تمھاری طرف دیکھ رہے ہیں، حالانکہ وہ دیکھ سکتے ہی نہیں۔''

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿١٩٤﴾ (الاعراف:۱۹۴)

''تم لوگ اللہ کو چھوڑ کر جن سے دعائیں کرتے ہو وہ تو تمھارے جیسے بندے ہیں، ان سے دعائیں مانگ دیکھو، پھر چاہیے کہ یہ تمھاری دعاؤں کا جواب دیں

(یعنی قبول کریں)، اگر تم سچے ہو۔"

وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٠٦﴾ وَإِن يَمْسَسْكَ ٱللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُۥٓ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهِۦ ۚ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنْ عِبَادِهِۦ ۚ وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١٠٧﴾ (یونس:۱۰۶-۱۰۷)

"اللہ کے علاوہ کسی کو نہ پکارو جو نہ تمہیں کچھ فائدہ دے سکتا ہے نہ نقصان ہی۔ پس اگر تو ایسا کرے گا تو تو بھی ظالموں میں سے ہو جائے گا۔ اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کو دور کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں کوئی فائدہ پہنچانا چاہتا ہے تو اس کو کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے فائدہ پہنچائے، وہ (گناہوں کو) بخشنے والا مہربان ہے۔"

فَلَا تَدْعُ مَعَ ٱللَّهِ إِلَٰهًا ءَاخَرَ فَتَكُونَ مِنَ ٱلْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾ (الشعراء:۲۱۳)

"پس (اے میرے رسول!) اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارو، ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔"

قُلْ إِنِّى نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۚ قُل لَّآ أَتَّبِعُ أَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

(الانعام:۵۶)

"(میرے رسول!) ان سے کہو کہ تم لوگ اللہ کے سوا جن دوسرے لوگوں کو پکارتے ہو، ان کی بندگی کرنے سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ کہو کہ میں تمھاری خواہشات کی پیروی نہیں کروں گا۔ اگر میں نے ایسا کیا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور

ہدایت پانے والوں میں سے نہ رہا۔“

قُلْ إِنَّمَآ أَدْعُوا۟ رَبِّى وَلَآ أُشْرِكُ بِهِۦٓ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ إِنِّى لَآ أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ (الجن: ٢٠-٢١)

”(میرے رسول!) کہہ دو کہ میں تو اپنے رب سے دعا کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ یہ بھی کہہ دیجیے کہ میں تمھارے نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں۔“

فَإِذَا رَكِبُوا۟ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ لِيَكْفُرُوا۟ بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ وَلِيَتَمَتَّعُوا۟ ۖ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٦٦﴾ (العنكبوت: ٦٥-٦٦)

”جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو اپنی عبادت میں اللہ کو خالص کر کے دعا مانگتے ہیں، پھر جب وہ انھیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یہ شرک کرنے لگتے ہیں، اس لیے کہ ہم نے جو ان کو دیا ہے اس کی ناشکری کر لیں اور (چند روزہ زندگی کے) مزے اڑا لیں۔ خیر آگے چل کر ان کو انجام معلوم ہو جائے گا۔“

لَهُۥ دَعْوَةُ ٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُم بِشَىْءٍ إِلَّا كَبَٰسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى ٱلْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَٰلِغِهِۦ ۚ وَمَا دُعَآءُ ٱلْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِى ضَلَٰلٍ ﴿١٤﴾ (الرعد: ١٤)

”اسی کو پکارنا برحق ہے۔ رہے وہ لوگ جو اس اللہ کے علاوہ دوسروں کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی دعاؤں کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ انھیں پکارنا تو ایسا ہے جیسے کوئی شخص پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر اس کے لیے درخواست کرے کہ وہ

اس کے منہ تک پہنچ جائے۔ حالانکہ پانی اس تک پہنچنے والا نہیں۔ اسی طرح منکرین (توحید) کی دعائیں بھی خلاف حقیقت ہیں۔"

ٱلرَّحْمَٰنُ عَلَى ٱلْعَرْشِ ٱسْتَوَىٰ ﴿٥﴾ لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ ٱلثَّرَىٰ ﴿٦﴾ وَإِن تَجْهَرْ بِٱلْقَوْلِ فَإِنَّهُۥ يَعْلَمُ ٱلسِّرَّ وَأَخْفَى ﴿٧﴾ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ لَهُ ٱلْأَسْمَآءُ ٱلْحُسْنَىٰ ﴿٨﴾

(طٰہٰ: ٥-٨)

"رحمان عرش پر مستوی ہے۔ وہ مالک ہے اس ساری مخلوق کا جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو مٹی کے نیچے ہے۔ تم چاہے اپنی بات بلند آواز سے کہو وہ تو چپکے سے کہی ہوئی بات بلکہ اس سے مخفی ترین بات بھی جانتا ہے۔ وہ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے لیے بڑے اچھے نام ہیں۔"

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِى عَنِّى فَإِنِّى قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ ٱلدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لِى وَلْيُؤْمِنُوا۟ بِى لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾

(البقرة: ١٨٦)

"(میرے رسول!) جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انھیں بتادو کہ میں قریب ہوں، دعائیں کرنے والا جب بھی مجھے پکارتا ہے تو میں قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا انھیں بھی چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ شاید کہ وہ بھلائی حاصل کریں۔"

وَقَالَ رَبُّكُمُ ٱدْعُونِىٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِى سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٠﴾ (المؤمن: ٦٠)

''اور تمھارا رب اعلان فرماتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔''

وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَأَدْعُوا۟ رَبِّى عَسَىٰٓ أَلَّآ أَكُونَ بِدُعَآءِ رَبِّى شَقِيًّا ﴿٤٨﴾ فَلَمَّا ٱعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ وَهَبْنَا لَهُۥٓ إِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾ (مریم:٤٨-٤٩)

''(ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا:) میں تم کو اور ان بزرگوں کو جنھیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو چھوڑتا ہوں اور میں تو اپنے رب ہی کو پکاروں گا۔ امید ہے کہ میں اپنے رب سے دعا کر کے نامراد نہ رہوں گا۔ لہٰذا جب وہ ان لوگوں سے اور جن کی وہ اللہ کے سوا بندگی کرتے تھے، جدا ہو گیا، تو ہم نے اسے اسحاق (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) جیسی اولاد دی اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا۔''

قَالَ أَنظِرْنِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ ٱلْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾

(الاعراف:١٤-١٥)

''(ابلیس اللہ سے فریاد کرنے لگا) مجھے اس دن تک مہلت دے دے جس دن یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے فرمایا: ''تجھے مہلت ہے۔''

كَمَثَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ إِذْ قَالَ لِلْإِنسَٰنِ ٱكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّنكَ إِنِّىٓ أَخَافُ ٱللَّهَ رَبَّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَٰقِبَتَهُمَآ أَنَّهُمَا فِى ٱلنَّارِ خَٰلِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَٰٓؤُا۟ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١٧﴾

(الحشر:١٦-١٧)

"ان (منافقوں) کی مثال شیطان کی سی ہے کہ پہلے وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو ابلیس کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں، مجھے تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے، پھر دونوں کا انجام یہ ہوگا کہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے۔"

احادیث

① عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی كُلَّ لَیْلَةٍ اِلَی سَمَاءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ یَقُوْلُ: مَنْ یَّدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَهٗ؟ مَنْ یَّسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهٗ مَنْ یَّسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَلَهٗ »[1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا بابرکت و بلند پروردگار ہر رات کو جبکہ اس کا آخری (تیسرا) حصہ باقی ہوتا ہے، آسمان دنیا کی طرف نزول فرما کر اعلان کرتا ہے: "کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کی درخواست کرے تو میں اسے بخش دوں۔"

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

---

❶ [بخاری، کتاب التہجد: باب الدعاء والصلوة من آخر اللیل (۱۱۴۵) ۔ مسلم، کتاب صلوة المسافرین وقصرها : باب الترغیب فی الدعا والذکر فی آخر اللیل (۷۵۸)]

سَلَّمَ : « يَنزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى السَّمَاءِ الدُّنيَا لِشَطرِ اللَّيلِ اَوْ ثُلُثِ اللَّيلِ الْآخِرِ فيَقُولُ: مَن يَّدْعُونِى فَاَستَجِيبَ لَهٗ اَوْ يَسْأَلُنِى فَاُعطِيَهٗ ، ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَقُولُ : مَنْ يُّقرِضُ غَيرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ » [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب رات کا نصف ہوتا ہے یا جب رات کے دو تہائی حصے گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں: ''کون ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں عطا کروں؟'' پھر اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ پھیلا کر اعلان کرتا ہے : ''کون ہے جو اس کو قرض دے جس کے پاس سب کچھ ہے اور وہ ظلم کرنے والا نہیں۔''

③ عَنْ اَبِى ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ فِيمَا رَوٰى عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: « يَا عِبَادِىْ! اِنِّىْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِىْ وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِىْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ فَاسْتَهْدُوْنِىْ اَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِىْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ فَاسْتَطْعِمُوْنِىْ اُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِىْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ فَاسْتَكْسُوْنِىْ اَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِىْ! اِنَّكُمْ تَخْطَئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِىْ اَغْفِرْ لَكُمْ .

يَا عِبَادِىْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّىْ فَتَضُرُّوْنِىْ وَ لَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِىْ

[1] [مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین: باب الترغیب فی الدعاء والذکر فی آخر اللیل (۷۵۸)]

فَتَنْفَعُوْنِیْ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَ جِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْکِیْ شَیْئًا، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَ آخِرَکُمْ وَاِنْسَکُمْ وَ جِنَّکُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ کُلَّ اِنْسَانٍ مَسْئَلَتَهٗ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا کَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ، یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُکُمْ اُحْصِیْهَا لَکُمْ ثُمَّ اُوَفِّیْکُمْ اِیَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ» [1]

”سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (حدیث قدسی) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کیا ہے اور تمھارے درمیان بھی حرام کیا ہے۔ لہٰذا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ہدایت سے نوازا، لہٰذا مجھی سے ہدایت مانگو، میں تمھیں ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں نے کھلایا، لہٰذا مجھی سے کھانا مانگو، میں تمھیں کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جسے میں نے پہننے کو دیا لہٰذا مجھ سے ہی لباس مانگو، میں تمھیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کر دیتا ہوں، لہٰذا مجھی سے مغفرت کی درخواست کرو، میں تمھیں معاف کردوں گا۔

---

[1] [مسلم ، کتاب البر والصلة والأدب: باب تحریم الظلم (۲۵۷۷)]

اے میرے بندو! تم مجھے نہ کوئی نقصان اور نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہو۔ اے میرے بندو! اگر اگلے پچھلے تمام انس و جن مل کر ایک انتہائی پرہیز گار انسان کی طرح ہو جائیں تو میری بادشاہی میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے تمام انس و جن ایک بدکارترین انسان کی طرح ہو جائیں تو میری سلطنت میں کچھ بھی کمی نہ ہو گی۔ اے میرے بندو! اگر تمھارے اگلے پچھلے انس و جن مل کر ایک میدان میں کھڑے ہو جائیں پھر مجھ سے مانگیں پھر میں ہر شخص کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دوں تو میری سلطنت سے اتنا بھی کم نہ ہو جتنا کہ سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے پانی کم ہو جاتا ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمھارے اعمال ہی ہیں جو میں شمار کر رہا ہوں، پھر تمھیں ان کا پورا پورا بدلا دوں گا۔ لہٰذا جو شخص بہتر بدلا (اچھا رزلٹ) حاصل کرے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ (برا اعمال نامہ) حاصل کرے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔“

④ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ : « الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾ » (المؤمن : ٦٠) [2]

”سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دعا ہی عبادت ہے“۔ پھر یہ آیت پڑھی:

”تمھارے رب نے کہا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمھاری دعائیں قبول کروں گا،

---

❶ [ترمذی، ابواب الدعوات: باب ما جاء فی فضل الدعاء، باب منه (۳۳۷۲) سنده صحیح ـ انظر صحیح الترمذی (۳۳۷۲) المشکوۃ بتحقیق الالبانی (۲۲۳۰)]

وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ورسوا ہو کر داخل ہوں گے۔''

⑤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: كَلِمَةً وَ قُلْتُ اُخْرٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: «مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ» وَقُلْتُ اَنَا: وَمَنْ مَّاتَ وَهُوَ لَايَدْعُوْ لِلّٰهِ نِدًّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. ①

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک حدیث میں ایک بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی اور دوسری بات میں نے کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص غیراللہ کو اللہ تعالیٰ کا شریک بناتا ہوا مر گیا وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' میں نے کہا: ''جو اس حال میں مرا کہ اس نے کسی کو اس کا شریک نہیں بنایا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

❀❀❀❀❀❀

---

❶ [بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرۃ: باب قولہ ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ﴾ (٤٤٩٧) ۔ مسلم، کتاب الایمان: باب من مات لایشرك باللّٰه شیئا دخل الجنة (٩٤)]

اللہ تعالیٰ سے محبت اور عداوت رکھنے والے

آیات

وَحَآجَّهُۥ قَوْمُهُۥ ۚ قَالَ أَتُحَـٰٓجُّوٓنِّى فِى ٱللَّهِ وَقَدْ هَدَىٰنِ ۚ وَلَآ أَخَافُ مَا تُشْرِكُونَ بِهِۦٓ إِلَّآ أَن يَشَآءَ رَبِّى شَيْـًۭٔا ۗ وَسِعَ رَبِّى كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا ۗ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٨٠﴾ (الانعام: ۸۰)

''اور اس (جناب ابراہیم علیہ السلام) سے اس کی قوم جھگڑنے لگی تو اس نے فرمایا: ''کیا تم مجھ سے اللہ کے معاملہ میں جھگڑتے ہو؟ حالانکہ اس نے مجھے راہِ راست دکھا دی ہے اور میں تمھارے بنائے ہوئے شریکوں سے نہیں ڈرتا۔ ہاں! مگر میرا رب کچھ چاہے۔(تو وہ ضرور ہو سکتا ہے) میرے رب کا علم ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ پھر کیا تم ہوش میں نہ آؤ گے؟''

قَالُوٓا۟ أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ ٱللَّهَ وَحْدَهُۥ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّـٰدِقِينَ ﴿٧٠﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَـٰدِلُونَنِى فِىٓ أَسْمَآءٍ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّا نَزَّلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَـٰنٍ ۚ فَٱنتَظِرُوٓا۟ إِنِّى مَعَكُم مِّنَ ٱلْمُنتَظِرِينَ ﴿٧١﴾

(الاعراف: ۷۰-۷۱)

''وہ (قوم عاد کے لوگ اپنے نبی ہود علیہ السلام سے) کہنے لگے: ''کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے کہ ہم اکیلے اللہ ہی کی عبادت کریں اور انھیں چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں؟ اچھا تو لے آ وہ عذاب جس کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے، اگر تو سچا ہے۔'' اس نے کہا: ''تمھارے رب کی پھٹکار تم پر پڑ گئی اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا، کیا تم مجھ سے ان ناموں پر جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، جن کے (رب ہونے کے) لیے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے۔ اچھا تو تم بھی انتظار کرو اور میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔''

إِنَّ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَٱدْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا۟ لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَآ ۖ أَمْ لَهُمْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ٱدْعُوا۟ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِۦِّىَ ٱللَّهُ ٱلَّذِى نَزَّلَ ٱلْكِتَٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى ٱلصَّٰلِحِينَ ﴿١٩٦﴾

(الاعراف: ۱۹۴-۱۹۶)

''جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ بھی تمھاری طرح بندے ہی ہیں۔ (اچھا) تم انھیں پکارو، اگر تم سچے ہو تو چاہیے کہ وہ تم کو جواب بھی دیں۔ کیا ان کے پاؤں ہیں کہ جن کے ساتھ وہ چل سکیں، یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑ سکیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھ سکیں، یا ان کے کان ہیں کہ جن سے وہ سن سکیں۔ تو کہہ دیجیے (اے پیغمبر!) تم اپنے شریکوں کو بلا لو پھر میرے خلاف جو چال چلنا چاہتے ہو چل لو اور مجھے کوئی ڈھیل نہ دو، میرا حمایتی

اللہ تعالیٰ ہے، جس نے کتاب اتاری ہے اور وہ اپنے نیک بندوں کی حمایت کرتا ہے۔"

أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُۥ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦ ۚ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ وَمَن يَهْدِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن مُّضِلٍّ ۗ أَلَيْسَ ٱللَّهُ بِعَزِيزٍ ذِى ٱنتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ (الزمر: ٣٦-٣٧)

"کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ یہ لوگ اس کے سوا دوسروں سے تم کو ڈراتے ہیں۔ (یاد رکھو!) اللہ تعالیٰ گمراہی میں ڈال دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ غالب انتقام لینے والا نہیں ہے؟"

أَلَا تُقَٰتِلُونَ قَوْمًا نَّكَثُوٓا۟ أَيْمَٰنَهُمْ وَهَمُّوا۟ بِإِخْرَاجِ ٱلرَّسُولِ وَهُم بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَٱللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾ (التوبة: ١٣)

"تم ایسے لوگوں سے کیوں نہیں لڑتے؟ جنھوں نے اپنے معاہدے توڑ ڈالے، وہ رسول کو (اس کے شہر سے) نکالنے کی فکر میں رہے، پہلے چھیڑ خانی بھی انھوں ہی نے کی۔ کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے، اگر تم ایمان والے ہو۔"

وَإِذَا ذُكِرَ ٱللَّهُ وَحْدَهُ ٱشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِٱلْءَاخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ ٱلَّذِينَ مِن دُونِهِۦٓ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾

(الزمر: ٤٥)

''جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے علاوہ (دوسرے دیوتاؤں) کا ذکر ہوتا ہے تو اچانک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔''

وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ وَلَّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ نُفُورًا ﴿٤٦﴾ (بنی اسرائیل:٤٦)

''ہم نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ہیں کہ وہ اس کو نہ سمجھ سکیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ہے۔ جب تم قرآن میں اپنے ایک ہی رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ نفرت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔''

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ﴿٤٩﴾ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ﴿٥٠﴾ فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ ﴿٥١﴾ (المدثر:٤٩-٥١)

''آخر ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ اس نصیحت (قرآن) سے منہ موڑ رہے ہیں، گویا کہ یہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے ڈر کر بھاگ نکلتے ہیں۔''

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٩٣﴾ (البقرۃ:٩٣)

''جب ہم نے تم سے پختہ وعدہ لیا اور تمھارے اوپر طور پہاڑ کو بلند کر دیا۔ (پھر ہم نے کہا:) ''جو چیز ہم نے تم کو (توریت وغیرہ) دی ہے اس کو مضبوطی سے

پکڑ لو اور (بات کان لگا کر) سنو۔ انھوں نے کہا: ''ہم نے سن لیا اور ہم نے نافرمانی کی۔'' ان کے دلوں میں کفر کی وجہ سے (اللہ سے محبت کی بجائے) گائے کے بچے کی محبت سرایت کر چکی تھی۔ (اے نبی!) کہہ دیجیے کہ جو چیز تمھیں تمھارا ایمان بتاتا ہے وہ بہت ہی بری ہے اگر تم ایمان والے ہو۔''

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ ﴿١٥١﴾ (آل عمران: ۱۵۱)

''عنقریب ہم منکرین (حق) کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے۔ اس لیے کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ان کو شریک ٹھہرایا ہے جن کے شریک ہونے پر اللہ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی۔ ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے اور بہت ہی بری ہے وہ قیام گاہ جو ان مشرکوں کو نصیب ہوگی۔''

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ﴿١٣٨﴾ (البقرة: ۱۳۸)

''(ہم نے) اللہ کا رنگ (اختیار کیا) اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ ہوگا اور ہم تو اسی کی بندگی کرنے والے ہیں۔''

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ﴿١٦٥﴾

(البقرة: ۱٦٥)

''بعض وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو اللہ کے برابر بناتے ہیں اور اللہ کی محبت کی طرح ان سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے سب سے زیادہ دوست ہیں اور اے کاش! ظالم لوگ جو چیز عذاب کے وقت دیکھیں گے وہ اب دیکھ لیتے کہ سب طرح کی طاقت اللہ ہی کے لیے ہے اللہ تعالیٰ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔''

ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ ٱللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ ٱللَّهِ تَطْمَئِنُّ ٱلْقُلُوبُ ﴿٢٨﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَـَٔابٍ ﴿٢٩﴾ (الرعد:۲۸-۲۹)

''اہل ایمان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان ملتا ہے۔ خبردار رہو! اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ جو ایمان لائے اورانھوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانا ہے۔''

خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُۥٓ إِذَا دُعِىَ ٱللَّهُ وَحْدَهُۥ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِۦ تُؤْمِنُوا۟ ۚ فَٱلْحُكْمُ لِلَّهِ ٱلْعَلِىِّ ٱلْكَبِيرِ ﴿١٢﴾

(المؤمن:۱۱-۱۲)

''(کافر جہنم میں) کہیں گے: ''اے ہمارے رب! تو نے واقعی ہمیں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی دے دی، اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو کیا اب یہاں سے نکلنے کی بھی کوئی سبیل ہے؟'' (جواب آئے گا:) ''یہ حالت جس میں تم مبتلا ہو اس وجہ سے ہے کہ جب اکیلے اللہ کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم مانتے نہ تھے اور اگر اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے۔ اب فیصلہ اللہ بزرگ و برتر کے ہاتھ میں ہے۔''

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا ءَاتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿٢٠٠﴾ وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا ءَاتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٢٠٢﴾ (البقرة: ۲۰۰-۲۰۲)

''جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر لو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح (زمانہ جاہلیت میں) اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ یاد (کرو)۔ کوئی شخص لوگوں میں سے یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا کی زندگی ہی میں عطا کر، لہٰذا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ لوگوں میں سے کچھ یوں کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی خیر وبھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی خیر وبھلائی عطا فرما، ہمیں (دوزخ کی) آگ سے بچا۔ ان لوگوں کو اپنی کمائی سے کچھ حصہ ضرور ملے گا اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔''

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ ءَامَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ﴿٢١٤﴾ (البقرة: ۲۱۴)

''کیا تم خیال کر بیٹھے ہو کہ تم جنت میں (یونہی) چلے جاؤ گے، حالانکہ ابھی تمھارے اوپر وہ حالات نہیں آئے جو تم سے پہلے لوگوں کے تھے۔ انھیں سختی اور

تکلیف پہنچی۔ وہ اس قدر ہلائے گئے کہ رسول بھی کہنے لگا اور اس کے ساتھ ایمان لانے والے بھی کہنے لگے: ''اللہ کی مدد کب آئے گی؟'' سن لو! اللہ تعالیٰ کی مدد بہت قریب ہے۔''

لَّقَد تَّابَ ٱللَّهُ عَلَى ٱلنَّبِيِّ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ ٱلْعُسْرَةِ مِنۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى ٱلثَّلَٰثَةِ ٱلَّذِينَ خُلِّفُوا۟ حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا۟ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ ٱللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾ (التوبة:۱۱۷-۱۱۸)

''اللہ تعالیٰ مہربان ہوگیا نبی (ﷺ) پر مہاجرین پر اور انصار پر، جنھوں نے بڑی مشکل گھڑی میں نبی کا ساتھ دیا، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دل پھر جائیں۔ اللہ پھر بھی ان پر مہربان ہوگیا۔ بلاشبہ اللہ ان پر بڑا شفقت فرمانے والا اور مہربان ہے۔ ان تین شخصوں (کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں پر بھی اللہ تعالیٰ مہربان ہوگیا) جن (کی توبہ) کا معاملہ کچھ دیر کے لیے ملتوی کیا گیا تھا۔ یہاں تک کہ ان پر زمین باوجود فراخ ہونے کے تنگ ہوگئی۔ ان پر ان کی اپنی جانیں بھی تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یہ ذہن بنا لیا کہ اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر مہربان ہوگیا تاکہ وہ پھر (راہ راست پر) آجائیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔''

نَّحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ ۚ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ ءَامَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ﴿١٣﴾ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَا مِن دُونِهِ إِلَٰهًا ۖ لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا ﴿١٤﴾ هَٰؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ ءَالِهَةً ۖ لَّوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِم بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ ۖ فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ﴿١٥﴾ وَإِذِ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَأْوُوا إِلَى الْكَهْفِ يَنشُرْ لَكُمْ رَبُّكُم مِّن رَّحْمَتِهِ وَيُهَيِّئْ لَكُم مِّنْ أَمْرِكُم مِّرْفَقًا ﴿١٦﴾ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَت تَّزَاوَرُ عَن كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَت تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَاتِ اللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾ (الکہف:۱۳-۱۸)

”ہم تجھے ان (اصحاب کہف) کا واقعہ تحقیق کے ساتھ سناتے ہیں، وہ چند نوجوانوں کا ایک چھوٹا سا گروہ تھا۔ جو اپنے پروردگار پر ایمان لایا تھا اور ہم نے ان کو ہدایت بھی وافر عطا فرمائی۔ ہم نے ان کے دلوں پر مضبوط گرہ لگائی۔ جب وہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ”ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا

رب ہے، ہم اس کے علاوہ کسی کو نہیں معبود بنائیں گے۔ اگر ہم نے ایسی بات کہی تو گویا عقل سے بعید بات کریں گے۔ یہ ہماری قوم کے افراد ہیں جنھوں نے اللہ کے علاوہ اور معبود بنا رکھے ہیں، یہ ان کے معبود ہونے پر کوئی واضح دلیل پیش کیوں نہیں کرتے؟ پھر اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولے۔'' (ہم نے ان سے کہا: اے اصحاب کہف!) جب تم ان (مشرکوں) سے اور جن کی یہ اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہیں، الگ تھلگ ہو ہی گئے ہو تو اب اس غار میں جا بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے اپنی رحمت پھیلا دے گا۔ نیز تمھارے لیے تمھارے کام میں نرمی اور آسانی پیدا کرے گا۔

آپ دیکھیں گے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو ان کی غار سے دائیں جانب ہو کر گزر جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو ان کی بائیں جانب سے کترا جاتا ہے (دونوں صورتوں میں وہ دھوپ سے محفوظ رہتے ہیں)۔ وہ اس غار کے میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرتیں ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اس کے لیے کوئی دوست اور راہ پر لانے والا نہیں ہوتا۔ آپ ان کو سمجھتے ہیں کہ وہ بیدار ہیں حالانکہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں۔ ان کا کتا اپنے دونوں بازو چوکھٹ پر پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر تو ان پر جھانکے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ پڑے اور تو ان سے دہشت زدہ ہو جائے۔''

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ

لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَٱغْفِرْ لَنَا رَبَّنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿٥﴾ (الممتحنة: ٤-٥)

''تحقیق تمھارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اوران کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ موجود ہے کہ جب انھوں نے اپنی قوم (والوں) سے کہا: ''ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے بھی جن کی تم اللہ کے علاوہ عبادت کرتے ہو۔ ہم تمھارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمھارے درمیان دشمنی اور بیر ہمیشہ کے لیے کھل چکا ہے۔ یہاں تک کہ تم صرف ایک اللہ پر ایمان لاؤ۔'' (ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کا درج بالا رویہ تو تمھارے لیے دلیل اور حجت ہے جبکہ) ان کا یہ کہنا (حجت نہیں کہ جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا تھا:) میں آپ کے لیے مغفرت کی درخواست کروں گا۔ البتہ میں تیرے معاملے میں اللہ کے ہاں کسی چیز کا مالک (ومختار) نہیں۔ (صرف درخواست کرسکتا ہوں۔ لیکن جب پتا چل گیا تھا کہ یہ تو پکا اللہ کا دشمن ہے تو اس استغفار سے بھی باز آ گئے تھے اور دعا کیا کرتے تھے) اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے اوپر توکل کیا، تیری طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف پلٹنے کی جگہ ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ اے ہمارے رب! ہمیں معاف فرما۔ بلاشبہ تو زبردست حکمت والا ہے۔''

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَىٰهَآ ﴿١١﴾ إِذِ ٱنۢبَعَثَ أَشْقَىٰهَا ﴿١٢﴾ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ ٱللَّهِ نَاقَةَ ٱللَّهِ وَسُقْيَٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ

عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنۢبِهِمْ فَسَوَّىٰهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبَٰهَا ﴿١٥﴾

(الشمس: ۱۱-۱۵)

”قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے (صالح نبی اور اس کی دعوت کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے سب سے بڑا بدبخت آدمی کھڑا ہوا تو ان کے لیے اللہ کے رسول (صالح علیہ السلام) نے کہا: ”اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری کو چھوڑ دو۔“ انھوں نے اس کی بات کو جھٹلا دیا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ ان کے رب نے ان کے گناہوں کی پاداش میں ان کو الٹا کر کے مارا، پھر (انھیں) برابر کر دیا۔ وہ انجام سے تو ڈرتا ہی نہیں (کہ بعد میں کیا ہوگا؟)“

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۖ وَأُو۟لَٰٓئِكَ هُمْ وَقُودُ ٱلنَّارِ ﴿١٠﴾ كَدَأْبِ ءَالِ فِرْعَوْنَ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا فَأَخَذَهُمُ ٱللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَٱللَّهُ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿١١﴾ قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ ٱلْمِهَادُ ﴿١٢﴾

(آل عمران: ۱۰-۱۲)

”بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے ان کے کسی کام نہیں آئے گی۔ یہی لوگ آگ کا ایندھن ہیں۔ (ان کا حشر بھی ویسا ہی ہوگا) جیسا حشر فرعونیوں اور ان سے ما قبل ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کا ہوا۔ اللہ نے ان کو ان کے گناہوں کے پاداش میں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔ (اے نبی!) کافروں سے کہہ دیجیے کہ عنقریب (دنیا میں) تم شکست کھاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف اکٹھے کیے جاؤ گے، وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔“

وَمِنَ ٱلْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَٰتٍ عِندَ ٱللَّهِ وَصَلَوَٰتِ ٱلرَّسُولِ ۚ أَلَآ إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ ٱللَّهُ فِى رَحْمَتِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٩٩﴾ وَٱلسَّٰبِقُونَ ٱلْأَوَّلُونَ مِنَ ٱلْمُهَٰجِرِينَ وَٱلْأَنصَارِ وَٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُم بِإِحْسَٰنٍ رَّضِىَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى تَحْتَهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٠٠﴾ وَمِمَّنْ حَوْلَكُم مِّنَ ٱلْأَعْرَابِ مُنَٰفِقُونَ ۖ وَمِنْ أَهْلِ ٱلْمَدِينَةِ ۖ مَرَدُوا۟ عَلَى ٱلنِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ﴿١٠١﴾

(التوبة: ۹۸-۱۰۱)

"بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کو چٹی (جرمانہ) سمجھتے ہیں اور تم پر حادثات زمانہ کا انتظار کرتے ہیں۔ انھیں پر بری گردش ہو۔ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ بعض دیہاتی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ کے راستے میں جو خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے قریب ہونے اور رسول کی دعائیں لینے کا باعث سمجھتے ہیں۔ سن لو! وہ واقعی ان کے لیے باعث قربت ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت میں داخل کرلے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ پہلے پہلے ایمان والے جو مہاجرین میں سے، انصار میں سے اور ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے ان کی نیکی کے ساتھ پیروی کی، اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ

پر راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ تمھارے آس پاس جو دیہاتی ہیں ان میں سے بعض منافق ہیں اور مدینے میں رہنے والوں میں سے بھی بعض منافق ہیں۔ یہ لوگ نفاق پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ آپ ان کو نہیں جانتے ہم انھیں جانتے ہیں۔ عنقریب ہم انھیں دوہرا عذاب دیں گے، پھر وہ بہت بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

أَلَمْ تَرَ إِلَى ٱلَّذِينَ تَوَلَّوْا۟ قَوْمًا غَضِبَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مَّا هُم مِّنكُمْ وَلَا مِنْهُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى ٱلْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ إِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ ٱتَّخَذُوٓا۟ أَيْمَـٰنَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿١٦﴾ لَّن تُغْنِىَ عَنْهُمْ أَمْوَٰلُهُمْ وَلَآ أَوْلَـٰدُهُم مِّنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ أَصْحَـٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَـٰلِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُۥ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ ۖ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَىٰ شَىْءٍ ۚ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلْكَـٰذِبُونَ ﴿١٨﴾ ٱسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ ٱلشَّيْطَـٰنُ فَأَنسَىٰهُمْ ذِكْرَ ٱللَّهِ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ حِزْبُ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱلشَّيْطَـٰنِ هُمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ ﴿١٩﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُحَآدُّونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ أُو۟لَـٰٓئِكَ فِى ٱلْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ ٱللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا۠ وَرُسُلِىٓ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ قَوِىٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَآدَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَوْ كَانُوٓا۟ ءَابَآءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَٰنَهُمْ أَوْ

عَشِيرَتَهُمْ أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ ٱلْإِيمَٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ أُوْلَٰٓئِكَ حِزْبُ ٱللَّهِ أَلَآ إِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ (المجادلة: ١٤-٢٢)

”کیا آپ نے ایسے لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنھوں نے ایسے لوگوں سے دوستی رچائی جن پر اللہ کا غضب ہوا تھا؟ ایسے لوگ نہ تم میں سے ہیں نہ ان میں سے۔ وہ جانتے بوجھتے جھوٹی قسمیں اٹھا جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑا سخت عذاب تیار کیا ہے۔ بلاشبہ وہ بہت برا عمل کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور وہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ ان کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔ ان کے مال اور ان کی اولاد انھیں اللہ کی پکڑ سے نہیں چھڑا سکیں گے۔ یہی لوگ (جہنم کی) آگ والے ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جس دن اللہ تعالیٰ ان کو قبروں سے اٹھائے گا وہ اس کے لیے بھی ایسے قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمھارے لیے قسمیں اٹھاتے ہیں۔ وہ خود کو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی اچھی راہ پر ہیں۔ خبردار! یہ لوگ جھوٹ بولنے والے ہیں۔ شیطان نے ان پر قابو پا رکھا ہے، بس انھیں اللہ کا ذکر ہی بھلا دیا ہے۔ یہی لوگ شیطان کا گروہ ہے۔ سن لو! شیطان کا گروہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے دشمنی رکھتے ہیں یہی لوگ ذلیل ترین ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھ دی ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں

گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ طاقتور اور زبردست ہے۔ آپ (اے نبی!) ایسے لوگ کہیں نہیں پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں، پھر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے دشمن سے دوستی بھی کریں، خواہ وہ ان کے باپ ہی ہوں، بیٹے ہی ہوں، بھائی ہی ہوں، یا دیگر عزیز واقارب ہوں۔ یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان کو لکھ دیا ہے اور روح القدس کے ساتھ ان کی مدد بھی کی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے، یہی لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ (جماعت) ہیں۔ سن لو! اللہ تعالیٰ کے گروہ والے کامیاب لوگ ہیں۔“

احادیث

① عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثَلٰثَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ» ①

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک جب اللہ کے

❶ [بخاری، کتاب العمرة : باب ما يقول اذا رجع من الحج اوالعمرة او الغزو (١٧٩٧) ـ مسلم، کتاب الحج : باب ما يقول اذا قفل من سفر الحج وغيره (١٣٤٤)]

رسول ﷺ کسی جہاد، حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ تین (۳) مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر فرماتے: اللہ واحد کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اِسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم واپس لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، بندگی کرنے والے، سجدہ ریز ہونے والے اور اپنے رب ہی کے لیے تعریفیں کرنے والے ہیں۔ (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور کفار کے تمام لشکروں کو اکیلے نے شکست دی۔''

② عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : « اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ »[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمھاری صورتیں اور اموال نہیں دیکھتا، وہ تو تمھارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔''

③ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ : « اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَ الْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِی الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ،

---

❶ [مسلم، كتاب البر والصلة والادب: باب تحريم ظلم المسلم و خذله و احتقاره و دمه و عرضه و ماله (٢٥٦٤)]

اَلَا وَ اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَ اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ » [1]

''سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرما رہے تھے: ''حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنھیں لوگوں کی اکثریت نہیں جانتی۔ جو شخص ان مشکوک چیزوں سے دور رہا اس نے گویا اپنے دین اوراپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو کوئی مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو کسی چراگاہ کے آس پاس بکریاں چراتا ہے۔ اس بات کا خطرہ تو ہے ہی کہ وہ بکریاں چراگاہ میں داخل ہوجائیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی زمین پر چرا گاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوجائے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا بدن خرب ہوجاتا ہے۔ خبردار! وہ ٹکڑا ''دل'' ہے۔''

④ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَ اَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟ » قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: « ذِكْرُ اللّٰهِ »

❶ [بخاری، کتاب الایمان: باب فضل من استبرا لدینه (۵۲) ۔ مسلم ، کتاب المساقات: باب اخذ الحلال وترك الشبهات (۱۵۹۹)]

ذِكْرِ اللّٰهِ .[1]

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل کی خبر نہ دوں؟ جو تمھارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ ہے، درجات میں سب سے بلند ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن سے (میدان جہاد) میں ملو، وہ تمھاری گردنوں پر ماریں اور تم ان کی گردنوں پر مارو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''کیوں نہیں (اللہ کے رسول! آپ ہمیں ضرور اس عمل کی خبر دیں)۔'' آپ نے فرمایا: ''وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔'' سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نجات دلانے والی نہیں۔''

⑤ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : ﴿ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ﴾ (الانعام: ۱۲۵) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : « اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ » فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِذٰلِكَ مِنْ عَلَمٍ يُّعْرَفُ؟ قَالَ: « نَعَمْ! اَلتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَ الْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ »[2]

---

[1] [ترمذی، ابواب الدعوات: باب فی ان ذاكر الله كثيرا افضل من الغازی فی سبيل الله (۳۳۷۷) ۔ حديث صحيح۔ انظر صحيح الترمذی (۳۳۷۷) ۔ والمشكوة بتحقيق الالبانی (۲۲۶۹) ۔ وقال الحاكم: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ۔ انظر المستدرك علی الصحيحين، كتاب الدعاء والتهليل و التسبيح والذكر]

[2] [مستدرك حاكم، كتاب الرقاق، (۷۸٦۳) بتحقيق مصطفى عبدالقادر عطاء۔ حديث صحيح لشواهده۔ رواه الحاكم وسكت عنه وتعقبه الذهبی بقوله: "عدی ساقط" وقال الالبانی: قلت: قال ابن معين و ابو حاتم "متروك الحديث" انظر سلسلة الاحاديث الضعيفة و الموضوعة۔ فهذا حديث ضعيف ولكن له طرق كثيرة مرسلة و متصلة: و قال ابن كثير "يشد بعضها بعضا" انظر تفسير ابن كثير، تفسير سورة الانعام (۱۲۵)]

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو وہ کھل جاتا ہے۔ کہا گیا: ''اے اللہ کے رسول! اس کی کوئی علامت بھی ہے، جس سے پہچان ہو سکے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! دھوکے والے گھر (دنیا) سے الگ تھلگ ہو جانا، ہمیشہ والے گھر (جنت) کی طرف متوجہ ہو جانا، موت کے آنے سے پہلے موت کی تیاری کرنا (یعنی اگر کسی میں یہ چیزیں پیدا ہو جائیں تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے میں ایمان کا نور داخل کر دیا ہے)۔''

⑥ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ : « قَالَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ : یَا رَبِّ! عَلِّمْنِیْ شَیْئًا اَذْکُرُكَ بِهٖ وَ اَدْعُوكَ بِهٖ، قَالَ : یَا مُوسٰی! قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ، قَالَ یَا رَبِّ کُلُّ عِبَادِكَ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا، قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَا اللّٰہُ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبِّ اِنَّمَا اُرِیْدُ شَیْئًا تَخُصُّنِیْ بِهٖ، قَالَ یَا مُوسٰی! لَوْ کَانَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَعَامِرُهُنَّ غَیْرِیْ وَ الْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ فِیْ کَفَّةٍ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ فِیْ کَفَّةٍ مَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ » [1]

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] [مستدرك حاكم، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والذكر (١٩٣٦) ۔ قال الحاكم "صحيح" ووافقه الذهبي وقال في التلخيص "صحيح"۔ انظر المستدرك على الصحيحين بتحقيق مصطفى عبدالقادر عطا۔ واخرجه ابويعلى وابن حبان و ابو نعيم والبيهقي والمقدسي ايضًا]

"موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "اے میرے رب! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا کروں۔" اللہ تعالیٰ نے کہا: "اے موسیٰ! تو لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھا کر، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "میرے پروردگار! یہ تو تیرے سب بندے ہی پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا: "تو لا الہ الا اللہ کہہ۔" موسیٰ علیہ السلام نے کہا: "بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں، لیکن میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے کوئی خاص کلمات سکھلا (جن سے میں تجھے یاد کروں)۔" اللہ تعالیٰ نے کہا: "اے موسیٰ! اگر میرے سوا ساتوں آسمان اور ان کے اندر بسنے والی تمام چیزیں، اسی طرح ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں ہوں اور دوسرے پلڑے میں صرف لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو تو ان ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں سے یہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ والا پلڑا بھاری ہوگا۔"

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : « قَالَ اللّٰهُ : اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ » [1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میں اپنے بندے کے پاس ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد سے اپنے دونوں ہونٹ ہلاتا ہے۔"

❀❀❀❀❀❀

[1] [بخاری تعلیقا، کتاب التوحید : باب قو ل اللّٰه تعالیٰ: ﴿ لا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ ﴾ (القیامة، ٧٥:١٦) وفعل النبی ﷺ حین ینزل علیه الوحی ـ اخرجه احمد والبخاری فی خلق افعال العباد والطبرانی والبیهقی فی دلائل النبوة وابن ماجه والحاکم وابن حبان ـ انظر فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر العسقلانی]

اللہ کی محبت کا ثمر

آیات

وَٱعۡتَصِمُواْ بِحَبۡلِ ٱللَّهِ جَمِيعٗا وَلَا تَفَرَّقُواْۚ وَٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ إِذۡ كُنتُمۡ أَعۡدَآءٗ فَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِكُمۡ فَأَصۡبَحۡتُم بِنِعۡمَتِهِۦٓ إِخۡوَٰنٗا وَكُنتُمۡ عَلَىٰ شَفَا حُفۡرَةٖ مِّنَ ٱلنَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنۡهَاۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمۡ ءَايَٰتِهِۦ لَعَلَّكُمۡ تَهۡتَدُونَ ﴿١٠٣﴾ (آل عمران:۱۰۳)

’’سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقہ واریت میں نہ پڑو۔ اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اس نے تمھارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔ تم آ گ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے، شاید کہ تم راہنمائی حاصل کرو۔‘‘

وَأَلَّفَ بَيۡنَ قُلُوبِهِمۡۚ لَوۡ أَنفَقۡتَ مَا فِي ٱلۡأَرۡضِ جَمِيعٗا مَّآ أَلَّفۡتَ بَيۡنَ قُلُوبِهِمۡ وَلَٰكِنَّ ٱللَّهَ أَلَّفَ بَيۡنَهُمۡۚ إِنَّهُۥ عَزِيزٌ حَكِيمٞ ﴿٦٣﴾

(الانفال:۶۳)

’’(اے میرے رسول!) اگر تم زمین کے تمام خزانے بھی خرچ کر ڈالتے تو ان

کے دلوں کو باہم جوڑ نہ سکتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان محبت پیدا کر دی ہے۔ بے شک وہ بڑا زبردست حکمت والا ہے۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓا۟ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

(الحجرات:۱۳)

''اے لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے، پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو۔ بے شک اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تمھارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔''

إِنَّمَا ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾

(الحجرات:۱۰)

''صرف مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ لہٰذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔''

وَمِنْ ءَايَٰتِهِۦ خَلْقُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَٰنِكُمْ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّلْعَٰلِمِينَ ﴿٢٢﴾

(الروم:۲۲)

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمھاری زبانوں اور تمھارے رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے۔ یقیناً اس میں دانشمند لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔''

رَّبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ﴿٩﴾ (المزمل:۹)

''وہ مشرق و مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، لہٰذا اسی کو اپنا وکیل بناؤ۔''

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ (آل عمران:۳۱)

''کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تعالیٰ ضرور تم سے محبت رکھے گا اور تمھارے گناہ بھی بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

احادیث

① عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِی مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَسْطَ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ فَقَالَ: « یٰاَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ، وَلَا لِأَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی، اَبَلَّغْتُ ؟ » قَالُوْا: بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : « اَیُّ یَوْمٍ هٰذَا ؟ » قَالُوْا یَوْمٌ حَرَامٌ » ثُمَّ قَالَ : « اَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ » قَالُوْا : شَهْرٌ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: « اَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ » قَالُوْا : بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ : « فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَكُمْ دِمَآئَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ ـ قَالَ وَلَا اَدْرِیْ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ اَمْ لَا ـ كَحُرْمَةِ

يَوۡمِكُمۡ هٰذَا فِيۡ بَلَدِكُمۡ هٰذَا، اَبَلَّغۡتُ؟ » قَالُوۡا بَلَّغَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ، قَالَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الۡغَائِبَ »[1]

''ابونضرہ اس صحابی سے بیان کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ سے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ایام تشریق کے درمیان والے دن (یعنی ۱۲ ذوالحجہ) آپ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! بے شک تمھارا رب ایک ہے، تمھارا باپ (آدم علیہ السلام) ایک ہے، لہٰذا کسی عربی کو عجمی پر، نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی برتری ہے۔ نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر کوئی برتری ہے۔ مگر تقویٰ کی بنا پر۔ کیا میں نے آپ لوگوں کو (اللہ کا دین) پہنچا دیا ہے؟'' سب نے کہا: ''ہاں! اللہ کے رسول ﷺ نے ہم تک اللہ کا دین پہنچا دیا ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''آج کون سا دن ہے؟'' انھوں نے کہا: ''آج حرمت والا دن ہے۔'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ مہینا کون سا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''یہ حرمت والا مہینا ہے۔'' آپ نے پوچھا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''یہ حرمت والا شہر ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے درمیان تمھارے خون اور مال حرام قرار دیے ہیں...... راوی کہتا ہے: ''مجھے اچھی طرح یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے ''اور تمھاری عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں'' کہا تھا کہ نہیں (دیگر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بھی کہا تھا)...... جس طرح آج کا دن حرمت والا ہے تمھارے اس حرمت والے مہینے میں۔'' آپ نے

---

[1] [مسند احمد (٥/٤١١) حديث صحيح۔ انظر: فتح الرّبّاني لِترتيب مسندِ الا احمد ابن حنبل الشيباني۔ كتاب الحج والعمرة، ابواب المبيت بمنٰى ليالى مِنًى، الخطبة اوسط ايام التشريق۔ قال الهيثمي "رجالُهٗ رجال الصَّحيح" فحديث صحي انظر مجمع الزوآئد، كتاب الحج: باب الخطبِ في الحج (٣/٢٦٥)]

فرمایا: ''کیا میں نے آپ کو یہ پیغام پہنچا دیا ہے؟'' سب نے کہا: ''جی ہاں! اللہ کے رسول (ﷺ) نے پہنچا دیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں تک یہ باتیں پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔''

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمغرِبِ قِبْلَةٌ » [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔''

نوٹ: دنیا بھر کے لوگ مشرق میں رہتے ہیں یا مغرب میں اور یہ سب قبلے کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ بیت اللہ توحید کا مرکز ہے۔ اس مرکزیت کی وجہ سے یہ ایک امت ہیں، فرزندان توحید ہیں اور اس کی اساس پر باہم محبت کرتے ہیں اور دکھ درد میں ساجھی ہوتے ہیں۔

③ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْکُمْ عُبِّیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَ فَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، مُؤمِنٌ تَقِیٌّ وَ فَاجِرٌ شَقِیٌّ، وَالنَّاسُ بَنُوْ آدَمَ وَ آدَمُ مِنْ تُرَابٍ » [2]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تحقیق اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کا تکبر اور آباؤ اجداد پر فخر کرنا ختم کر دیا ہے۔

---

[1] [ترمذی، ابواب الصلوٰة: باب ما جاء ان ما بین المشرق والمغرب قبلة (۳۴۲) ۔ قال الالبانی "صحیح" انظر صحیح ترمذی (۳۴۲) ومشکوٰة المصابیح بتحقیق الالبانی (۷۱۵)]

[2] [ترمذی، ابواب المناقب: باب ما فی فضل الشام والیمن (۳۹۵۶) ۔ حدیث حَسَنٌ۔ انظر صحیح الترمذی (۳۹۵۶)]

مومن متقی ہوتا ہے جبکہ فاجر آدمی بدبخت ہوتا ہے۔ تمام لوگ جناب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا ہوئے تھے۔“

④ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ،

وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ » [1]

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی مومن سے کوئی دنیا کی سختی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کردے گا۔ جس نے کسی تنگ دست پر آسانی پیدا کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا کرے گا۔ جس نے کسی مسلمان کے عیبوں کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک کوئی بندہ اپنے بھائی کی مدد کے لیے کوشاں رہتا ہے۔ جو آدمی علم حاصل کر

---

[1] [مسلم، کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر (۲۶۹۹)]

نے کے لیے کسی راستے پر چل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اگر کچھ لوگ اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کو پڑھیں اور آپس میں ایک دوسرے کو پڑھائیں تو ان پر سکون نازل ہوتا ہے، اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔ جس آدمی کے اعمال میں کوتاہی ہوئی تو اس کا حسب نسب اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔"

) عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ اَنَّهٗ قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فِتًی شَابٌّ بَرَّاقُ الثَّنَایَا وَ اِذَا النَّاسُ مَعَهٗ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِیْ شَیْءٍ اَسْنَدُوْا اِلَیْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ قَوْلِهٖ، فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقِیْلَ لِیْ هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا کَانَ الْغَدُ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُّهٗ قَدْ سَبَقَنِیْ بِالتَّهْجِیْرِ وَوَجَدْتُّهٗ یُصَلِّیْ قَالَ فَانْتَظَرْتُهٗ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَهٗ ثُمَّ جِئْتُهٗ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، ثُمَّ قُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَقَالَ آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ : آللّٰهِ، فَقَالَ: اَللّٰهِ ؟ فَقُلْتُ : آللّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ؟ فَقُلْتُ آللّٰهِ

قَالَ فَاَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَآئِیْ فَجَبَذَنِیْ اِلَیْهِ وَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: « قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَ الْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ » [1]

[موطا امام مالك، كتاب الشعر : باب ما جاء في المتحابين في الله (١٦) ـ سنده صحيح ـ صححهٗ الالباني ـ انظر مشكوٰة المصابيح بتحقيق الالباني (٥٠١١)]

''ابو ادریس خولانی کہتے ہیں: ''میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہے جو چہرے پر بہت مسکراہٹ رکھنے والا ہے، کچھ لوگ اس کے آس پاس ہیں۔ جب ان لوگوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہوتا ہے تو وہ اس نوجوان کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ جو فیصلہ صادر کرتا ہے اس پر لبیک کہتے ہیں۔ میں نے اس نوجوان کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ جناب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ اگلے دن میں دوپہر کو جلدی جلدی مسجد کی طرف نکلا مگر وہ تو مجھ سے بھی پہلے مسجد میں جا چکے تھے۔ میں نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے پایا، کچھ دیر میں انتظار کرنے لگا۔ جب انھوں نے اپنی نماز مکمل کر لی تو میں چہرے کی جانب سے ان کے پاس آیا اور سلام عرض کیا۔ پھر میں نے کہا: '' اللہ کی قسم! میں آپ سے اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرتا ہوں۔'' وہ کہنے لگے: ''کیا اس پر تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے؟'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں۔'' انھوں نے دوبارہ یہی سوال کیا: ''کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہے؟'' میں نے کہا: 'جی ہاں! میں اس پر اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھاتا ہوں۔'' انھوں نے سہ بار پھر یہی سوال کیا: ''کیا تو اللہ کی قسم اٹھاتا ہے۔'' میں نے کہا: ''جی ہاں! میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں۔''

انھوں نے میری چادر کا ایک سرا پکڑا، اسے اپنی طرف کھینچا اور کہنے لگے: ''خوش ہو جا! بلاشبہ میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہو چکی ہے جو صرف میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں، صرف میری خاطر ایک دوسرے کی مجلس اختیار کرنے والے ہیں، جو صرف میرے لیے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے ہیں اور صرف میری رضا کے

لیے اپنے مال خرچ کرنے والے ہیں۔''

⑥ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: « وَمَا اَعْدَدْتَّ لَهَا؟ » قَالَ: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قَالَ: « فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ » قَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ « فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ » قَالَ اَنَسٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَ اِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ .[1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟'' آپ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لیے کیا تیار کیا ہے؟'' وہ کہنے لگا: ''اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔'' آپ نے فرمایا: ''تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔'' سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم (یعنی صحابہ) اسلام لانے کے بعد اتنے کسی چیز سے خوش نہ ہوئے ہوں گے جتنے آپ کے اس فرمان سے خوش ہوئے کہ ''تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت کرتا ہے۔'' سیدنا انس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں: ''میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور اس بات کا امیدوار ہوں کہ میں ان کے ساتھ ہوں گا (جنت میں) اگرچہ میں ان جیسے اعمال نہیں کرتا۔''

---

[1] [مسلم، کتاب البر والصلة : باب المرء مع من احب (۲۶۳۹) ۔ بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم : باب مناقب عمر بن الخطاب (۳۶۸۸)]

⑦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ « اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهٗ فِیْ قَرْیَةٍ اُخْرٰی، فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهٗ عَلٰی مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْهِ قَالَ: اَیْنَ تُرِیْدُ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَخًا لِّیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ، قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَیْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَیْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ۔ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِیْهِ »[1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: ''ایک آدمی دوسرے کسی گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' وہ آدمی کہنے لگا: ''میرا اس گاؤں میں ایک (دینی) بھائی رہتا ہے، میں اس سے ملنے جا رہا ہوں۔'' وہ فرشتہ کہنے لگا: ''کیا تو نے اس پر کوئی احسان کیا ہوا ہے، جس کا بدلا حاصل کرنے کے لیے جا رہا ہے؟'' وہ آدمی کہنے لگا: ''ہرگز نہیں، میں تو محض اس لیے جا رہا ہوں کہ میں اس سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔'' تب اس فرشتے نے کہا: ''میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں (اور تجھے یہ بتانے آیا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرتا ہے جس طرح تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اس سے محبت کرتا ہے۔''

⑧ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ : اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِی الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ

[1] [مسلم، کتاب البر و الصلة : باب فضل الحب فی الله (۲۵۶۷)]

مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ » [1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات ایسے (خوش نصیب) آدمی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا: (۱) عدل کرنے والا بادشاہ (۲) اللہ کی عبادت میں مگن رہنے والا نوجوان (۳) وہ آدمی جس کا دل ہر وقت مسجدوں ہی میں لٹکا رہتا ہے (۴) وہ دو شخص جو ایک دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں، اسی محبت پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں (۵) وہ شخص جس کو اونچے حسب نسب والی اور حسن و جمال والی عورت دعوت گناہ دے اور وہ کہہ دے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جس نے اتنا چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور (۷) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

⑨ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: « مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ » [2]

---

[1] [بخاری، کتاب الزکوۃ : باب الصدقة بالیمین (۱۴۲۳) ؛ مسلم، کتاب الزکوۃ : باب فضل اخفاء الصدقة (۱۰۳۱)]

[2] [ابو داؤد، کتاب السنة : باب الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه (۴۶۸۱) مسند صحیح، انظر صحیح ابی داؤد (۴۶۸۱)]

''سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:
''جس نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے دشمنی کی (یا بغض رکھا)، اللہ کے لیے کسی کو دیا اور اللہ کے لیے کسی سے ہاتھ روکا پس تحقیق اس نے ایمان مکمل کر لیا۔''

باب دوم

شرک

- شرک کی حقیقت
- شرک سے بچنے کا حکم
- مشرک اور منافق کے لیے بخشش نہیں
- مردے سن نہیں سکتے
- خانقاہیں اور قبریں
- وسیلہ اور شفاعت صرف موحدین کے لیے ہے
- انبیاء کے لیے بھی موت ایک اٹل حقیقت ہے
- دنیا سے آخرت کو جانے والے واپس نہیں آتے

شرک کی حقیقت

آیات

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ ﴿٣١﴾ (یونس: ۳۱)

"(میرے رسول!) ان سے پوچھو کون ہے جو تمھیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے؟ سننے اور دیکھنے کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اس دنیا کے نظام کی تدبیر کر رہا ہے؟ (تو ان سوالوں کے جواب میں فوراً) بول اٹھیں گے کہ "اللہ" پس کہہ دو پھر تم (شرک سے) کیوں نہیں بچتے؟"

وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ۚ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٥﴾ (لقمان: ۲۵)

"(اے نبی!) آپ ان سے اگر پوچھیں کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو یہ ضرور کہیں گے کہ "اللہ تعالیٰ" نے۔ کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰه (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں) مگر ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔"

أَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا

نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَآ إِلَى ٱللَّهِ زُلْفَىٰٓ إِنَّ ٱللَّهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِى مَا هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى مَنْ هُوَ كَـٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿٣﴾

(الزمر:۳)

’’خبردار! خالص اللہ کے لیے ہی عبادت ہونی چاہیے۔ وہ لوگ جنھوں نے اس کے علاوہ دوسروں کو مددگار بنا رکھا ہے (وہ اپنے اس شرک کی توجیہ یوں بیان کرتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک رسائی رکھتے ہوئے ہمیں اس کے قریب کر دیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان فیصلہ کرے گا جس بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور بہت بڑا کافر ہو۔‘‘

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِٱللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾ (یوسف:۱۰۶)

’’ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔‘‘

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَآءِىَ ٱلَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ ٱلَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ ٱلْقَوْلُ رَبَّنَا هَـٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَغْوَيْنَآ أَغْوَيْنَـٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۖ تَبَرَّأْنَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كَانُوٓا۟ إِيَّانَا يَعْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ٱدْعُوا۟ شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا۟ لَهُمْ وَرَأَوُا۟ ٱلْعَذَابَ ۚ لَوْ أَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَآ أَجَبْتُمُ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ ٱلْأَنۢبَآءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُونَ ﴿٦٦﴾ فَأَمَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا فَعَسَىٰٓ أَن يَكُونَ مِنَ ٱلْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا

يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَٰنَ ٱللَّهِ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ (القصص:٦٢-٦٨)

''جس دن اللہ تعالیٰ مشرکوں کو آواز دے کر کہے گا: ''وہ میرے شریک کہاں گئے جن کو تم (دنیا میں میرا شریک) سمجھتے تھے؟'' تو اس وقت وہ لوگ جن پر اللہ کا فیصلہ (ان کے دوزخی ہونے کا) برحق ہو چکا ہوگا، بول اٹھیں گے: ''اے ہمارے پروردگار! یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے گمراہ کیا (ہم ان کے معبود بنے)۔ ہم نے ان کو اس طرح گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ تھے۔ ہم تیرے سامنے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں، وہ ہم کو بالکل نہیں پوجتے تھے۔'' ان سے کہا جائے گا: ''اپنے شریکوں کو پکارو (کہ وہ تمھاری مدد کریں)۔'' تو وہ پکاریں گے۔ مگر وہ ان کو جواب تک نہ دیں گے۔ وہ اپنی آنکھوں سے عذاب دیکھ لیں گے اور کہیں گے: ''کاش! ہم راہ ہدایت پر ہوتے (یعنی توحید والے ہوتے)۔'' جس دن اللہ کافروں کو آواز دے گا اور پوچھے گا کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا، اس دن وہ سب باتیں بھول جائیں گے اور وہ ایک دوسرے سے پوچھ بھی نہیں سکیں گے۔ ہاں! البتہ جس شخص نے دنیا میں شرک سے توبہ کرلی، ایمان لے آیا اور ٹھیک کام کرنے لگ گیا، امید ہے کہ وہ کامیاب ہونے والوں میں ہوگا۔ تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر قسم کا اختیار رکھتا ہے (یا جس کو چاہتا ہے رسالت کے لیے چن لیتا ہے)۔ جبکہ بندوں کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ جن کو اس کا شریک بناتے ہیں اللہ ان سے پاک اور برتر ہے۔''

وَٱذْكُرْ فِى ٱلْكِتَٰبِ إِبْرَٰهِيمَ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَٰٓأَبَتِ

لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْـًٔا ﴿٤٢﴾ (مریم: ۴۱-۴۲)

''اور (اے پیغمبر!) کتاب (قرآن) میں ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ بھی کیجیے، بے شک وہ بڑا سچا نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ (آزر) سے کہا: ''ابا جی! آپ اس کو کیوں پوجتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے، نہ دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی تمھارے کسی کام آ سکتا ہے؟''

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَـٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَـٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَـٰنَكَ مَا يَكُونُ لِيٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّـٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِي بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾

(المائدۃ: ۱۱۶-۱۱۷)

''اور (اے پیغمبر! وہ وقت بھی یاد کریں کہ قیامت کے دن) جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) سے پوچھے گا: ''کیا تم نے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنالو؟'' عیسیٰ (علیہ السلام) کہیں گے: ''میری کہاں مجال کہ میں وہ بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق ہی نہیں۔ اگر میں نے کہی ہے تو تو میرے دل کی باتیں بھی جانتا ہے، جبکہ میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔ میں نے انھیں وہی بات کہی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے۔ جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا حال دیکھتا رہا، جب تو نے مجھے فوت کرلیا پھر تو ان کا نگہبان تھا

اور ویسے تو تو ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔''

فَإِذَا رَكِبُوا۟ فِى ٱلْفُلْكِ دَعَوُا۟ ٱللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ ٱلدِّينَ فَلَمَّا نَجَّىٰهُمْ إِلَى ٱلْبَرِّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ ﴿٦٥﴾ (العنکبوت:٦٥)

''جب یہ مشرک کسی کشتی (وغیرہ) میں سوار ہوتے ہیں (اور وہاں ان کو کوئی طوفان وغیرہ آ گھیرے) تو اس وقت وہ اللہ ہی کو پکارتے ہیں، پھر خالص اس کی عبادت کرنے والے بن جاتے ہیں۔ پھر جب اللہ ان کو بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔''

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْـًٔا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ﴿١٩١﴾ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَآ أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٢﴾ (الاعراف:۱۹۱-۱۹۲)

''کیا یہ لوگ ان کو اللہ کا شریک بناتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ خود اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ نہ وہ شرک کرنے والوں کی مدد کر سکتے ہیں اور نہ وہ اپنی مدد کرنے پر قادر ہیں۔''

أَمْ لَهُمْ شُرَكَٰٓؤُا۟ شَرَعُوا۟ لَهُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنۢ بِهِ ٱللَّهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ ٱلْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ وَإِنَّ ٱلظَّٰلِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢١﴾ (الشوریٰ:۲۱)

''کیا ان مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی شریک بنا رکھے ہیں جو انھیں دین کا ایسا راستہ بتاتے ہیں جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا؟ اگر فیصلہ کرنے والی بات نہ ہوتی (کہ میں ان کا قیامت کو فیصلہ کردوں گا) تو کب کا فیصلہ ان کے درمیان ہو چکا ہوتا اور بلاشبہ ظالموں کے لیے درد ناک عذاب

ہے۔"

قُلْ أَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ ٱلَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا۟ مِنَ ٱلْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ إِن يَعِدُ ٱلظَّٰلِمُونَ بَعْضُهُم بَعْضًا إِلَّا غُرُورًا ﴿٤٠﴾ (فاطر: ٤٠)

"(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ کیا تم نے اپنے ان شریکوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو؟ مجھے دکھاؤ تو سہی انھوں نے زمین کی کون سی چیز بنائی ہے؟ یا کہ ان کی آسمانوں میں اللہ کے ساتھ حصہ داری ہے۔ (شرک کا معنی حصہ داری اور پارٹنر شپ ہے) یا ہم نے انھیں کوئی ایسی کتاب دی ہے جس کی وجہ سے وہ ایک واضح دلیل پر ہوں؟ (یعنی کوئی ایسی کتاب ہم نے ان کو دی ہے جس میں شرک کرنے کی تعلیم یا اجازت دی گئی ہو) بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ظالم ایک دوسرے کو دھوکے پر مبنی وعدے دیتے ہیں۔"

قُلِ ٱدْعُوا۟ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِن شِرْكٍ وَمَا لَهُۥ مِنْهُم مِّن ظَهِيرٍ ﴿٢٢﴾ (سبا: ٢٢)

"(اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجیے کہ جن کو تم اللہ کے علاوہ (کچھ کر سکنے والا داتا، غوث، دستگیر، گنج بخش، قطب، قطب الاقطاب) سمجھتے ہو ان کو پکار کر دیکھ لو۔ ان کو تو ایک ذرے پر بھی اختیار نہیں۔ نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں (کہیں بھی ان کی نہیں چلتی)۔ نہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں ان کی کوئی شراکت (پارٹنر شپ) ہے، نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے۔"

احادیث

① عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ: « لَوْكَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِيْ فِيْ هٰؤُلَآءِ النَّتْنٰى لَتَرَكْتُهُمْ لَهٗ » [1]

''محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور ان بدبودار لوگوں کے بارے مجھ سے بات کرتا تو میں مطعم بن عدی کی وجہ سے ان کو رہا کر دیتا۔''

② عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ : لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! « وَيْلَكُمْ قَدٍ قَدٍ » فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهٗ، وَمَا مَلَكَ. يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. [2]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مشرک کہا کرتے تھے: ''اللہ تیری جناب میں ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں''۔ اس جملے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم پر افسوس ہے (انہی الفاظ پر) رک جاؤ، رک جاؤ۔'' مگر وہ ساتھ یہ بھی کہتے: ''مگر وہ جو تیرے ہی ماتحت ہے، جس کا تو ہی مالک ہے، وہ کسی چیز کا

---

[1] [بخاری، کتاب المغازی : باب شهود الملائكة بدرا (٤٠٢٤)]

[2] [مسلم، کتاب الحج: باب التلبية وصفتها ووقتها (١١٨٥)]

مالک نہیں۔'' مشرکین یہ کلمات اس وقت کہتے جب وہ بیت اللہ کا طواف کررہے ہوتے تھے۔''

③ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ (الانعام:٨٢) شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ؟ « فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيْسَ بِذَاكَ، اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى قَوْلِ لُقْمَانَ لِابْنِهِ : ﴿ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ » (لقمان:١٣) [1]

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔'' تو یہ بات صحابہ پر گراں گزری اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ! ہم میں سے کون ہے جس نے ایمان کی حالت میں کوئی نہ کوئی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا یہ مطلب نہیں، کیا تم نے جناب لقمان کا اپنے بیٹے کے متعلق فرمان نہیں سنا کہ ''بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔''

④ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: « اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ » قَالَ قُلْتُ لَهٗ : اِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ، قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ:

---

❶ [بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورة لقمان: باب قوله تعالٰی: ﴿ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾ (٤٧٧٦) ـ مسلم ، کتاب الایمان : باب صدق الایمان واخلاصه (١٢٤)]

« ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ » قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ ؟ قَالَ : « ثُمَّ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ »[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ''اللہ کے ہاں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کا کوئی شریک بنالے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کہا: ''یہ تو واقعی بہت بڑا گناہ ہے۔'' پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ''پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر یہ ہے کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کردے کہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔'' (یعنی تنگدستی کی وجہ سے اولاد کو قتل کرنے لگ جائے)۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ''پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر یہ ہے کہ تو اپنے ہمسائے کی عورت سے زنا کرے۔''

⑤ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: « اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟- ثَلَاثًا - اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ - اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ - » وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ .[2]

---

[1] [مسلم ، كتاب الإيمان : باب بيان كون الشرك اقبح الذنوب و بيان اعظمها بعده (٨٦) ـ بخاری ، كتاب التفسير، تفسير سورة البقرة: باب قوله تعالى ﴿ فَلَاتَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (٤٤٧٧)]

[2] [مسلم، كتاب الايمان: باب الكبائر واكبرها (٨٧) ـ بخاری، كتاب الشهادات : باب ما قيل فى شهادة الزور و كتمان الشهادة (٢٦٥٤)]

''عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ صحابی رسول سیدنا ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے تین دفعہ فرمایا: ''کیا میں تمھیں یہ نہ بتاؤں کہ بڑے گناہوں میں سے زیادہ بڑا گناہ کون سا ہے؟'' یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا: ''اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا۔'' آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے کہ آپ سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور بار بار اس فقرے کو دہراتے رہے۔ یہاں تک کہ ہم نے (دل میں) کہا: ''کاش! آپ اب خاموش ہو جائیں۔''

⑥ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اِجْتَنِبُوْا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ » قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: « الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ اَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَ قَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ »[1]

''سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سات ایسی چیزوں سے بچو جو ایمان کو تباہ کردینے والی ہیں۔'' آپ سے پوچھا گیا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم!) وہ کون سی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(۱) اللہ کے ساتھ شریک بنانا، (۲) جادو کرنا، (۳) اس جان کو قتل کرنا جس کو قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے، مگر حق کے ساتھ، (۴) یتیم کا مال کھانا، (۵) سود کھانا،

---

❶ [مسلم، کتاب الایمان: باب الکبائر و اکبرھا (۸۹) ـ بخاری، کتاب الوصایا: باب قول اللّٰہ تعالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا ...... الخ ﴾ (۲۷۶۶)]

(٦) کافروں کے ساتھ لڑائی کے دن پیٹھ پھیرنا، (٧) پاکدامن، ایمان دار، بھولی بھالی، بدکاری سے ناواقف عورتوں پر تہمت لگانا۔''

⑦ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ: « اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّہٗ، مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ » قُلْتُ: وَ اِنْ زَنٰی وَ اِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : « وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ »[1]

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے یہ خوشخبری دی کہ جو آپ کی امت میں سے اس حالت میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا تو وہ (ضرور بالضرور) جنت میں داخل ہوگا۔'' (سیدنا ابی ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔''

❀❀❀❀❀❀

---

❶ [مسلم، کتاب الایمان: باب الدلیل علی ان من مات لا یشرك باللّٰہ شیئًا دخل الجنة (٩٤) ۔ بخاری، کتاب الجنائز: باب فی الجنائز ومن کان آخر کلامه ''لا الٰه الّا اللّٰه'' (١٢٣٧)]

شرک سے بچنے کا حکم

آیات

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٦﴾ (النحل: ٣٦)

''اور ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔ تو (پیغمبروں کے سمجھانے پر) کسی کو اللہ نے سیدھی راہ پر چلا دیا اور بعض ایسے بھی تھے جن پر گمراہی کا ٹھپا لگ گیا، تو (اے کافرو!) زمین پر چلو پھرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا؟''

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ ﴿٣٥﴾ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣٦﴾ (ابراهیم: ٣٥-٣٦)

''جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میرے رب! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا۔ میرے اللہ! ان بتوں نے اکثر لوگوں کو گمراہی میں

ڈالا ہے، لہٰذا جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۗ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ ۖ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٤﴾ (الانعام: ١٤)

"(اے نبی!) کہہ دو! کیا میں اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا کارساز بنالوں؟ جو آسمان و زمین کا خالق ہے، جو سب کو کھلاتا ہے اور اسے کوئی نہیں کھلاتا۔ کہہ دو! مجھے تو یہی حکم دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے میں اسی کے حضور سر تسلیم خم کردوں اور (اے نبی!) تو مشرکوں میں سے مت ہو۔"

ذَٰلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللَّهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ عِنْدَ رَبِّهِ ۗ وَأُحِلَّتْ لَكُمُ الْأَنْعَامُ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ ۖ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴿٣١﴾

(الحج: ٣٠-٣١)

"یہ ہمارا حکم ہے۔ اور جو کوئی قابل احترام چیزوں کا احترام کرے گا تو یہ اس کے رب کے ہاں اس کے لیے بہتر ہوگا۔ تمھارے لیے چوپائے حلال کردیے گئے ہیں، سوائے ان کے جن کے بارے تلاوت تم پر کردی گئی ہے (کہ یہ حرام ہیں مثلاً سور، مردار وغیرہ)۔ (اے مسلمانو!) بتوں کی گندگی سے بچے رہو،

جھوٹی باتوں سے پرہیز کرو، اللہ کے لیے (معبودان باطلہ سے) الگ تھلگ ہو جاؤ، اس کے ساتھ شرک کرنے والے نہ بنو۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے اس کی مثال ایسے ہے جیسے وہ آسمان سے گر پڑا۔ اب اسے پرندے نوچ کھائیں یا آندھی اس کو لے جا کر کہیں دور دراز جگہ پھینک دے۔''

احادیث

① عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ، فَقُلْتُ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهٗ، قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنِّی اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ، فَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَحَقُّ اَنْ نَسْجُدَ لَكَ. قَالَ : « اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَ كُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ؟ » قُلْتُ: لَا، فَقَالَ : « لَا تَفْعَلُوْا، لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ » ①

''سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ''حیرہ'' سے آیا اور میں نے اہل حیرہ کو دیکھا کہ وہ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے (وہاں اپنے دل میں) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ حقدار ہیں کہ انھیں سجدہ کیا جائے۔ سیدنا قیس فرماتے ہیں کہ میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا: ''میں حیرہ

---

❶ [ابوداوٗد، کتاب النکاح: باب فی حق الزوج علي المرأة (۲۱۴۰) قال الالبانی ''حدیث صحیح دون جملة القبر'' انظر صحیح ابی داوٗد : (۱۸۷۳)]

کے سفر سے واپس آ رہا ہوں، میں نے ان کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے بادشاہ کو سجدہ کرتے ہیں جبکہ آپ زیادہ حقدار ہیں کہ ہم آپ ﷺ کو سجدہ کریں۔'' تب آپ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے کہ اگر تیرا گزر میری قبر کے پاس سے ہو تو کیا اسے سجدہ کرے گا؟'' میں نے کہا: ''نہیں۔'' تو آپ نے فرمایا: ''ایسا کرنا بھی نا، (سنو!) اگر میں کسی کو کسی کے سجدے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اس بنیاد پر کہ اللہ نے مردوں کے عورتوں کے ذمہ حقوق بہت زیادہ رکھے ہیں۔'' (حدیث صحیح ہے سوائے قبر والی بات کے)

② عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهَ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! يَا سَيِّدَنَا وَ ابْنَ سَيِّدِنَا وَخَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « يَا اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِتَقْوَاكُمْ وَ لَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ وَاللّٰهِ ! مَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِيْ فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي اَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ »[1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: ''اے محمد ﷺ! اے ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! اے ہمارے بہترین آدمی اور ہمارے بہترین آدمی کے بیٹے!'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے تقویٰ کو لازم پکڑو، ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو

---

❶ [مسند احمد (۱۵۳/۳، ۲۴۱، ۲۴۹) ۔ سندہ صحیح، انظر: فتح الربانی (۲۱/۲۲) لاحمد عبدالرحمٰن البنّاء وسلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۵۷۲، ۱۰۹۷) ۔ البیهقی فی دلائل النبوة وابن حبان وعبد بن حمید فی ''المنتخب من المسند وضیاء المقدسی فی ''الاحادیث المختارة'' وابن مندة فی ''التوحید'' والبخاری فی ''التاریخ الصغیر'' ورواه النسائی ایضًا]

پھسلا دے۔ میں محمد بن عبد اللہ، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں پسند نہیں کرتا کہ تم مجھے اس مقام سے جو مجھے اللہ عزوجل نے عنایت فرمایا ہے، بڑھا دو۔“

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِی الْخَلَصَةِ » وَذُوْ الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِی كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِی الْجَاهِلِيَّةِ .①

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قبیلہ دوس کی عورتیں ”ذوالخلصہ“ پر سرین نہ مٹکاتی پھریں (یعنی طواف نہ کرتی پھریں)۔“ (یاد رہے) ذوالخلصہ دوس قبیلے کا ایک بت تھا جس کی لوگ زمانہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَكَلَّمَ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ فَقَالَ الرَّجُلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : مَا شَآءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اَجَعَلْتَنِیْ وَاللّٰهِ عَدْلًا ؟ لَا، بَلْ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ »②

---

① [بخاری ، کتاب الفتن: باب تغییرالزمان حتی تُعبد الاوثان، (۷۱۱٦)]

② [بیهقی فی السنن الکبرٰی ، کتاب الجمعة : باب مایکرَه من الکلام فی الخطبة، احمد فی المسند (۱/۲۱٤) ، سنده صحیح۔ قال احمد عبدالرحمٰن البنّاء (صاحب فتح الربانی) ”سنده جیّدٌ “ انظر فتح الربانی (۱/۳۸) لترتیب الامام احمد ابن حنبل الشیبانی القسم الاول قسم التوحید واصول الدین، وَکتاب التوحید: باب فی عظمة اللّٰه و کبریائه وقدرته۔ وانظر ایضًا فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر العسقلانی (۱۱/٥٤۰) ، کتاب الایمان والنذور : باب لا یقول ”مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئتَ “ وهل یقول ”اَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ “ ایضًا ابونعیم فی حلیة الاولیاء (٤/۹۹) وابن السنی فی ”عمل الیوم واللّیلة“]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کسی بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگا اور باتوں باتوں میں یہ کہہ بیٹھا ''جو اللہ اور آپ چاہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تو نے مجھے اللہ کے برابر بنا دیا؟ بلکہ ایسے کہو: ''جو اللہ اکیلا چاہے۔''

⑤ عَنْ اَبِیْ وَاقِدِ نِ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلٰی حُنَیْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِّلْمُشْرِكِیْنَ یُقَالُ لَهَا "ذَاتُ اَنْوَاطٍ" یُعَلِّقُوْنَ عَلَیْهَا اَسْلِحَتَهُمْ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ كَمَا لَهُم ذَاتُ اَنْوَاطٍ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ « سُبْحَانَ اللّٰهِ! هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسٰی: ﴿ اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ﴾ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ »[1]

''ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف نکلے تو ایک درخت کے پاس سے گزرے جو مشرکین کا تھا، اسے ''ذات انواط'' کہا جاتا تھا۔ وہ اس پر اپنے اسلحہ کو لٹکاتے تھے (اور اس کے پاس بیٹھنا باعث ثواب سمجھتے تھے)، جب صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے پاس سے گزرے تو (چند نئے مسلمان) آپ سے عرض کرنے لگے: ''اے اللہ کے رسول! جیسے ان کے لیے'' ذات انواط'' ہے ایسے ہی ہمارے لیے بھی ایک ''ذات انواط'' مقرر فرما دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سبحان اللہ! یہ تو تم نے ویسی ہی بات کہی ہے جیسی بنو اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی :

[1] [ترمذی، ابواب الفتن: باب لترکبن سنن من کان قبلکم (۲۱۸۰) ۔ سندہ صحیح۔ انظر صحیح سنن الترمذی (۲۱۸۰)، والمشکوۃ بتحقیق الالبانی (۵۴۰۸)]

''(اے موسیٰ!) ہمارے لیے بھی کوئی ایسا معبود بنادے جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔''

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم بھی اپنے سے پہلی قوموں کے طریقے پر چلو گے۔''

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « هَلْ كَانَ فِیْهَا وَثَنٌ مِّنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِیَّةِ یُعْبَدُ؟ » قَالُوْا: لَا، قَالَ: « فَهَلْ كَانَ فِیْهَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِهِمْ؟ » قَالُوْا: لَا، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اَوْفِ بِنَذْرِكَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا فِیْ مَا لَا یَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ » [1]

''سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے ''بوانہ'' کے مقام پر اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی۔ اس نے آپ کے پاس حاضر ہوکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں بوانہ جگہ پر اونٹ ذبح کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا جاہلیت کے بتوں میں سے وہاں کوئی بت پوجا جاتا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''نہیں۔'' پھر پوچھا: ''کیا وہاں مشرکوں کے میلوں میں سے کوئی میلا لگتا ہے۔'' صحابہ نے کہا: ''نہیں۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرلے، اس لیے کہ وہ نذر پوری کرنی درست نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور جو ابن آدم کے بس میں نہ ہو۔''

---

[1] [ابو داوٗد، کتاب الایمان والنذور: باب ما یؤمر به من وفاء النذر (۳۳۱۳) اسنادهٗ صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (۳۳۱۳) ۔ والمشکوۃ بتحقیق الالبانی (۳٤۳۷)]

⑦ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ ن الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: « هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ » قَالُوا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: « قَالَ: اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَ كَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوَاكِبِ، وَ اَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ.[1]

''سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز حدیبیہ مقام پر پڑھائی، اسی رات بارش بھی ہوئی تھی، تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''تم جانتے ہو تمھارے رب نے کیا فرمایا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''صبح میرے بندوں میں سے کچھ مؤمن ہوگئے اور کچھ کافر ہوگئے۔'' جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی اس نے مجھے مانا اور ستاروں (کے مؤثر ہونے) کا انکار کیا اور جس نے کہا کہ بارش فلاں ستارے کی وجہ (گردش) سے ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔''

⑧ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ

---

[1] [بخاری، ابواب الاستسقاء: باب قول اللّٰہ تعالٰی: ﴿وَ تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ﴾ (۱۰۳۸) ۔ مسلم، کتاب الایمان: باب بیان کفر من قال مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ (۷۱)]

وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوا وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا» ثُمَّ قَالَ : « يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا »[1]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت و حیات سے ان کو گرہن نہیں لگتا۔ لہٰذا جب تم گرہن دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اس کی عظمت بیان کرو، نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو۔ پھر فرمایا: ''اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت ! اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا غلام اور لونڈی زنا کرے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت! اگر تم وہ جان لو جو مجھے معلوم ہے تو تم تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔''

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْوَحْيُ فَقُدِّمَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُفْرَةٌ فَاَبٰى اَنْ يَّاكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: اِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰى اَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ اِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَاِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيْبُ عَلٰى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَ يَقُوْلُ : الشَّاةُ خَلَقَهَا اللّٰهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُوْنَهَا عَلٰى غَيْرِ اسْمِ اللّٰهِ ؟

[1] [بخاری، ابواب الکسوف: باب الصدقة فی الکسوف (۱۰۴۴) ـ مسلم، کتاب الکسوف باب صلوۃ الکسوف (۹۰۱)]

اِنْکَارًا لِذٰلِکَ وَ اِعْظَامًا لَهٗ .[1]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ نبی ﷺ زید بن عمرو بن نفیل سے'' بلدح'' (مکہ کی مغربی جانب ایک جگہ کا نام) میں ملے، ابھی تک نبی ﷺ پر وحی کا نزول شروع نہیں ہوا تھا۔ نبی ﷺ کے لیے جب کھانا لگایا گیا تو زید بن عمرو بن نفیل نے کھانے سے انکار کردیا، پھر زید بن عمرو بن نفیل نے کہا: ''میں تو اس کو ہرگز نہیں کھاؤں گا جس کو تم اپنے آستانوں پر ذبح کرتے ہو، میں تو صرف وہ کھاؤں گا جس کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے۔'' زید بن عمرو بن نفیل قریش پر (غیر اللہ کے نام پر ذبح کیے ہوئے) ان کے جانوروں کی وجہ سے تنقید کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے: ''بکری کو پیدا تو اللہ تعالیٰ نے کیا، اس کے لیے پانی آسمان سے اس نے نازل کیا (جس کو بکری پیتی ہے) اور اس کے لیے چارہ زمین سے اس نے اگایا (جس کو بکری کھاتی ہے) پھر تم اس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو؟'' ان مشرکوں کے عمل پر تنقید کرتے تھے اور اس عمل کو بہت بڑا گناہ خیال کیا کرتے تھے۔''

⑩ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا يَحْلِفُ وَالْكَعْبَةِ! فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ »[2]

''سعد بن عبیدہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ کعبہ

---

❶ [بخاری، کتاب مناقب الانصار : باب حدیث زید بن عمرو بن نفیل (۳۸۲۶)]

❷ [ابوداوٗد، کتاب الایمان والنذور: باب کراهية الحلف بالآباء (۳۲۵۱) اسنا صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (۳۲۵۱)]

کی قسم اٹھا رہا تھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: «الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَیْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّکُمْ تَتَکَلَّمُوْنَ فِیْهِ، فَمَنْ تَکَلَّمَ فِیْهِ فَلَا یَتَکَلَّمُ اِلَّا بِالْخَیْرِ» ①

”سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے سوائے اس کے کہ تم طواف میں بات چیت کر لیتے ہو۔ لہٰذا جو کوئی طواف میں بات کرے تو وہ اچھی بات ہی کرے۔“

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهٗ، فَقَالَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ ۔ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . ②

”عابس بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو بوسہ دیا۔ پھر آپ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا: ”میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع، اگر میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔“

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ

① [ترمذی، ابواب الحج: باب ماجاء فی الکلام فی الطواف (۹۶۰) سندہ صحیح۔ انظر صحیح الترمذی (۹۶۰)]

② [بخاری، کتاب الحج : باب ما ذکر فی الحجر الاسود (۱۵۹۷) ۔ مسلم ، کتاب الحج : باب استحباب تقبیل الحجر الاسود فی الطواف (۱۲۷۰)]

عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يُؤَذِّنُوْنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ : لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ . ①

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس حج سے کچھ دیر پہلے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امیر حج بنایا تھا، ایک ایسی جماعت میں قربانی کے دن یہ حکم دے کر بھیجا جو جماعت لوگوں میں یہ اعلان کر رہی تھی: ''خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کعبہ کا برہنہ ہو کر کوئی طواف کرے۔''

(14) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: « اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرِبَ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَأَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهِمْ، وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِ اَهْلِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ » ②

---

❶ [مسلم ، كتاب الحج : باب لايحج البيت مشرك ولا يطوف بالبيت عريان (١٣٤٧) ـ بخاری ، كتاب الحج : باب لايطوف بالبيت عريان ولايحج مشرك، (١٦٢٢)]

❷ [شافعی فی المسند (١/٣٥٥) (٩٩١٦ ـ انظر مسند الشافعی بترتيب المحدث البارع محمد عابد السندی علی الابواب الفقهيّة حديث صحيح ـ قال الهيثمی "رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله رجال الصحيح" انظر مجمع الزوائد (٣ / ٢٥٥) مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح ، كتاب المناسك: باب الدفع من عرفة والمزدلفة، الفصل الثانی، وتنقيح الرُّواة فی تخريج احاديث المشكوة، وروی هذا الحديث الشافعی مرسلا عن محمد بن قيس بن مخرمة لانه من التابعين ولم يسمع من النبی ﷺ ولكن وصله الحاكم والبيهقی والطبرانی عن مسور بن مخرمة رضی الله عنه وهو من الصّحابة ـ البيهقی فی "السنن الكبرٰی (٥/١٢٥) " ، كتاب الحج : باب الدفع من المزدلفة قبل طلوع الشمس، رواه ابن ابی شيبة ايضا]

''سیدنا محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ نے اس خطبہ میں فرمایا: ''اہل جاہلیت (مشرکین مکہ) مناسک حج ادا کرتے ہوئے عرفات سے غروب آفتاب سے پہلے ہی واپس آجایا کرتے تھے، جب سورج اس حال میں ہوتا گویا کہ وہ آدمیوں کے چہروں پر پگڑیاں ہیں۔ جبکہ مزدلفہ سے طلوع آفتاب کے بعد واپس آتے، جس وقت سورج ایسے ہوجاتا ہے کہ جیسے وہ آدمیوں کے چہروں پر پگڑیاں ہوں (یعنی گول مٹول ہوکر سروں پر بلند ہو جاتا)۔ جہاں تک ہمارا معاملہ ہے ہم عرفات سے واپس اس وقت تک نہیں آتے جب تک سورج غروب نہ ہوجائے اور طلوع آفتاب سے پہلے ہی مزدلفہ سے چل پڑتے ہیں۔ (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ہماری شریعت (سیرت، کردار اور طریق کار) اہل اوثان (بتوں کے پجاریوں) اور اہل شرک کی شریعت کے مخالف ہے۔''

⑮ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِیَ غَيْرِیْ تَرَكْتُهٗ وَ شِرْكَهٗ» [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میں شرک سے متعلق تمام شریکوں سے بے پروا ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا کہ اس عمل میں میرے ساتھ دوسروں کو شریک کرلیا تو میں اس شرک کرنے والے شخص کو چھوڑ دیتا ہوں اور اس کے شرک کو بھی۔''

⑯ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

---

[1] [مسلم، کتاب الزهد : باب تحريم الرياء (٢٩٨٥)]

سَلَّمَ : « اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَ اِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ » ①

''سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے وصیت فرمائی: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا، اگرچہ تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں اور تجھے جلا دیا جائے، فرض نماز کو عمداً نہ چھوڑنا، اس لیے کہ جو اس کو جان بوجھ کر چھوڑ دے گا اس سے (اللہ) کا ذمہ ختم ہو جائے گا اور شراب نہ پینا، اس لیے کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''

⑰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: « تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ » قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَ لَا اَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ : « مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا » ②

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا

---

① [ابن ماجه، ابواب الفتن : باب الصبر علي البلاء (٤٠٣٤) ـ حديث صحيح لشواهده، انظر صحيح ابن ماجه (٣٢٧٥) ـ المشكوة بتحقيق الالباني (٥٨٠)]

② [مسلم، كتاب الايمان: باب بيان الايمان الذى يدخل به الجنة (١٤) ـ بخارى، كتاب الزكوة : باب وجوب الزكوة (١٣٩٧)]

اور آ کر کہنے لگا: ''یا رسول اللہ (ﷺ) ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میں کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں؟'' آپ نے فرمایا: ''تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ بنا، فرض نماز قائم کر، فرض زکوٰۃ ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، وہ کہنے لگا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس پر اضافہ کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا۔'' جب اس نے پیٹھ پھیری تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کا دل چاہتا ہے کہ کسی جنتی کو دیکھے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

⑱ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ اِلَّا مُؤَخِّرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: « يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ! » قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ سَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: « يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! » قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ سَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: « يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! » قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ سَعْدَيْكَ، قَالَ: « هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ » قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: « فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا » ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: « يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! » قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: « هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ؟ » قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: « اَنْ لَّا يُعَذِّبَهُمْ »[1]

''سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے

---

[1] [مسلم، كتاب الايمان: باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا (٩٣٠ ـ بخاری، کتاب الجهاد: باب اسم الفرس والحمار (٢٨٥٦)]

سواری پر بیٹھا ہوا تھا، میرے اور آپ کے درمیان اونٹ کے پلان کی پچھلی لکڑی کے سوا کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے کہا: ''جی! اللہ کے رسول! میں دل وجان سے حاضر ہوں۔'' (آپ پھر خاموش ہوگئے) تھوڑی دیر آپ چلے اور (دوبارہ) مخاطب کر کے کہا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا: جی! یا رسول اللہ! میں دل و جان سے حاضر ہوں۔'' (مگر آپ پھر خاموش ہوگئے) پھر تھوڑی دیر چلے اور (سہ بارہ) مخاطب کر کے فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے پھر عرض کیا: ''جی! یارسول اللہ! میں دل وجان سے حاضر ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے پتا ہے کہ اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے؟'' سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر آپ تھوڑی دیر چلے اور فرمایا: ''اے معاذ بن جبل!'' میں نے عرض کیا: ''جی! یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''تجھے پتا ہے کہ اگر بندے یہ کام کرلیں تو بندوں کا حق اللہ کے ذمہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''اللہ کے ذمہ بندوں کا یہ حق ہے کہ وہ ان کو عذاب نہ دے۔''

(19) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ ـ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ وَ حَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ: « بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ، فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ

عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِن ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَ مَن اَصَابَ مِن ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ » فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ . [1]

''سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے..... وہ غزوۂ بدر میں حاضر ہوئے اور وہ بیعت عقبہ کی رات بیعت کرنے والے نقیبوں میں سے ایک تھے..... وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آس پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم شرک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اپنے پاس سے گھڑ کر کوئی بہتان نہیں لاؤ گے اور کسی بھی بھلی بات میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جس نے اس بیعت کے عہد کو پورا کیا اس کا تو اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جس نے ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کر لیا اور اس کو دنیا میں اس کی سزا مل گئی، تو وہی سزا اس جرم کا کفارہ ہوگی۔ اگر کسی نے ان گناہوں میں سے کسی کا ارتکاب کیا، پھر اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا، پس اس کا معاملہ اب اللہ کے ذمہ ہے، اگر چاہے گا تو سزا دے گا اگر چاہے گا تو معاف کر دے گا۔ تو ہم (سب) نے اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔''

❀❀❀❀❀❀

[1] بخاری، کتاب الایمان: باب حلاوۃ الایمان (۱۸) ۔ مسلم، کتاب الحدود: باب الحدود کفارات لاهلها (۱۷۰۹)

مشرک اور منافق کے لیے بخشش نہیں

آیات

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۖ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ ﴿٧٢﴾ (المائدۃ: ۷۲)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔ حالانکہ مسیح نے کہا تھا: ''اے بنی اسرائیل! اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے۔'' جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس پر جنت حرام کردی گئی ہے، اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ﴿٨٣﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٨٤﴾ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿٨٥﴾ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا

فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٨٦﴾ وَمِنْ آبَائِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَإِخْوَانِهِمْ وَاجْتَبَيْنَاهُمْ وَهَدَيْنَاهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٨٧﴾ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾ (الانعام:۸۳-۸۸)

''یہ تھی ہماری وہ حجیت (توحید) جو ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا کی۔ ہم جسے چاہتے ہیں بلند مرتبے عطا کرتے ہیں۔ بے شک تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ پھر ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اسحاق اور یعقوب (علیہما السلام) جیسی اولاد عطا فرمائی اور ہر ایک کو سیدھی راہ دکھائی اور اس سے پہلے نوح کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اسی (ابراہیم) کی نسل سے ہم نے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت بخشی)۔ ہم نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلا اسی طرح دیتے ہیں۔ (اسی کی اولاد سے) زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس کو (راہ یاب کیا)۔ ان میں سے ہر ایک صالح تھا۔ (اسی خاندان سے) اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو (راستہ دکھایا)۔ ان میں سے ہر ایک کو ہم نے تمام دنیا والوں پر فوقیت عطا کی۔ نیز ان کے آباؤاجداد، ان کی اولاد اور ان کے بھائی بندوں میں سے (اکثر) کو ہم نے (ہدایت سے) نوازا، انھیں چن لیا اور سیدھے راستے کی طرف ان کی راہ نمائی کی۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں میں سے جس کی چاہتا ہے راہ نمائی کرتا ہے۔ اگر ان لوگوں نے بھی شرک کیا ہوتا تو ان سب کے تمام (نیک) اعمال ضائع ہو جاتے۔''

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ

وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾ (الزمر: ٦٥)

''(اے رسول!) تمھاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی آ چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا (ہر نیک) عمل ضائع ہو جائے گا اور البتہ ضرور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔''

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىٓ إِبْرَٰهِيمَ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا۟ لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَٰٓؤُا۟ مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَىْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٤﴾ (الممتحنة: ٤)

''تمھارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی زندگیاں بہترین نمونہ ہیں، جب انھوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا: ''ہم تم سے اور تمھارے ان معبودوں سے، جن کو تم اللہ کے علاوہ پوجتے ہو، قطعی بے زار ہیں۔ ہم (تمھارے شرکیہ دین کو) نہیں مانتے، ہمارے اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض کی بنیاد پڑ گئی، یہاں تک کہ تم ایک اللہ سے وابستہ ہو جاؤ۔'' مگر اپنے باپ کے متعلق ابراہیم علیہ السلام کا یہ قول (اس سے مستثنیٰ ہے، یعنی وہ تمھارے لیے نمونہ نہیں) کہ ''میں آپ کے لیے بخشش کی درخواست ضرور کروں گا، البتہ اللہ سے آپ کے لیے کچھ حاصل کر لینا میرے بس میں نہیں ہے۔'' (معلوم ہوا جناب ابراہیم علیہ السلام اپنے مشرک باپ کی بخشش نہیں کروا سکیں گے، اس لیے کہ مشرک کی بخشش ہو سکتی ہی نہیں)۔ ہمارے رب! ہم نے تیرے ہی اوپر توکل کیا، تیری ہی طرف ہم نے رجوع کیا اور تیری ہی طرف

ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔"

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَن يَسْتَغْفِرُوا۟ لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا۟ أُو۟لِى قُرْبَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَٰبُ ٱلْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾ وَمَا كَانَ ٱسْتِغْفَارُ إِبْرَٰهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَن مَّوْعِدَةٍ وَعَدَهَآ إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُۥٓ أَنَّهُۥ عَدُوٌّ لِّلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ ۚ إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ لَأَوَّٰهٌ حَلِيمٌ ﴿١١٤﴾ (التوبة:١١٣-١١٤)

"نبی ﷺ اور ایمان والوں کے یہ لائق ہی نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں، اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ جبکہ ان پر یہ حقیقت بھی واضح ہوچکی ہے کہ وہ اہل جہنم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ کے متعلق جو دعائے مغفرت کی تھی تو وہ اس وعدے کی وجہ سے تھی جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا، مگر جب اس پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اس کا باپ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بے زار ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑا نرم دل اور بردبار تھا۔"

إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِۦ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ ۚ وَمَن يُشْرِكْ بِٱللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًۢا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ (النساء:١١٦)

"اللہ کے ہاں بس شرک ہی کی بخشش نہیں ہے، اس کے علاوہ جس کے لیے جس گناہ کو چاہے گا معاف کر دے گا۔ (اس لیے کہ) جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔"

ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن

يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ﴿٨٠﴾ (التوبة: ٨٠)

''(اے نبی!) تم ایسے لوگوں کے لیے مغفرت کی درخواست کرو یا نہ کرو (بات یہ ہے کہ) اگرتم ستر (۷۰) مرتبہ بھی انھیں بخش دینے کی درخواست کرو گے تو اللہ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا۔ اس لیے کہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور اللہ فاسق لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا۔''

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٨٤﴾ (التوبة: ٨٤)

''آئندہ ان (منافقین) میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی تم ہرگز نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ فاسق تھے۔''

احادیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ « یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ آزَرَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ : اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِیْ؟ فَیَقُوْلُ لَهٗ: فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ، فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ: یَا رَبِّ! اِنَّكَ وَعَدْتَّنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ، فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ ؟ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی : اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ، ثُمَّ یُقَالُ: یَا اِبْرَاهِیْمُ! مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ؟ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ

مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ»[1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے قیامت کے دن ملاقات کریں گے۔ آزر کے چہرے پر سیاہی اور گرد و غبار ہوگا۔ اس سے جناب ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: ''کیا میں نے (دنیا میں) آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کریں؟ وہ آپ سے کہے گا: ''آج کے دن آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: ''اے میرے پروردگار! بلاشبہ تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں اس دن تجھے رسوا نہیں کروں گا جس دن تمام لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا، تو تیری رحمت سے دور (یعنی محروم) میرے باپ کی رسوائی سے بڑی رسوائی کیا ہوسکتی ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''بلاشبہ میں نے جنت کو کافروں پر حرام کردیا ہے۔'' پھر ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا: ''اے ابراہیم! تیرے پاؤں کے نیچے کیا ہے؟'' وہ دیکھیں گے تو یکایک وہاں ایک بجو دکھائی دے گا جو غلاظت میں لتھڑا ہوگا، اس کو اس کے ٹانگوں سے پکڑا جائے گا اور (دوزخ کی) آگ میں پھینک دیا جائے گا۔'' (اعاذنا اللہ منہ)

② عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: « قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَ رَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا

---

[1] [بخاری ، کتاب الانبیاء: باب قول اللّٰه تعالٰی ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾ (۳۳۵۰)]

أُبَالِیْ. یَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً ‌» [1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے: ''اللہ تبارک و تعالیٰ نے کہا ہے: ''اے ابن آدم! بلاشبہ تو مجھے جب بھی پکارے گا اور مجھ سے امید لگائے گا تو تو جتنے بھی گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوگا، میں وہ تیرے گناہ معاف کردوں گا اور مجھے کوئی پروا بھی نہیں ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش کی درخواست کرے تو میں تیری مغفرت کردوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! میں اس بات کی بھی کوئی پروا نہیں کرتا کہ تو گناہوں سے بھری ہوئی زمین لے کر مجھ سے ملاقات کرے اس حال میں کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھری بخشش لے کر آؤں گا۔''

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ انْتُهِیَ بِهٖ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی وَ هِیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ اِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَیُقْبَضُ مِنْهَا وَ اِلَیْهَا یَنْتَهِیْ مَا یُهْبَطُ بِهٖ مِنْ فَوْقِهَا فَیُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: ﴿ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ﴾ (النَّجم: ١٦) قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَأُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ثَلَاثًا: اُعْطِیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ اُعْطِیَ خَوَاتِیْمَ

---

[1] [ترمذی، ابواب الدعوات: باب ماجاء فی فضل التوبة والاستغفار وما ذکر من رحمة اللّٰه لعباده، باب منه (٣٥٤٠) ۔ سنده صحیح ۔ انظر صحیح الترمذی (٣٥٤٠) ۔ المشکوة التحقیق الثانی من الشیخ الالبانی (٢٣٣٦) ۔ الصحیحة (١٢٧، ١٢٨)]

سُوۡرَةِ الۡبَقَرَةِ وَ غُفِرَ ۔ لِمَن لَّمۡ یُشۡرِكۡ بِاللّٰهِ مِنۡ اُمَّتِهٖ شَیۡئًا ۔ الۡمُقۡحِمَاتُ.[1]

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرایا گیا تو آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے۔ زمین سے جو بھی چیز اوپر جاتی ہے وہ وہاں تک پہنچتی ہے تو پھر پکڑ لی جاتی ہے (یعنی دوسرے فرشتے پکڑ لیتے ہیں) اسی طرح اوپر سے جو چیز بھی اترتی ہے وہ وہاں تک پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے کہ وہ بھی پکڑ لی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''جب ڈھانپ رہا تھا بیری کو جو کچھ ڈھانپ رہا تھا۔'' سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''وہ سونے کے پتنگے تھے۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''وہاں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین تحفے عطا کیے گئے:

(۱) پانچ نمازیں، (۲) سورۃ البقرہ کی آخری (دو) آیات، (۳) (یہ خوشخبری کہ) اس شخص کے تمام تباہ کردینے والے (کبیرہ) گناہوں کو معاف کردیا جائے گا، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہوگا۔''

④ عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ سَلَّمَ: « اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَغۡفِرُ لِعَبۡدِهٖ مَا لَمۡ یَقَعِ الۡحِجَابُ » قِیۡلَ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ! وَمَا الۡحِجَابُ ؟ قَالَ: « اَنۡ تَمُوۡتَ النَّفۡسُ وَهِیَ مُشۡرِكَةٌ »[2]

---

[1] [مسلم، کتاب الایمان: باب فی ذکر سدرة المنتهٰی (۱۷۳)]

[2] [مسند احمد (۱۷٤/۵) ۔ مستدرك حاکم، کتاب التوبة والانابة (۷٦٦۰) ۔ حدیث صحیح۔ قال الحاکم "هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه" وقال الحافظ الذهبی فی التلخیص "صحیح"۔ انظر المستدرك علی الصحیحین (۲۸٦/٤) (۷٦٦) بتحقیق مصطفٰی عبدالقادر عطاء۔ وانظر فتح الربانی (۳۳۹/۱۹) لترتیب مسند الامام احمد ابن حنبل الشیبانی، القسم الخامس من الکتاب قسم الترهیب، کتاب التوبة: باب ما جاء فی حد الوقت الذی تقبل فیه التوبة، بتحقیق احمد عبدالرحمان البناء۔ انظر ایضًا مرعاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح ، کتاب الدّعوات: باب الاستغفار والتوبة]

''سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ضرور معاف فرمادیں گے جب تک کہ پردہ حائل نہ ہو۔'' صحابہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! پردہ کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''انسان اس حال میں مرے کہ شرک کرنے والا ہو۔''

عَنْ اَبِیْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ الْاَنْصَارِیِّ وَ کَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ نَادٰی مُنَادٍ: مَنْ کَانَ اَشْرَكَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَهُ، مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْكِ » [1]

''سیدنا ابو سعد بن ابی فضالہ رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ قیامت کے دن، جس کے واقع ہونے میں کوئی شک نہیں، پہلوں اور پچھلوں کو جمع کرے گا تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ''جس نے اپنے کسی ایسے عمل کو جسے اس نے اللہ کے لیے کیا مگر اس میں کسی اور کو شریک کرلیا تھا تو اسے چاہیے کہ اپنے اس عمل کا ثواب بھی غیر اللہ سے مانگے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے متعلق تمام شریکوں سے بے پروا ہے۔''

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ اَبَا جَهْلٍ وَّ عَبْدَ

---

[1] [ابن ماجه: ابواب الزهد: باب الرياء والسمعة (٤٢٠٣) ترمذی، ابواب تفسير القرآن : باب سورة الكهف (٣١٥٤) سنده صحيح۔ انظر: صحيح ابن ماجه (٣٤٠٧) وصحيح الترمذی (٣١٥٤) ۔ والمشكوة بتحقيق الالبانی (٥٣١٨)]

اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اُمَیَّةَ بْنِ مُغِیْرَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ :« یَا عَمِّ! قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، کَلِمَةً اَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ » فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ : یَا اَبَا طَالِبٍ! اَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَعْرِضُهَا عَلَیْهِ وَ یُعِیْدُ لَهٗ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتّٰی قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ آخِرَ مَا کَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَ اَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اَمَ وَاللّٰهِ! لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ » فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَ لَوْ کَانُوْا اُوْلِیْ قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ ﴾ (التوبة:۱۱۳) وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ : ﴿ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴾ (القصص:۵۶) [1]

''سعید بن میبّب کے والد سیدنا میبّب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب ابو طالب کی موت کا وقت آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے، اس کے پاس ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے چچا''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ '' کہہ دے، میں اس کلمہ کے ساتھ قیامت کے دن آپ (کے اسلام) کی گواہی دوں گا۔'' ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ کہنے لگے:

---

[1] [مسلم، کتاب الایمان: باب الدلیل علی صحة اسلام من حضره الموت ما لم یشرع فی النزع......الخ (۲۴) ۔ بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورة القصص : باب ﴿ اِنَّكَ لَاتَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ﴾ (۴۷۷۲)]

''اے ابو طالب! کیا آپ عبدالمطلب کی ملت سے منہ موڑ کر جا رہے ہیں؟''
ادھر رسول اللہ ﷺ آپ پر کلمہ پیش کرتے رہے اور بار بار وہی بات لوٹاتے رہے، یہاں تک کہ بالآخر ابو طالب نے ان سے جو کلام کی وہ یہ تھی: ''وہ (یعنی ابو طالب) عبدالمطلب کی ملت پر (مر رہا) ہے'' اور اس نے ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں تیرے لیے ضرور بخشش طلب کروں گا، جب تک مجھے تیری مغفرت مانگنے سے روک نہ دیا گیا۔'' اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''نبی کے لیے اور مومنوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے مغفرت طلب کریں، اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، اس کے بعد کہ جب واضح بھی ہو جائے کہ وہ جہنمی ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے ابو طالب کے بارے یہ بھی وحی اتاری:

''(اے میرے پیغمبر!) جسے تو پسند کرے تو اس کو ہدایت سے نہیں نواز سکتا۔ اللہ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ وہی ہدایت یافتہ لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔''

⑦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَ اَبْکٰی مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: «اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ یُؤْذَنْ لِیْ وَ اسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ» [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی

[1] [مسلم، کتاب الجنائز: باب استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زیارة قبر امه (۹۷۶)]

تو آپ رو دیے اور آپ کے ساتھ جو صحابہ تھے وہ بھی رو دیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی مغفرت طلب کرنے کی اجازت چاہی مگر مجھے اجازت نہ ملی، پھر میں نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی تو مجھے اس کی اجازت مل گئی۔ پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو، وہ تم کو موت یاد کروا دیا کرے گی۔''

❀❀❀❀❀❀

مردے سن نہیں سکتے

آیات

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿١٩﴾ وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ ﴿٢٠﴾ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿٢١﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَن يَشَاءُ ۖ وَمَا أَنتَ بِمُسْمِعٍ مَّن فِي الْقُبُورِ ﴿٢٢﴾ (فاطر: ۱۹-۲۲)

''اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتا، نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں، نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہیں، نہ زندے اور مردے ایک جیسے ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ جسے چاہے سنا سکتا ہے، (لیکن میرے رسول!) تم ان لوگوں کو جو قبروں میں دفن ہیں، نہیں سنا سکتے۔''

فَإِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِينَ ﴿٥٢﴾ (الروم: ۵۲)

''(میرے رسول!) تم مردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ ان بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جو پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں۔''

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ﴿٥﴾ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ﴿٦﴾ (الاحقاف: ۵-۶)

''اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے؟ بلکہ وہ تو اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔ جب قیامت کے دن لوگ (حشر کے میدان میں) اکٹھے کیے جائیں گے تو (باطل) معبود اپنے عابدوں کے دشمن بن جائیں گے اور ان (پکارنے والوں) کی عبادت کا صاف انکار کر دیں گے۔''

إِنَّمَا يَسْتَجِيبُ ٱلَّذِينَ يَسْمَعُونَ وَٱلْمَوْتَىٰ يَبْعَثُهُمُ ٱللَّهُ ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ﴿٣٦﴾ (الانعام: ٣٦)

''بات صرف وہی لوگ کرتے ہیں جو سنتے ہیں۔ رہے مردے انھیں تو بس اللہ ہی زندہ کرے گا، پھر وہ اس کے پاس لوٹائے جائیں گے۔''

أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَآ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَآ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَآ أَمْ لَهُمْ ءَاذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا قُلِ ٱدْعُوا۟ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ (الاعراف: ١٩٥)

''کیا ان (مردوں) کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں؟ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ کہہ دیجیے! تم پکارو اپنے شریکوں کو پھر میرے اوپر اپنا داؤ چلاؤ اور مجھے بالکل مہلت نہ دو۔''

احادیث

① عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اسْتَأْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ

عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: « اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ » فَقَالَ سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ، وَ لَمْ یُسْمِعِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰی سَلَّمَ ثَلَاثًا وَ رَدَّ عَلَیْهِ سَعْدٌ ثَلَاثاً وَ لَمْ یُسْمِعْهُ، فَرَجَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِیْ اَنْتَ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِیْمَةً اِلَّا هِیَ بِاُذُنَیَّ وَلَقَدْ رَدَدْتُّ عَلَیْكَ وَ لَمْ اُسْمِعْكَ، اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَکْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَ مِنَ الْبَرَکَةِ، ثُمَّ دَخَلُوا الْبَیْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِیْبًا فَاَکَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: « اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ »[1]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور فرمایا: ''السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ'' سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ'' لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ سلام کہا اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے بھی تین مرتبہ جواب دیا مگر آپ کو سنایا نہیں۔ پھر جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے تو سعد رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے لپکے اور عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرا باپ آپ پر قربان ہو آپ نے جو بھی سلام کہا میں اپنے کانوں سے سنتا رہا ہوں اور آپ کو جواب بھی دیتا رہا ہوں۔ میں نے اس بات کو پسند کرتے

[1] [مسند احمد (۳/۱۳۸، ۴۲۱) البغوی فی شرح السنة، کتاب الاستئذان: باب الاستئذان بالسلام وان الاستئذان ثلاث، (۳۳۲۰) ۔ حدیث صحیح۔ انظر مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق الالبانی (۴۲۴۹) وشرح السنة بتحقیق زهیر الشاویش وشعیب الارناؤوط، المطبوع بمکتب الاسلامی (۱۲/۲۸۲)]

ہوئے آپ کو (اسلام کا جواب) نہیں سنایا کہ میں آپ کے سلام کی کثرت اور برکت حاصل کروں۔'' پھر اللہ کے رسول ﷺ (صحابہ کے ہمراہ) سعد رضی اللہ عنہ کے گھر داخل ہوئے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں خشک انگور پیش کیے تو آپ ﷺ نے تناول فرمائے۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کہا: ''(افطاری کا وقت تھا لہٰذا آپ نے پھر میزبان کے لیے یہ دعا پڑھی) نیک لوگوں نے آپ کا کھانا کھایا ہے، فرشتوں نے آپ پر رحمت کی دعا کی ہے، آپ کے ہاں روزہ داروں نے روزہ افطار کیا ہے۔'' (جب کوئی کسی کے ہاں روزہ افطار کرے تو میزان کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے)

② عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِاَرْبَعَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ اَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمُ الثَّالِثُ اَمَرَ بِرَاحِلَتِهٖ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهٗ اَصْحَابُهٗ وَ قَالُوْا: مَا نَرٰى يَنْطَلِقُ اِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِاَسْمَائِهِمْ وَ اَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: « يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ! اَيَسُرُّكُمْ اَنَّكُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَاِنَّا: ﴿ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ﴾ » (الاعراف:٤٤)

قَالَ فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ لَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ » قَالَ قَتَادَةُ: اَحْيَاهُمُ اللّٰهُ حَتّٰى اَسْمَعَهُمْ قَوْلَهٗ

تَوْبِيخًا وَّ تَصْغِيرًا وَّ نِقْمَةً وَّ حَسْرَةً وَّ نَدَمًا .[1]

”قتادہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں ہمیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا، وہ ابوطلحہ سے بیان کرتے ہیں کہ بلا شبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس (۲۴) قریش کے سرداروں کے بارے میں حکم دیا کہ انھیں کنویں میں پھینک دیا جائے۔ لہٰذا تعمیل ارشاد کے تحت انھیں بدر کے کنوؤں میں سے ایک خبیث اور گندے کنویں میں پھینک دیا گیا۔ آپ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی قوم پر فتح حاصل کرتے تو وہاں تین راتوں کا عرصہ قیام فرماتے۔ لہٰذا جب بدر میں تیسرا دن ہوا تو آپ نے حکم دیا کہ سواری لائی جائے، اس پر زین کسی جائے۔ پھر آپ چلے، آپ کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ وہ سمجھ گئے کہ آپ کسی ضروری کام کے لیے جا رہے ہیں۔ خیر چلتے چلتے آپ اس کنویں کے کنارے پر کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام لے لے کر آوازیں دینے لگے: ”اے فلاں بن فلاں! اے فلاں بن فلاں! کیا تمھیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے؟ بے شک ہم نے سچ پایا ہے جو ہم سے ہمارے رب نے وعدہ کیا تھا۔ کیا تم نے بھی سچ پایا ہے جو تم سے تمھارے رب نے وعدہ کیا تھا؟“

وہ (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ”اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ ایسے جسموں سے باتیں کر رہے ہیں جن میں روحیں نہیں ہیں؟“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! میں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم وہ ان سے زیادہ نہیں سن

[1] [بخاری، كتاب المغازی: باب قتل ابی جهل (۳۹۷٦) ـ مسلم ، كتاب الجنة وصفة نعيمها واَهلها: باب عَرض مقعد الميت من الجنة او النار عليه (۲۸۷۵)]

رہے۔"

قتادہ کہتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کردیا تھا یہاں تک کہ ان کو آپ ﷺ کی بات سنادی، ڈانٹنے کے لیے، ذلیل کرنے کے لیے، بدلا لینے کے لیے، افسوس دلانے کے لیے اور شرمندہ کرنے کے لیے۔"

③ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ تَرَكَ قَتْلٰى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ، فَقَالَ: « يَا اَبَا جَهْلَ بْنَ هِشَامٍ! يَا اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ! يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ، يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ! اَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيْ رَبِّيْ حَقًّا » فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ يَسْمَعُوْنَ وَاَنّٰى يُجِيْبُوْنَ وَقَدْ جِيْفُوْا؟ قَالَ: « وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلَا يَقْدِرُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا » ثُمَّ اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِيْ قَلِيْبِ بَدْرٍ [1]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین (قریش) کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا۔ پھر ان کے پاس آئے، ان پر کھڑے ہوئے اور انھیں یوں مخاطب ہوئے: "اے ابوجہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن شیبہ! اے شیبہ بن ربیعہ! تمھارے رب نے تم سے جو وعدہ کیا تھا، کیا تم نے اس کو برحق نہیں پایا؟ مجھ سے میرے پروردگار نے جو وعدہ کیا تھا میں نے تو برحق پایا ہے۔" جناب

❶ [مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها: باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار عليه واثبات عذاب القبر والتعوذ منه (٢٨٧٤)]

رسول ﷺ کی بات جب عمر رضی اللہ عنہ نے سنی تو کہنے لگے: ''یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیسے جواب دے سکتے ہیں؟ یہ تو مردار ہو کر بدبو دار ہو چکے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو میں کہہ رہا ہوں تم اس کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ البتہ یہ ہے کہ وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔'' پھر آپ نے ان کے بارے حکم فرمایا، انھیں گھسیٹ کر لایا گیا اور بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا۔''

❀❀❀❀❀❀

خانقاہیں اور قبریں

آیات

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾ (المائدۃ:۳)

’’تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ چیز جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر مشہور کر دی جائے، حرام کر دیے گئے ہیں۔ نیز وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو یا جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو............سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا............اور وہ جو کسی خانقاہ پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی تمھارے لیے نا جائز ہے کہ پانسوں (تیروں) کے ذریعے سے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب (افعال) فسق ہیں۔ آج کافروں کو تمھارے دین کی طرف سے مکمل مایوسی ہو چکی ہے۔ لہٰذا تم ان

سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے۔ تمھارے لیے دین (مذہب اور ملت) اسلام کو پسند کرلیا ہے۔ پس جو کوئی بھوک کی وجہ سے لاچار ہو جائے، البتہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو، تو اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِنَّمَا ٱلْخَمْرُ وَٱلْمَيْسِرُ وَٱلْأَنصَابُ وَٱلْأَزْلَٰمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ ٱلشَّيْطَٰنِ فَٱجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٩٠﴾ (المائدة: ٩٠)

''اے ایمان والو! یہ شراب، جوا، آستانے اور پانسے یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم کامرانی حاصل کرو۔''

وَكَذَٰلِكَ أَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوٓاْ أَنَّ وَعْدَ ٱللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ ٱلسَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَآ إِذْ يَتَنَٰزَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ فَقَالُواْ ٱبْنُواْ عَلَيْهِم بُنْيَٰنًا رَّبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ قَالَ ٱلَّذِينَ غَلَبُواْ عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا ﴿٢١﴾ (الكهف: ٢١)

''اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو ان (اصحاب کہف) کی اطلاع دے دی، تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ جب کہ وہ (نصاریٰ) آپس میں اس بات پر جھگڑ رہے تھے کہ ان (کہف والوں) کے ساتھ کیا کیا جائے؟ کچھ لوگوں نے کہا (یادگار کے طور پر) ان پر ایک عمارت تعمیر کردو۔ ان کا رب ہی ان کے معاملے کو بہتر جانتا ہے، مگر جو لوگ ان کے معاملے پر غالب تھے انھوں نے کہا ہم تو ان پر ایک مسجد (عبادت گاہ) بنائیں گے۔ (یعنی اس واقعہ سے توحید اور فکر آخرت کا درس

لینے کی بجائے وہ اولیاء پرستی پر اتر آئے)۔"

وَأَنَّ ٱلْمَسَٰجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُواْ مَعَ ٱللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ (الجن:۱۸)

"درحقیقت مسجدیں اللہ کے لیے ہیں، لہٰذا ان میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔"

احادیث

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَنِيْسَةً رَاَتْهَا بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَاَتْ فِيْهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: «اُولٰئِكَ قَوْمٌ اِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الْعَبْدُ الصَّالِحُ اَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ» [1]

"ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں عیسائیوں کا ایک گرجا دیکھا۔ جسے "ماریہ" کہا جاتا تھا۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس میں جو تصاویر دیکھیں تھیں ان کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ ایک ایسی قوم تھی کہ ان میں سے نیک بندہ یا نیک آدمی مرجاتا تو یہ لوگ اس کی قبر کے پاس مسجد (عبادت گاہ) تعمیر کردیتے، پھر اس میں اس شخص

---

[1] بخاری، کتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة فی البیعة (٤٣٤) ـ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة: باب النهی عن بناء المساجد علٰی القبور (٥٢٨)

کی تصاویر لٹکا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں مخلوق میں سے بدترین لوگ ہیں۔"

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی »[1]

"سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین مساجد کے علاوہ کسی بھی مسجد کے لیے (ثواب کی نیت سے) سفر کا سامان نہ باندھا جائے:

(۱) مسجد حرام،

(۲) مسجد نبوی،

(۳) مسجد اقصیٰ۔"

③ عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ .[2]

ابوالہیاج اسدی فرماتے ہیں کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "کیا میں تجھے اس مشن پر روانہ نہ کروں جس پر مجھے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا؟ وہ مشن یہ ہے کہ کسی تصویر کو نہ چھوڑ مگر اسے مٹا دے اور کسی اونچی قبر کو نہ چھوڑ مگر اسے برابر کر دے۔"

---

❶ [بخاری، کتاب التہجد: باب فضل الصلوۃ فی مسجد مکة والمدینة (۱۱۸۹)، مسلم، کتاب الحج: بابفضل المساجد الثلاثة (۱۳۹۷)]

❷ [مسلم، کتاب الجنائز: باب الامر بتسویة القبر (۹۶۹)]

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰی جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّجْلِسَ عَلٰی قَبْرٍ » [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کوئی شخص کسی انگارے پر بیٹھے اور وہ انگارا اس کے کپڑوں کو جلا دے پھر اس کے بدن کو جا لگے تو یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی قبر کا مجاور بنے۔''

عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ قَیْسُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: قَالَ لِیْ جَرِیْرٌ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اَلَا تُرِیْحُنِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ؟ » وَ کَانَ بَیْتًا فِیْ خَثْعَمَ یُسَمّٰی کَعْبَةَ الْیَمَانِیَةِ قَالَ: فَانْطَلَقْتُ فِیْ خَمْسِیْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ اَحْمَسَ، وَکَانُوْا اَصْحَابَ خَیْلٍ، قَالَ: وَ کُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَی الْخَیْلِ، فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ اَصَابِعِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ: « اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا » فَانْطَلَقَ اِلَیْهَا فَکَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یُخْبِرُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِیْرٍ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا جِئْتُكَ حَتّٰی تَرَکْتُهَا کَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ: فَبَارَكَ فِیْ خَیْلِ اَحْمَسَ وَرِکَابِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ . [2]

''اسماعیل سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں مجھے قیس بن ابی حازم نے حدیث بیان

[1] [مسلم، کتاب الجنائز: باب النهی عن الجلوس علَی القبر والصلٰوة الیه (۹۷۱)]

[2] [بخاری، کتاب الجهاد والسیر: باب حرق الدور والنخیل (۳۰۲۰) ۔ مسلم، کتاب فضائل الصَّحابة: باب مِن فَضَائلِ جریر بن عبدالله رضی الله عنه (۲۴۷۶)]

کی، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے جریر نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے جریر! تو ''ذوالخلصہ'' کو گرا کر مجھے آرام نہیں پہنچائے گا؟'' ''ذوالخلصہ'' قبیلہ خثعم کا تعمیر کیا ہوا ایک بت خانہ تھا، جس کو وہ ''کعبہ یمانیہ'' (یمنی کعبہ) کہا کرتے تھے۔ سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی فرماتے ہیں کہ میں (اپنے) قبیلے بنو احمس کے ڈیڑھ سو (۱۵۰) سوار لے کر چل پڑا، وہ (ڈیڑھ سو سوار) بڑے مایہ ناز شہسوار تھے۔ (جبکہ) میں گھوڑے پر صحیح طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا، مجھے گرنے کا خطرہ رہتا تھا، تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ اس قدر زور سے مارا کہ میں نے آپ کی انگلیوں کا نشان اپنے سینے پر دیکھا اور آپ ﷺ نے دعا کی: ''اے اللہ! اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو ہادی مہدی (رہنمائی کرنے والے اور ہدایت یافتہ) بنا دے۔'' سیدنا جریر رضی اللہ عنہ اس بت خانہ کی طرف گئے اس کو توڑ پھوڑ دیا اور اس کو جلا کر راکھ کر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ کی طرف اس بات کی خبر دینے کے لیے آدمی روانہ کیا۔ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے رسول اکرم ﷺ سے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا! میں اس بت خانے کو اس حال میں چھوڑ کر آرہا ہوں کہ گویا وہ خالی پیٹ یا خارشی اونٹ ہو۔'' سیدنا جریر نے فرمایا: ''پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمارے قبیلے کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ بار برکت کی دعا فرمائی۔''

⑥ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ أَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَ أَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ . [1]

---

[1] [مسلم، كتاب الجنائز: باب النهي عن تجصيص القبور والبناء عليه (۹۷۰)]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، اس پر مجاوری کی جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے۔

⑦ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: نَهٰى اَنْ يُّقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَ اَنْ يُقَصَّصَ وَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّزَادَ عَلَيْهِ. [1]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے منع فرمایا:

(۱) قبر پر مجاور بن کر بیٹھنے سے،

(۲) قبر کو پختہ بنانے سے،

(۳) قبر پر کوئی عمارت بنانے سے،

(۴) قبر پر مزید اضافہ کرنے (یعنی مٹی وغیرہ ڈالنے) سے۔''

⑧ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا» [2]

''(عبد اللہ) ابن بریدہ اپنے باپ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تم کو قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا پس اب زیارت کرلیا کرو۔ میں تمھیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت

---

[1] [ابوداوٗد، کتاب الجنائز: باب فی البناء علی القبر (۳۲۲۵، ۳۲۲۶) ۔ سنده صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (۳۲۲۵، ۳۲۲۶) المشکوۃ بتحقیق الالبانی (۱۶۹۷، ۱۷۰۹)]

[2] [مسلم، کتاب الجنائز: باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربه عز وجل فی زیارۃ قبر امه (۹۷۷)]

ذخیرہ کرنے سے منع کرتا تھا مگر اب جب تک تم چاہو اس گوشت کو ذخیرہ کر سکتے ہو۔ پہلے میں تم کو مشکوں (مشکیزوں) کے علاوہ کسی اور برتن میں نبیذ بنانے سے منع کرتا تھا جبکہ اب آپ ہر قسم کے برتن میں نبیذ (کھجوروں اور منقی وغیرہ کو پانی میں بھگو کر تیار کیا ہوا مشروب) تیار کر سکتے ہیں مگر نشہ آور چیز نہ پینا۔''

⑨ عَنْ اَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: « لَا تُصَلُّوْا اِلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْهَا » ①

''سیدنا ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''قبروں کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر سجادہ نشین بنو۔''

⑩ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُّعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ » ②

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

---

① [مسلم، کتاب الجنائز: باب النهی عن الجلوس علَی القبر والصلوة الیه (۹۷۲)]

② [المؤطّا، کتاب قصر الصلوة فی السفر: باب جامع الصلوة (۸۵) ۔ حدیث صحیح۔ قال الالبانی: موصولا من حدیث ابی هریرة، وقد حقّقت الکلام علیه فی "تحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" علی صفحة (۱۷، ۱۸) ۔ انظر مشکوۃ المصابیح بتحقیق الالبانی (۷۵۰) ۔ قد ورد فی المؤطا مرسلا۔ ولکن رواه احمد فی المسند موصولا عن ابی هریرة (۲/۲۴۶) الحمیدی فی المسند (۱۰۲۵) المطبوع من اهل حدیث ترست بکراتشی البخاری ایضًا باختلاف الالفاظ)]

''اے میرے اللہ! میری قبر کو وثن (آستانہ، معبد) نہ بننے دینا کہ اس کی پوجا ہونے لگے۔ اللہ کا سخت غضب ہو اس قوم پر جو اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیتی ہے۔''

⑪ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ: « اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ وَ صَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ »[1]

''سیدنا جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات پانے سے پانچ دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''بے شک میں اللہ تعالیٰ کی طرف براءت کا اظہار کرتا ہوں اس بات سے کہ میرا تم میں سے کوئی خلیل ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے، جس طرح جناب ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے۔ اگر میں نے اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ خبردار! تم سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے اپنے نبیوں اور نیک بزرگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا تھا۔ خبردار! تم قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا، میں تمھیں ایسا کرنے سے منع کرتا ہوں۔''

⑫ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ

[1] [مسلم، كتاب المساجد: باب النهى عن بناء المسجد علَى القبور ...... الخ (٥٣٢)]

فَصَلُّوا عَلَیَّ فَإِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ »[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری قبر کو میلا گاہ نہ بنانا (کہ جہاں عرس ہونے لگے) اور اپنے گھروں کو قبرستان بھی نہ بنانا (یعنی نفلی نمازوں کا گھروں میں اہتمام کرنا، اس لیے کہ قبرستان میں نماز نہیں پڑھی جاتی)۔ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر صلوٰۃ (میرے لیے رحمت کی دعا) پڑھنا، بے شک تمھاری صلوٰۃ مجھے پہنچ جائے گی۔''

(13) اَنَّ عَائِشَةَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ طَفِقَ یَطْرَحُ خَمِیْصَةً لَّهٗ عَلٰی وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا کَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَ هُوَ کَذٰلِكَ ۔ : « لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَ النَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ » یُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا.[2]

''سیدہ عائشہ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کی کیفیات طاری ہوئیں تو آپ اپنی چادر کو اپنے چہرے پر ڈالتے پھر جب گھٹن محسوس فرماتے تو اپنے چہرے سے چادر ہٹا دیتے۔ اسی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔''

---

❶ [مسند احمد (۲/۳۶۷) ابن ابی شیبة فی المصنف، کتاب الجنائز : باب من کره زیارة القبور، وعبدالرزاق الصنعانی فی المصنف، کتاب الجنائز: باب السلام علی قبر النبی ﷺ وفی کتاب الصلوٰة: باب التطوع فی البیت۔ حدیث صحیح، انظر المسند للامام احمد بن محمد بن حنبل بتحقیق الشیخ احمد شاکر (۸۷۹۰) (۸/۱۷) "وتحذیر الساجد من اتخاذ القبور مساجد" للالبانی (۹۸)]

❷ [بخاری، کتاب المغازی: باب مرض النبی ﷺ و وفاته (۴۴۴۳،۴۴۴۴) ۔ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة: باب النهی عن بناء المساجد علی القبور (۵۳۱)]

آپ ﷺ (یہ فرما کر اپنی امت کو) اس چیز سے ڈرا رہے تھے جس کا انھوں (یہود و نصاریٰ) نے ارتکاب کیا۔''

⑭ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ: « لَعَنَ اللّٰہُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ » قَالَتْ: وَلَوْ لَا ذَاكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَیْرَ اَنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا . ①

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی اس بیماری میں ارشاد فرمایا، جس میں آپ کی وفات واقع ہوئی: ''اللہ لعنت کرے یہود و نصاریٰ پر (کیونکہ) انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' آپ فرماتی ہیں: ''اگر یہ خدشہ نہ ہوتا تو آپ کی قبر نمایاں کر دی جاتی، لیکن مجھے اس بات کا خدشہ تھا کہ آپ کی قبر سجدگاہ بنا لی جائے گی۔''

⑮ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: « اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُهُمُ السَّاعَةُ وَ هُمْ اَحْیَآءٌ وَ مَنْ یَّتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ » ②

''عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے

① [بخاری، کتاب الجنائز: باب ما یکرہ من اتخاذ المسجد علی القبور(۱۳۳۰) ـ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ : باب النهی عن بناء المساجد علی القبور (۵۲۹)]

② [مسند احمد (۱/۴۳۵) ـ اسنادہ صحیح۔ انظر المسند للامام احمد بن محمد بن حنبل بتحقیق شیخ احمد شاکر (۳۸۴۴، ۴۱۴۳) (۶/۹۰)]

ہوئے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے بدترین لوگ وہ ہوں گے جنھیں قیامت آ لے گی اور وہ زندہ ہوں گے اور وہ لوگ بھی بدترین ہیں جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔''

❀❀❀❀❀❀

وسیلہ اور شفاعت صرف موحدین کے لیے ہے

آیات

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَٱبْتَغُوٓاْ إِلَيْهِ ٱلْوَسِيلَةَ وَجَٰهِدُواْ فِى سَبِيلِهِۦ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٣٥﴾ (المائدۃ:۳۵)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی جناب میں بازیابی کا ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔''

قُلِ ٱدْعُواْ ٱلَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِۦ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ ٱلضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ﴿٥٦﴾ أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ ٱلْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُۥ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُۥٓ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ﴿٥٧﴾ (بنی اسرائیل:۵٦-۵۷)

''(میرے رسول!) ان سے کہو! پکار دیکھو ان معبودوں کو جنھیں تم اللہ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے ہو۔ وہ کسی تکلیف کو تم سے نہ ہٹا سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں۔ جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے۔ وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف ہیں۔ بے شک تیرے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق۔''

وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰٓؤُلَآءِ شُفَعَٰٓؤُنَا عِندَ ٱللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّـُٔونَ ٱللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَلَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ سُبْحَٰنَهُۥ وَتَعَٰلَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٨﴾ (یونس:۱۸)

''یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی عبادت کر رہے ہیں جو نہ ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔ (میرے رسول!) ان سے کہو! کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں؟ وہ پاک ہے (ہر نقص و عیب سے) اور وہ بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔''

أَمِ ٱتَّخَذُوا۟ مِن دُونِ ٱللَّهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا۟ لَا يَمْلِكُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل لِّلَّهِ ٱلشَّفَٰعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُۥ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ (الزمر:۴۳-۴۴)

''کیا اس اللہ کو چھوڑ کر ان لوگوں نے دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے؟ ان سے کہو! کیا وہ شفاعت کریں گے؟ خواہ ان کے اختیار میں کچھ نہ ہو اور وہ عقل بھی نہ رکھتے ہوں۔ کہو شفاعت ساری کی ساری اللہ کے اختیار میں ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی کا وہی مالک ہے، پھر اسی کی طرف تم لوٹنے والے ہو۔''

إِنَّ رَبَّكُمُ ٱللَّهُ ٱلَّذِى خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ ٱسْتَوَىٰ عَلَى ٱلْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِنۢ بَعْدِ إِذْنِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمُ

اَللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٣﴾ (یونس:۳)

''بے شک تمھارا رب وہی اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ (۶) دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا اور کائنات کا انتظام کر رہا ہے۔ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی اجازت کے بعد (شفارش کرے گا)۔ یہی اللہ تمھارا رب ہے۔ لہٰذا تم اسی کی عبادت کرو، پھر کیا تم نصیحت حاصل نہ کرو گے؟''

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ﴿٢٢﴾ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهٗ ۚ حَتّٰٓى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٢٣﴾ (سبا:۲۲-۲۳)

''(میرے رسول!) ان (مشرکین) سے کہو کہ پکار دیکھو اپنے معبودوں کو جنھیں تم اللہ کے علاوہ اپنے معبود سمجھے بیٹھے ہو۔ وہ نہ آسمانوں میں کسی ذرہ برابر چیز کے مالک ہیں، نہ زمین میں اور نہ آسمانوں اور زمین میں ان کی کوئی حصہ داری ہے۔ ان میں سے کوئی اللہ کا مدد گار بھی نہیں ہے۔ اللہ کے ہاں کوئی شفاعت بھی کسی کے لیے نفع بخش نہیں ہوسکتی سوائے اس شخص کے جس کے لیے اللہ نے سفارش کی اجازت دی ہو۔ حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ (سفارش کرنے والوں سے) پوچھیں گے کہ تمھارے رب نے کیا جواب دیا؟ وہ کہیں گے: حق فرمایا ہے اور وہی رفعت و کبریائی والا ہے۔''

وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ ٱلْـَٔازِفَةِ إِذِ ٱلْقُلُوبُ لَدَى ٱلْحَنَاجِرِ كَٰظِمِينَ ۚ مَا لِلظَّٰلِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ﴿١٨﴾ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ ٱلْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى ٱلصُّدُورُ ﴿١٩﴾ وَٱللَّهُ يَقْضِى بِٱلْحَقِّ ۖ وَٱلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِۦ لَا يَقْضُونَ بِشَىْءٍ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿٢٠﴾

(المؤمن:۱۸-۲۰)

’’(میرے رسول!) ڈرا دو ان لوگوں کو اس (قیامت کے) دن سے جو قریب آلگا ہے۔ جب دل حلقوں کو آرہے ہوں گے اور لوگ چپ چاپ غم کے گھونٹ پیے کھڑے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی مشفق دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، جس کی بات مانی جائے۔ اللہ تعالیٰ نگاہوں کی خیانت تک سے واقف ہے اور وہ ایسے راز جانتا ہے جو سینوں نے چھپا رکھے ہیں اور اللہ بے لاگ فیصلہ کرے گا۔ رہے وہ (باطل معبود) جن کو یہ (مشرک) اللہ کے علاوہ پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کا بھی فیصلہ کرنے والے نہیں ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔‘‘

ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَىُّ ٱلْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُۥ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ مَن ذَا ٱلَّذِى يَشْفَعُ عِندَهُۥٓ إِلَّا بِإِذْنِهِۦ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهِۦٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ ۖ وَلَا يَـُٔودُهُۥ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ ٱلْعَلِىُّ ٱلْعَظِيمُ ﴿٢٥٥﴾

(البقرۃ:۲۵۵)

’’اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ اور قائم رہنے والا

ہے، اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کے لیے ہے۔ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت کے ساتھ؟ جو ان (لوگوں) سے پہلے گزر چکا اور بعد میں گزرے گا وہ سب کچھ جانتا ہے۔ وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ (خود بتانا) چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اسے ان دونوں کی حفاظت کرنا تھکاتا بھی نہیں اور وہ بلند و بالا اور عظمت والا ہے۔"

يَوْمَئِذٍ يَتَّبِعُونَ ٱلدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهُۥ ۖ وَخَشَعَتِ ٱلْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ ٱلشَّفَٰعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ ٱلرَّحْمَٰنُ وَرَضِىَ لَهُۥ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ (طٰہٰ:۱۰۸-۱۰۹)

"جس دن سب لوگ پکارنے والے کی پکار پر سیدھے چلے آئیں گے، کوئی ذرا اکڑ نہ دکھا سکے گا، آوازیں رحمان کے آگے دب جائیں گی۔ ایک سرسراہٹ کے سوا تم کچھ نہ سنو گے۔ اس روز شفاعت کارگر نہ ہوگی مگر یہ کہ کسی کو رحمان اس کی اجازت دے اور اس کی بات سننا پسند فرمائے۔"

وَبُرِّزَتِ ٱلْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ ﴿٩١﴾ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَعْبُدُونَ ﴿٩٢﴾ مِن دُونِ ٱللَّهِ هَلْ يَنصُرُونَكُمْ أَوْ يَنتَصِرُونَ ﴿٩٣﴾ فَكُبْكِبُوا۟ فِيهَا هُمْ وَٱلْغَاوُۥنَ ﴿٩٤﴾ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ﴿٩٥﴾ قَالُوا۟ وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ﴿٩٦﴾ تَٱللَّهِ إِن كُنَّا لَفِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٩٧﴾ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٩٨﴾ وَمَآ أَضَلَّنَآ إِلَّا ٱلْمُجْرِمُونَ ﴿٩٩﴾ فَمَا لَنَا مِن شَٰفِعِينَ ﴿١٠٠﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿١٠١﴾ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٠٢﴾ (الشعراء:۹۱-۱۰۲)

''جس دن گمراہ لوگوں کے سامنے جہنم کھول دی جائے گی اور ان سے پوچھا جائے گا کہ اب کہاں ہیں وہ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمھاری کچھ مدد کر رہے ہیں یا وہ بدلا لے سکتے ہیں؟ پھر وہ ولی اور یہ گھبرائے ہوئے پرستار اور ابلیس کے تمام لشکر اس (دوزخ) میں اوپر تلے دھکیل دیے جائیں گے۔ وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے۔ (اور یہ مرید اپنے پیروں سے کہیں گے:) اللہ کی قسم! ہم تو صاف گمراہی میں مبتلا تھے، جب ہم تم کو تمام جہانوں کے رب کی برابری کا درجہ دے رہے تھے۔ وہ یہی مجرم ہیں جنھوں نے ہم کو اس گمراہی میں ڈالا۔ اب نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری یار ہے۔ کاش! ہمارے لیے (دنیا میں) پلٹنا ہو اور ہم (صحیح صحیح) ایمان لانے والوں میں سے ہو جائیں۔''

احادیث

① عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ یَقُوْلُ: « اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ، حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ »[1]

---

[1] [مسلم، کتاب الصلوۃ: باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه......الخ (۳۸٤)]

''سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم اذان دینے والے کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے، پھر مجھ پر صلوٰۃ پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ پڑھی (یعنی میرے لیے رحمت کی دعا کی) اللہ اس پر دس (۱۰) مرتبہ صلوٰۃ بھیجتا ہے، (یعنی رحمت نازل فرماتا ہے) پھر اللہ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو، اس لیے کہ وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں۔ لہٰذا جو شخص میرے لیے وسیلے کی دعا کرے گا اس کے لیے (میری) شفاعت ہو جائے گی۔''

② عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَ اِنِّی اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ، فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا » [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر نبی کے لیے ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے، لہٰذا ہر نبی نے اپنی دعا کرنے میں جلدی کی۔ میں نے اپنی دعا اپنی امت کی شفاعت کے لیے قیامت کے دن تک چھپا رکھی ہے۔ لہٰذا وہ دعا ان شاء اللہ ہر اس شخص کو حاصل ہونے والی ہے جو میری امت میں سے اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔''

③ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ

[1] مسلم، كتاب الايمان: قول النبی ﷺ انا اول الناس يشفع فی الجنة (۱۹۹) - بخاری، كتاب الدعوات: باب لكل نبی دعوة مستجابة (٦٣٠٤)

سَلَّمَ: « كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ يَقُولَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَ الْعَمَلَ الَّذِیْ يُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ » قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوٗدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ: « كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ » [1]

''سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جناب داوٗد علیہ السلام یہ دعا فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں۔'' اس کی محبت کا بھی سوال کرتا ہوں جو تیرے سے محبت رکھتا ہو اور ایسے عمل کا بھی سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لیے میری جان، میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کردے۔'' ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جناب داوٗد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو ان کے متعلق یہ بات بھی بتاتے: ''وہ سب انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

(یہ حدیث ضعیف ہے۔ جبکہ حدیث کا آخری جملہ ''وہ سب انسانوں سے زیادہ عبادت گزار تھے'' صحیح ہے۔ کیونکہ یہ صحیح مسلم کی ایک حدیث سے ثابت ہے۔)

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَاتَ ابْنٌ لَّهٗ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ قَالَ: يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ، قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ

---

[1] ترمذی، ابواب الدعوات: باب دعاء داوٗد ''اللهم انی اسالك حبك وحب من يحبك'' (۳۴۹۰) حدیث ضعیف الا قوله فی داوٗد: ''كان اعبد البشر'' فقد روی قوله علیه السلام هذا فی صحیح مسلم، كتاب الصيام : باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به او فوّت به حقا ...... (۱۱۵۹۔ انظر ضعيف الترمذی (۳۴۹۰) والمشكوة بالتحقيق الثانی من الالبانی (۲۴۹۶)]

اجۡتَمَعُوا لَہٗ فَاَخۡبَرۡتُہٗ فَقَالَ: تَقُوۡلُ ھُمۡ اَرۡبَعُوۡنَ؟ قَالَ نَعَمۡ! قَالَ: اَخۡرِجُوۡہُ فَاِنِّیۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ یَقُوۡلُ: « مَا مِنۡ رَجُلٍ مُّسۡلِمٍ یَّمُوۡتُ فَیَقُوۡمُ عَلٰی جَنَازَتِہٖ اَرۡبَعُوۡنَ رَجُلًا لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِاللّٰہِ شَیۡئًا اِلَّا شَفَّعَھُمُ اللّٰہُ فِیۡہِ » [1]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب ان کا ایک بیٹا قدید یا عسفان مقام پر فوت ہوگیا تو وہ (اپنے غلام) کریب سے کہنے لگے: ''دیکھو! کچھ لوگ جمع ہوئے ہیں کہ نہیں؟'' کریب کہتے ہیں کہ میں باہر نکلا اور دیکھا کہ کچھ لوگ جمع ہیں۔ میں نے اندر جا کر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی خبر دی۔ وہ کہنے لگے: ''کیا وہ چالیس ہوں گے؟'' میں نے کہا ''ہاں!'' وہ کہنے لگے: ''میت کو نکالو، میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کوئی مسلمان آدمی مر جائے، پھر اس پر ایسے چالیس (۴۰) آدمی نماز جنازہ پڑھیں، جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں، تو اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت اس میت کے حق میں ضرور قبول کرتے ہیں۔''

⑤ عَنۡ عَوۡفِ بۡنِ مَالِكٍ الۡاَشۡجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ سَلَّمَ: « اَتَانِیۡ اٰتٍ مِنۡ عِنۡدِ رَبِّیۡ فَخَیَّرَنِیۡ بَیۡنَ اَنۡ یَّدۡخُلَ نِصۡفُ اُمَّتِی الۡجَنَّۃَ وَ بَیۡنَ الشَّفَاعَۃِ فَاخۡتَرۡتُ الشَّفَاعَۃَ وَھِیَ لِمَنۡ مَّاتَ لَا یُشۡرِكُ بِاللّٰہِ شَیۡئًا » [2]

---

[1] [مسلم، کتاب الجنائز: باب من صلی علیہ اربعون شفعوا فیہ (۹۴۸)]

[2] [ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ: باب ما جاء فی الشفاعۃ، باب منہ (۲۴۴۱) حدیث صحیح۔ انظر صحیح الترمذی (۲۴۴۱) وصحیح ابن ماجہ (۳۵۰۳)]

''سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''میرے پاس میرے اللہ کی طرف سے ایک آنے والا آیا تو مجھے میری آدھی امت کے جنت میں جانے اور شفاعت کرنے کے درمیان ایک چیز کا اختیار دیا، تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا، وہ اس شخص کے لیے ہوگی جو اس حال میں مرا ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو۔''

⑥ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « یَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا اِلٰی رَبِّنَا فَیَأْتُوْنَ آدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُو النَّاسِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَ اَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ وَ عَلَّمَكَ اَسْمَآءَ كُلِّ شَیْءٍ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰی یُرِیْحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا، فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ یَذْكُرُ ذَنْبَهٗ فَیَسْتَحْیِ، اِئْتُوْا نُوْحًا فَاِنَّهٗ اَوَّلُ رَسُوْلٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ، فَیَأْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ یَذْكُرُ سُؤَالَهٗ رَبَّهٗ مَا لَیْسَ لَهٗ بِهٖ عِلْمٌ فَیَسْتَحْیِ، فَیَقُوْلُ: ائْتُوْا خَلِیْلَ الرَّحْمٰنِ، فَیَأْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ : لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوْا مُوْسٰی عَبْدًا كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَ اَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، فَیَأْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَ یَذْكُرُ قَتْلَ النَّفْسِ بِغَیْرِ نَفْسٍ فَیَسْتَحْیِ مِنْ رَّبِّهٖ، فَیَقُوْلُ: ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلَهٗ وَ كَلِمَةَ اللّٰهِ وَ رُوْحَهٗ فَیَقُوْلُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، اِئْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، فَیَأْتُوْنِّیْ فَاَنْطَلِقُ حَتّٰی اَسْتَأْذِنَ عَلٰی رَبِّیْ فَیُؤْذَنُ فَاِذَا رَاَیْتُ رَبِّیْ وَضَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ یُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ یُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَاَرْفَعُ رَأْسِیْ فَاَحْمَدُهٗ بِتَحْمِیْدٍ یُعَلِّمُنِیْهِ، ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمْ

الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُودُ اِلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّيْ مِثْلَهٗ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ اَعُودُ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَقُوْلُ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ » قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ: اِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ: يَعْنِيْ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ﴾ (البقرة: ۱۶۲) [1]

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت والے دن ایمان والے لوگ (پریشانی کے عالم میں) جمع ہوں گے اور کہیں گے: ''اگر رب کے ہاں کوئی ہماری سفارش کردے (تو کتنا اچھا ہو)، لہٰذا وہ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: ''آپ سارے لوگوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اپنے فرشتوں کو آپ کے آگے سجدہ ریز کر دیا اور آپ کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔ آپ ہمارے لیے اپنے رب کے ہاں سفارش کر دیجیے، تاکہ ہمیں اس پریشانی سے آرام مل جائے۔'' وہ فرمائیں گے: ''میں اس لائق نہیں ہوں۔'' وہ اپنے گناہ کو یاد کریں گے اور اللہ کے سامنے سفارش کرنے سے شرمائیں گے اور کہیں گے: ''تم جناب نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ سب سے پہلے رسول ہیں، جنھیں اللہ نے زمین والوں کی طرف بھیجا۔

پھر وہ ان کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے: ''میں اس لائق نہیں ہوں۔'' وہ بھی اپنا وہ سوال یاد کریں گے جس کا انھیں علم نہیں تھا (جس کا ذکر سورت ھود: ۴۶، ۴۷ میں ہے۔) وہ بھی سفارش کرنے سے شرمائیں گے۔ وہ کہیں گے:

---

[1] [بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ البقرۃ: باب قول اللّٰہ تعالٰی: ﴿ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا ﴾ (۴۴۷۶) ۔ مسلم ، کتاب الایمان: باب ادنٰی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا (۱۹۳)]

''تم خلیل الرحمان (ابراہیم علیہ السلام) کے پاس جاؤ۔''
وہ ان کے پاس آئیں گے، وہ بھی معذرت کریں گے اور کہیں گے: ''میں اس لائق نہیں، بلکہ تم جناب موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ (اللہ کے بڑے پیارے) بندے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام فرمائی اور انھیں تورات عطا فرمائی۔'' وہ ان کے پاس جائیں گے، وہ بھی معذرت کریں گے کہ میں اس لائق نہیں۔ وہ بغیر نفس کے ایک جان کو قتل کرنے کی غلطی یاد کرکے سفارش کرنے سے شرمائیں گے اور کہیں گے: ''تم جناب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ کے کلمے اور اس کی روح ہیں۔'' وہ ان کے پاس بھی آئیں گے مگر وہ بھی (معذرت کرتے ہوئے) کہیں گے: ''میں اس لائق نہیں، آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں، وہ (اللہ کے اتنے پیارے) بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ بخش دیے ہیں۔''
وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں ان کے ساتھ چل پڑوں گا، یہاں تک کہ میں اپنے رب سے سفارش کرنے کی اجازت طلب کروں گا۔ مجھے اجازت مل جائے گی۔ میں اپنے رب کو دیکھتے ہی سجدے میں گر جاؤں گا، اللہ تعالیٰ مجھے ایسے ہی سجدے میں پڑا رہنے دے گا جب تک چاہے گا، پھر مجھے کہا جائے گا: ''اپنا سر اٹھایے، سوال کریں (کیا چاہتے ہیں) ہم دیں گے، کہیے آپ کا کہا ہوا سنا جائے گا، آپ سفارش کریں آپ کی سفارش قبول کی جائے گی۔'' میں اپنا سر اٹھاؤں گا، میں اللہ تعالیٰ کی ایسے کلمات سے تعریف کروں گا جو اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا، اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر کرے گا تو میں اتنے آدمیوں کو جنت میں داخل کراؤں گا۔ میں دوسری دفعہ اللہ کی طرف جاؤں گا اور اپنے رب کو

دیکھتے ہی سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر سفارش کروں گا۔ اللہ پھر میرے لیے ایک حد مقرر کرے گا کہ تم اتنے بندوں کی سفارش کر سکتے ہو۔ لہٰذا میں ان کو بھی جنت میں داخل کراؤں گا۔ پھر میں تیسری دفعہ جاؤں گا، پھر میں چوتھی دفعہ جاؤں گا، پھر میں کہوں گا: ''اب تو (جہنم کی) آگ میں باقی وہی رہ گئے ہیں جن کو قرآن نے روک رکھا ہے (اور ان پر جہنم میں ہمیشہ رہنا لازم ہو چکا ہے)۔''

ابوعبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس کو قرآن نے روک رکھا ہے'' کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ ''وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔''

⑦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « لَقَدْ ظَنَنْتُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ! اَنْ لَّا یَسْاَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَی الْحَدِیْثِ، اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَوْ نَفْسِهٖ »[1]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بلاشبہ انھوں نے فرمایا (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سوال کیا گیا: ''اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند کون ہے جس کو قیامت کے دن آپ کی شفاعت نصیب ہوگی؟'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ''میں جانتا تھا کہ تجھ سے پہلے کوئی مجھ سے اس حدیث کے بارے میں سوال نہیں کرے گا۔ اس لیے کہ میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو حدیث سننے (دین سیکھنے) کی بڑی تڑپ (اور خواہش) ہے۔ (اب اپنے سوال کا

---

[1] [بخاری، کتاب العلم: باب الحرص علی الحدیث (۹۹)]

جواب سنیے) لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند جس کے نصیب میں میری سفارش ہوگی، وہ شخص ہوگا جس نے اپنے دل سے یا اپنے جی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہوگا۔"

انبیاء کے لیے بھی موت ایک اٹل حقیقت ہے

آیات

﴿وَإِذْ قُلْتُمْ يَٰمُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَٰحِدٍ فَٱدْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنۢبِتُ ٱلْأَرْضُ مِنۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ ٱلَّذِى هُوَ أَدْنَىٰ بِٱلَّذِى هُوَ خَيْرٌ ۚ ٱهْبِطُوا۟ مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ ٱلذِّلَّةُ وَٱلْمَسْكَنَةُ وَبَآءُو بِغَضَبٍ مِّنَ ٱللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا۟ يَكْفُرُونَ بِـَٔايَٰتِ ٱللَّهِ وَيَقْتُلُونَ ٱلنَّبِيِّۦنَ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا۟ وَّكَانُوا۟ يَعْتَدُونَ ﴿٦١﴾﴾ (البقرة: ٦١)

''(اے بنو اسرائیل! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم نے کہہ دیا تھا: ''اے موسیٰ (علیہ السلام)! ہم ایک ہی کھانے (من و سلویٰ) پر صبر نہیں کر سکتے، لہٰذا تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے وہ چیزیں مہیا کرے جو زمین اگاتی ہے، (مثلاً:) ساگ، ککڑی، گیہوں، مسور اور پیاز (وغیرہ)۔'' موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے: ''کیا تم اعلیٰ چیز چھوڑ کر گھٹیا چیز لینا چاہتے ہو؟ (اچھا تو پھر) اتر جاؤ مصر میں، وہاں تمھیں وہی کچھ ملے گا جو تم نے مانگا ہے۔'' آخر کار ان (یہودیوں) پر ذلت و خواری اور پستی و بدحالی مسلط کر دی گئی، وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہو گئے۔

یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرنے لگے اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے لگے۔ یہ ان کی نافرمانیوں کا سبب تھا اور اس بات کا کہ وہ حدود (شریعت) سے نکل جاتے تھے۔"

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ ۚ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَـٰبِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّـٰكِرِينَ ﴿١٤٤﴾ (آل عمران:١٤٤)

"محمد (ﷺ) اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں، ان سے پہلے اور رسول بھی گزر چکے ہیں۔ پھر کیا اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو تم لوگ الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ یاد رکھو! جو الٹا پھرے گا وہ اللہ کا ہرگز کچھ نقصان نہ کر سکے گا، البتہ جو اللہ کے شکر گزار بندے بن کر رہیں گے انھیں وہ اس کی جزا دے گا۔"

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ ٱلْخُلْدَ ۖ أَفَإِيْن مِّتَّ فَهُمُ ٱلْخَـٰلِدُونَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ ۗ وَنَبْلُوكُم بِٱلشَّرِّ وَٱلْخَيْرِ فِتْنَةً ۖ وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ ﴿٣٥﴾ (الانبیاء:٣٤-٣٥)

"(میرے رسول!) دنیا میں ہمیشہ رہنا تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی انسان کے لیے نہیں رکھا، تو پھر کیا اگر تم فوت ہوگئے تو یہ لوگ ہمیشہ جیتے رہیں گے؟ ہر جاندار نے موت کو چکھنا ہے۔ ہم تم کو بھلائی اور برائی سے آزماتے رہتے ہیں (اور بالآخر) ہماری طرف ہی تم سب لوٹائے جاؤ گے۔"

وَمَا جَعَلْنَـٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُونَ ٱلطَّعَامَ وَمَا كَانُوا۟ خَـٰلِدِينَ ﴿٨﴾

(الانبیاء:٨)

''ہم نے ان رسولوں کو کوئی ایسا جسم نہیں دیا تھا کہ وہ کھاتے نہ ہوں اور نہ وہ سدا جینے والے تھے۔''

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ (الزمر: ۳۰)

(میرے نبی!) تمھیں بھی (ایک دن) مرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی (آخر کار) مرنا ہے۔''

لَا شَرِيكَ لَهُۥ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا۠ أَوَّلُ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿١٦٣﴾ (الانعام: ۱۶۲)

''(میرے رسول!) کہہ دو: میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱلْحَيِّ ٱلَّذِى لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِۦ ۚ وَكَفَىٰ بِهِۦ بِذُنُوبِ عِبَادِهِۦ خَبِيرًا ﴿٥٨﴾ (الفرقان: ۵۸)

''(میرے رسول!) اس اللہ پر توکل کرو جو زندہ ہے اور کبھی مرنے والا نہیں۔ اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرو۔ اپنے بندوں کے گناہوں سے بس اسی کا باخبر ہونا کافی ہے۔''

احادیث

① عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَ لَمْ أَجِدْكَ ۔ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ ۔ قَالَ: « فَإِنْ لَّمْ

تَجِدِينِیُ فَأتِیُ اَبَا بَكُرٍ» ①

''سیدنا جبیر بن مطعم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت آئی تو اس نے کسی معاملے میں آپ سے بات چیت کی۔ آپ نے اسے دوبارہ آنے کا حکم دیا تو وہ کہنے لگی: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اس بارے آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں۔'' جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا گویا کہ وہ اس سے موت مراد لے رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مجھے نہ پائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مل لینا۔''

② اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُولُ: « وَالَّذِیُ نَفْسِیُ بِيَدِهٖ لَوُلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوا عَنِّیُ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِیُ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالَّذِیُ نَفْسِیُ بِيَدِهٖ لَوَدِدُتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِیُ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ » ②

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر ایسا نہ ہوتا کہ مومنوں میں سے کچھ آدمی ایسے ہیں کہ جن کو میرے پیچھے رہنا ناگوار گزرتا ہے (ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر کارروائی

---

❶ [مسلم، کتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه (۲۳۸۶) ۔ بخاری ، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ : باب قول النبی ''لو کنت متخذا خلیلا'' (۳۶۵۹)]

❷ [بخاری، کتاب الجهاد: باب تمني الشهادة (۲۷۹۷) ۔ مسلم ، کتاب الامارة: باب فضل الجهاد والخروج فی سبیل اللّٰه (۱۸۷۶)]

میں شریک ہوں) جبکہ میرے پاس اتنی سواریاں نہیں ہوتیں کہ سارے لشکر کو دے سکوں۔ (اس لیے میں بعض کارروائیوں میں چند صحابہ کے گروہ کو روانہ کرنے پر اکتفا کرلیتا ہوں اور ان کی دل جوئی کے لیے خود بھی پیچھے رہ جاتا ہوں) اگر ایسا معاملہ (سواریوں کی قلت کا) نہ ہوتا تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں لڑنے کے لیے روانہ ہوتا میں اس کے ساتھ روانہ ہوتا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں پھر (دوبارہ) زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر (سہ بارہ) زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر (چہار بارہ) زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔''

③ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَرَادَ رَحْمَةَ اُمَّةٍ مِّنْ عِبَادِهٖ قَبَضَ نَبِیَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهٗ لَهَا فَرَطًا وَّ سَلَفًا بَیْنَ یَدَیْهَا وَاِذَا اَرَادَ هَلَكَةَ اُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَ نَبِیُّهَا حَیٌّ فَاَهْلَكَهَا وَ هُوَ یَنْظُرُ فَاَقَرَّ عَیْنَهٗ بِهَلَكَتِهَا حِیْنَ كَذَّبُوْهُ وَ عَصَوْا اَمْرَهٗ» [1]

''سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی امت پر مہربانی کرنا چاہتا ہے تو اس امت کے نبی کو اس کی امت سے قبل فوت کر دیتا ہے پھر اس نبی کو اس کی امت کے آگے میر منزل (میر کارواں) اور پیشرو بنا دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امت کی بربادی کا ارادہ کرتا ہے اسے تو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے، اس حال میں کہ اس امت کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ پھر اس امت کو اس حال میں تباہ کرتا ہے کہ

[1] [مسلم، کتاب الفضائل: باب اذا اراد اللّٰہ تعالٰی رحمۃ امۃ قبض نبیہا قبلہا (۲۲۸۸)]

اس کا نبی دیکھ رہا ہوتا ہے اور اس کی بربادی کو دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں۔ اس لیے کہ اس امت نے اس نبی کو جھٹلایا اور اس کے احکامات کی نافرمانی کی ہوتی ہے۔‘‘

④ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَعَهٗ يُوْصِيْهِ وَ مُعَاذٌ رَاكِبٌ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: « يَا مُعَاذُ! اَنْتَ عَسٰى اَنْ لَّا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَ لَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَ قَبْرِيْ » [1]

’’سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں (یمن کا حاکم بنا کر) بھیجا تو اللہ کے رسول ان کے ساتھ اس حال میں وصیت کرتے ہوئے نکلے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ پھر جب آپ نصیحت سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ’’اے معاذ! شاید کہ تو اس سال کے بعد مجھ سے ملاقات نہ کر سکے اور شاید کہ تیرا گزر میری اس مسجد اور میری قبر کے پاس سے ہو۔‘‘

⑤ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَ ذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. [2]

---

❶ [بیهقی فی " السنن الکبرٰی" کتاب آداب القاضی (۸٦/۱۰) سنده حسن۔ انظر تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکوة، کتاب الرقاق، الفصل الثالث، لاحمد حسن المحدث الدهلوی)]

❷ [بخاری، کتاب المغازی: باب مرض النبی ﷺ و وفاته (٤٤٤٦) ۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابة: باب فی فضل عائشة رضی الله عنها (٢٤٤٣)]

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے۔ میں آپ کے بعد کسی کی موت کی سختی کو کبھی ناپسند نہیں جانوں گی۔"

⑥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ تُوُفِّيَ فِيْ بَيْتِيْ وَ فِيْ يَوْمِيْ وَ بَيْنَ سَحْرِيْ وَ نَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِيْ وَ رِيقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ. دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَ بِيَدِهِ السِّوَاكُ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَ عَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ: اٰخُذُهٗ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ! فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ وَقُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ؟ فَاَشَارَ بِرَأْسِهٖ اَنْ نَعَمْ! فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ اَوْ عُلْبَةٌ ـ يَشُكُّ عُمَرُ ـ فِيْهَا مَاءٌ. فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهٗ يَقُوْلُ: « لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ » ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: « فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى » حَتّٰى قُبِضَ وَ مَالَتْ يَدُهٗ. ①

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں: "اللہ تعالیٰ کے جو مجھ پر احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حجرے میں، میری باری میں اور میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان وفات پائی اور اللہ تعالیٰ نے موت کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو جمع کر دیا۔ (وہ اس طرح کہ) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے۔ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹیک تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ عبدالرحمٰن (بن ابی بکر) کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں سمجھ گئی کہ آپ مسواک کی خواہش

① [بخاری، کتاب المغازی: باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و وفاته (٤٤٤٩)]

رکھتے ہیں۔ میں نے کہا: ''کیا میں عبد الرحمٰن سے آپ کے لیے مسواک لوں؟'' آپ ﷺ نے اپنے سر سے اشارہ فرمایا گویا کہہ رہے ہوں ہاں! پھر تکلیف سخت ہوگئی، میں نے پھر کہا: ''کیا میں اس کو آپ کے لیے نرم کردوں؟'' آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اشارہ فرمایا گویا کہہ رہے ہوں: ہاں! میں نے اس مسواک کو نرم کر دیا تو آپ نے اس سے مسواک فرمائی۔ آپ کے سامنے ایک پیالہ تھا...... اس روایت کے ایک راوی عمر بن سعید کو شک ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے '' رَکْوَۃٌ '' کا لفظ بولا تھا یا '' عُلْبَۃٌ '' کا لفظ بولا تھا (دونوں کا معنی پیالہ ہی ہے) ...... اس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ دونوں ہاتھ پیالے میں داخل کرتے پھر ان کو اپنے چہرۂ مبارک پر ملتے اور ساتھ ساتھ کہتے: ''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک موت کی سختیاں (اور مدہوشیاں) تو ہیں ہی۔'' پھر آپ نے اپنا ہاتھ بلند کرلیا اور کھڑا رکھا اور بار بار کہتے جاتے: ''مجھے رفیق اعلیٰ (سب سے بلند دوست) کے پاس لے جاؤ۔'' یہاں تک کہ ان کی روح قبض کرلی گئی اور آپ کا ہاتھ نیچے گر گیا۔''

⑦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْفِرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ جَهَازِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ، وَ قَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْ دَفْنِهٖ فَقَالَ قَائِلٌ: فَدَفْنُهُ فِيْ سَجْدَةٍ وَ قَالَ قَائِلٌ: يُدْفَنُ مَعَ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: « مَا قُبِضَ نَبِيٌّ اِلَّا دُفِنَ حَيْثُ قُبِضَ »

فَرُفِعَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الَّذِيْ تُوُفِّيَ عَلَيْهِ فَحُفِرَ لَهٗ

تَحْتَهٗ، ثُمَّ دَعَا النَّاسَ اِلَی الصَّلٰوۃِ عَلَیْهِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ اَرْسَالاً الرِّجَالُ، حَتّٰی اِذَا فُرِغَ مِنْهُ اُدْخِلَ النِّسَاءُ، حَتّٰی اِذَا فُرِغَ مِنَ النِّسَاءِ دَخَلَ الصِّبْیَانُ، وَ لَمْ یَؤُمَّ النَّاسَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَحَدٌ، ثُمَّ دُفِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَوْسَطِ اللَّیْلِ لَیْلَةَ الْاَرْبِعَآءِ .[1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کے لیے قبر کھودنے کا ارادہ کیا (تو معاملہ یہ ہوا کہ) منگل کے روز جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین مکمل ہوئی تو آپ کو آپ کے گھر میں آپ کی چارپائی پر رکھا گیا۔ مسلمانوں میں آپ کو دفن کرنے کے بارے اختلاف ہوگیا۔ کسی نے کہا: ''آپ کو سجدوں والی جگہ (جہاں آپ نماز پڑھا اور پڑھایا کرتے تھے) دفن کیا جائے۔'' کسی نے کہا: ''آپ کو آپ کے ساتھیوں کے ساتھ (بقیع الغرقد میں) دفن کر دیا جائے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا: ''نبی جہاں وفات پاتا ہے وہاں ہی اسے دفن کیا جاتا ہے۔''

---

[1] [بیهقی فی دلائل النبوة (۲٦۰/۷) ، جُماع ابواب مرض رسول الله ووفاته: باب ماجاء فی موضع قبر رسول اللّٰه ﷺ ۔ حدیث حسن، (صحیح لشواهده) ۔ وقد رواه ابویعلی الموصلی مِن سنده وابن سعد وابن ماجه وفی سند هذا الحدیث حسین بن عبداللّٰه الهاشمي، فیه کلام۔ وقد روی هذا الحدیث ایضا عن ام المؤمنین سیدة عائشة رضی اللّٰه عنها۔ الترمذی فی ابواب الجنائز وصححه الالبانی انظر: صحیح الترمذی ۔ انظر ایضًا تنقیح الرواة فی تخریج احادیث المشکوة، کتاب الفضائل والشمائل : باب وفاة النبی ﷺ الفصل الثانی ونقله السیوطی فی الخصائص (۲۷۸/۲) عن المصنف۔]

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کا بستر اٹھایا گیا، جس پر آپ فوت ہوئے تھے۔ اس کے نیچے ہی زمین کو کھودا گیا۔ پھر (سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے) لوگوں کو دعوت دی کہ آپ...... یعنی رسول اللہ ﷺ...... پر آکر صلوٰۃ پڑھیں۔ لوگ تھوڑے تھوڑے اندر آتے اور آپ پر صلوٰۃ پڑھتے (اور باہر چلے جاتے)۔ پہلے مختلف ٹولیوں کی شکل میں مرد حضرات صلوٰۃ پڑھتے رہے۔ جب مرد فارغ ہوئے تو عورتیں صلوٰۃ پڑھتیں رہیں۔ جب عورتیں فارغ ہوئیں تو بچے داخل ہوتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ پر کسی نے امامت نہیں کروائی۔ پھر آپ کو بدھ کے دن آدھی رات کے وقت دفن کر دیا گیا۔''

⑧ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِّنْ مَّسْكَنِهٖ بِالسُّنُحِ حَتّٰى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَتَيَمَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ مُغَشًّى بِثَوْبِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهٖ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ وَ بَكٰى، ثُمَّ قَالَ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ وَ اللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ وَ عُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ! فَاَبٰى عُمَرُ اَنْ يَّجْلِسَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَتَرَكُوْا عُمَرَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَمَّا بَعْدُ! مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ......

الشّاکِرِیْنَ ﴾ (آل عمران:١٤٤) وَقَالَ وَاللّٰهِ لَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ حَتّٰی تَلَاهَا اَبُوْبَکْرٍ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ کُلُّهُمْ، فَمَا اَسْمَعُ بَشَرًا مِّنَ النَّاسِ اِلَّا یَتْلُوْهَا، فَاَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ عُمَرَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرٍ تَلَاهَا فَعَقِرْتُ حَتّٰی مَا تُقِلُّنِیْ رِجْلَایَ وَ حَتّٰی اَهْوَیْتُ اِلَی الْاَرْضِ حِیْنَ سَمِعْتُهٗ تَلَاهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ مَاتَ .[1]

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ''سُنح'' (مدینہ کے ایک محلّہ کا نام) میں ایک مکان تھا، وہاں سے وہ اپنے گھوڑے پر بیٹھ کر تشریف لائے (جس روز رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی) آپ گھوڑے سے اترے، مسجد نبوی میں داخل ہوئے اور لوگوں سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ عائشہ کے (یعنی میرے) کمرے میں داخل ہوئے اور سیدھے رسول اللہ ﷺ کی میت کی طرف گئے، آپ ﷺ کو ایک دھاری دار چادر میں ڈھانپا ہوا تھا۔ آپ نے ان کے چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹایا، پھر اس پر جھکے، آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور رو پڑے۔ پھر کہنے لگے: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ جو موت اللہ نے آپ پر لکھی ہوئی تھی (جس کا ذائقہ ہر جاندار چیز نے چکھنا ہے) وہ موت تو آپ کو آ چکی۔''

(ایک دوسری سند سے اس حدیث کے ایک راوی امام ابن شہاب) زہری کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کمرے سے نکلے اس وقت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں

---

[1] بخاری ، کتاب المغازی : باب مرض النبی ﷺ و وفاته (٤٤٥٢،٤٤٥٣،٤٤٥٤)]

سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ”عمر! بیٹھ جا۔“ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ لوگ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے اور انھوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑ دیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”جو کوئی تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (وہ جان لے) کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے ہیں (بات یہ سمجھائی کہ اگر وہ عبادت کے لائق ہوتے تو فوت نہ ہوتے کیونکہ جو معبود ہوتا ہے، وہ فوت نہیں ہوتا) اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے، وہ کبھی فوت نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے ایک رسول ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں، اگر یہ فوت ہو جائین یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے (یعنی مرتد ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو!) جو کوئی الٹے پاؤں پھر جائے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو بڑا اجر دے گا۔“

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس وقت ایسے لگا کہ گویا کسی کو پتا ہی نہیں تھا کہ اللہ نے یہ آیت بھی اتاری ہوئی ہے (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تلاوت کرنے سے پہلے)۔ سب لوگوں نے وہ آیت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سیکھ لی۔ پھر میں جس کو بھی سنتا وہ یہی آیت پڑھ رہا ہوتا (یعنی اسی آیت کو گنگنا رہا ہوتا)۔

امام ابن شہاب زہری کہتے ہیں مجھے سعید بن مسیّب نے یہ خبر دی کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! جب میں نے وہ آیت ابو بکر سے سنی تو میں حیرت زدہ ہو کر رہ گیا، مجھے ایسے لگا جیسے میرے قدم مجھے اٹھا ہی نہیں رہے، یہاں تک کہ میں زمین کی طرف جھک گیا۔ جب میں نے اس آیت کی تلاوت

جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سنی جس میں بتایا گیا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔"

⑨ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَاكَرْبَ اَبَاهُ! فَقَالَ لَهَا: « لَيْسَ عَلٰى اَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ » فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا اَبَتَاهُ اَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا اَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ! فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا اَنَسُ ! اَطَابَتْ اَنْفُسُكُمْ اَنْ تَحْثُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ التُّرَابَ ؟ [1]

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا حملہ زیادہ ہوگیا تو آپ پر غشی طاری ہونے لگ گئی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگی: "ہائے! میرے باپ کی تکلیف۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا: "اے میری لخت جگر! آج کے بعد تیرے باپ پر کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔" جب آپ نے وفات پائی تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "اباجان! آپ نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کر لیا ہے۔ اے میرے ابا جان جنت الفردوس جن کا ٹھکانا ہے۔ اے اباجان! ہم جبریل علیہ السلام کو بھی آپ کی موت کی خبر کر دیں گے۔" جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو کہنے لگیں: "اے انس! کیا تمھیں یہ چیز اچھی لگ رہی تھی کہ تم مٹی پکڑ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈال رہے تھے؟ (یعنی کیا یہ مرحلہ تم نے برداشت کر لیا تھا؟)"

[1] [بخاری، کتاب المغازی: باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و وفاته (٤٤٦٢)]

دنیا سے آخرت کو جانے والے واپس نہیں آ سکتے

آیات

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُوْلَـٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّـٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُوْلَـٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ (النساء: ٦٩)

''اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے اور وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ کیسے اچھے رفیق ہیں (جو کسی کو میسر آ ئیں)''

لَّيْسَ عَلَى ٱلْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى ٱلْمَرِيضِ حَرَجٌ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدْخِلْهُ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ ۖ وَمَن يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٧﴾ (الفتح: ١٧)

''اندھا (اگر جہاد پر نہ بھی جائے تو اس) پر کوئی گناہ نہیں، (اسی طرح) لنگڑے پر کوئی گناہ نہیں، نہ بیمار پر کوئی گناہ ہے۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا کہا مان لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں۔ جو کوئی نہ مانے گا (منہ پھیر لے گا) اس کو اللہ تعالیٰ بڑا دردناک عذاب دے گا۔''

إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمۡ فَٱسۡمَعُونِ ﴿٢٥﴾ قِيلَ ٱدۡخُلِ ٱلۡجَنَّةَۖ قَالَ يَٰلَيۡتَ قَوۡمِي يَعۡلَمُونَ ﴿٢٦﴾ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ ٱلۡمُكۡرَمِينَ ﴿٢٧﴾

(یسین: ۲۵-۲۷)

''بے شک میں تو تمھارے رب پر ایمان لے آیا ہوں، تم بھی میری بات مان لو۔ (آخر کار جب لوگوں نے اس مبلغ، حبیب نجار کو شہید کردیا تو) اس سے کہہ دیا گیا کہ داخل ہوجا جنت میں۔ اس نے کہا: کاش! میری قوم کو معلوم ہوتا کہ میرے رب نے کس چیز کی بدولت میری مغفرت فرمادی ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں داخل فرما دیا ہے۔''

إِنَّ ٱلۡمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٖ وَنَهَرٖ ﴿٥٤﴾ فِي مَقۡعَدِ صِدۡقٍ عِندَ مَلِيكٖ مُّقۡتَدِرِۭ ﴿٥٥﴾

(القمر: ٥٤-٥٥)

''نافرمانی سے پرہیز کرنے والے یقیناً باغوں اور نہروں میں ہوں گے، سچی عزت کی جگہ میں، بڑے صاحب اقتدار شہنشاہ اعظم کے پاس رہیں گے۔''

احادیث

① عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: « مَنْ رَّاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ » قَالَ: فَإِنْ رَاٰى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: « هَلْ رَاٰى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ » قُلْنَا لَا، قَالَ: « لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى لْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ

جَالِسٌ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا، فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهٗ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ،

فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهٖ بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهَا رَأْسَهٗ، فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَأْخُذَهٗ، فَلَايَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهٗ وَ عَادَ رَأْسُهٗ كَمَا هُوَ، فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ، قُلْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا اِلٰى ثَقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ، اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَ اَسْفَلُهٗ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا فَاِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا يَخْرُجُوْنَ فَاِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا، وَ فِيْهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَاهُ الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهٗ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ.

فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا اِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَآءَ فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَةٌ وَفِيْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَّ صِبْيَانٌ، وَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُّوْقِدُهَا فَصَعِدَا بِيْ فِي الشَّجَرَةِ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا، لَمْ اَرَ قَطُّ اَحْسَنَ وَ اَفْضَلَ مِنْهَا، فِيْهَا رِجَالٌ، شُيُوْخٌ وَّشَبَابٌ وَ نِسَاءٌ وَ صِبْيَانٌ، ثُمَّ اَخْرَجَانِيْ مِنْهَا وَ صَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَاَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ اَحْسَنُ وَاَفْضَلُ، فِيْهَا شُيُوْخٌ وَ شَبَابٌ، قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَاَخْبِرَانِيْ عَمَّا رَاَيْتُ، قَالَا: نَعَمْ! اَمَّا

الَّذِی رَاَیْتَهٗ یُشَقُّ شِدْقُهٗ فَكَذَّابٌ یُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتّٰی تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَیُصْنَعُ بِهٖ مَارَاَیْتَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَالَّذِی رَاَیْتَهٗ یُشْرَخُ رَاْسُهٗ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّیْلِ وَلَمْ یَعْمَلْ فِیْهِ بِالنَّهَارِ یُفْعَلُ بِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَالَّذِی رَاَیْتَهٗ فِی الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِی رَاَیْتَهٗ فِی النَّهْرِ اٰكِلُو الرِّبَا، وَالشَّیْخُ الَّذِی فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالصِّبْیَانُ حَوْلَهٗ فَاَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِی یُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ، وَالدَّارُ الْاُوْلَی الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَآءِ، وَاَنَا جِبْرَائِیْلُ وَ هٰذَا مِیْكَائِیْلُ، فَارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِذَا فَوْقِیْ مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذٰلِكَ مَنْزِلُكَ، فَقُلْتُ: دَعَانِیْ اَدْخُلْ مَنْزِلِیْ، قَالَا: اِنَّهٗ بَقِیَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ اَتَیْتَ مَنْزِلَكَ» [1]

’’سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف اپنے رخ انور کے ساتھ متوجہ ہوتے اور کہتے: ’’تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟‘‘ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا اور آپ اس کی جو اللہ چاہتا تعبیر وغیرہ بیان کر دیتے۔ ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا: ’’کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟‘‘ ہم نے کہا: ’’نہیں!‘‘ آپ نے فرمایا: ’’لیکن میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے، میرے پاس دو آدمی (دراصل فرشتے) آئے، انھوں نے مجھے میرے ہاتھ سے پکڑ لیا اور مجھے لے کر ایک مقدس زمین کی طرف چل

[1] [بخاری، کتاب الجنائز: باب ما قیل فی اولاد المشرکین (۱۳۷٦)]

پڑے۔ میں وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور ایک آدمی کھڑا ہے۔ کھڑے آدمی کے ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکڑا (خنجر نما چھرا) ہے۔ وہ اس آنکڑے کو اس بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک چیرتا ہوا لے جاتا ہے، پھر یہی عمل وہ دوسرے جبڑے کے ساتھ کرتا ہیکہ اتنے میں پہلا جبڑا درست ہو جاتا ہے، پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا ہے۔ میں نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ابھی آگے چلیں۔''

لہٰذا ہم چل پڑے یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی اس کے سر پر ایک بڑا سا پتھر لیے کھڑا تھا۔ وہ اس پتھر کے ساتھ اس کا سر پھوڑ دیتا۔ جب وہ اس کو مارتا تو پتھر لڑھکنے لگتا۔ وہ مارنے والا آدمی اس پتھر کی طرف اس کو پکڑنے کے لیے چل پڑتا۔ ابھی وہ اس پتھر کو پکڑ کر واپس نہیں آتا تھا کہ وہ سر پھر سے ٹھیک ہو جاتا اور ایسے ہی ہو جاتا تھا جیسے پہلے تھا۔ وہ دوبارہ پلٹتا اور اس کو مارتا۔ میں نے پوچھا: ''یہ کون ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ابھی آگے چلیے۔''

ہم چل پڑے اور تنور کی طرح بنے ہوئے ایک سوراخ کے پاس پہنچے۔ اس کا بالائی حصہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کھلا تھا، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی، جب وہ آگ ان کے قریب آتی تو وہ (اس سے ڈرتے ہوئے) بلند ہوتے اور اتنے اوپر آ جاتے کہ باہر نکلنے کے قریب آ جاتے تو اچانک وہ آگ بجھ جاتی اور وہ پھر اس میں پلٹ جاتے۔ اس میں کچھ عورتیں تھیں اور کچھ مرد تھے، جو ننگے تھے۔ میں نے پوچھا ''یہ کیا ہے؟'' وہ دونوں کہنے لگے: ''ابھی اور آگے چلیے۔''

ہم آگے چل پڑے۔ چلتے چلتے ایک خون کی نہر پر پہنچے۔ اس نہر میں ایک آدمی کھڑا تھا اور اس نہر کی ایک اونچی جگہ ایک اور آدمی کھڑا تھا۔ اس کے آگے کچھ

پتھر پڑے ہوئے تھے۔ نہر میں کھڑا آدمی آگے بڑھتا ہے اور جب وہ اس نہر سے نکلنا چاہتا ہے تو کنارے پر کھڑا شخص اس کے منہ میں ایک پتھر پھینکتا ہے۔ وہ نہر میں کھڑا آدمی (اس پتھر کو نگل کر) اسی جگہ پیچھے پلٹ جاتا ہے، جہاں تھا۔ میں نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' وہ دونوں کہنے لگے: ''ابھی آگے چلیے۔''

ہم چل پڑے اور چلتے چلتے ایک سبز باغ میں جا پہنچے، جس میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اس کے تنے کے پاس ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا اور (اس کے اردگرد) کچھ بچے تھے، جبکہ ایک آدمی درخت کے پاس بیٹھا ہوا تھا جو آگ جلا رہا تھا۔ وہ دونوں مجھے لے کر اس درخت پر چڑھ گئے۔ انھوں نے مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کردیا جس سے خوبصورت اور افضل میں نے کبھی کوئی گھر دیکھا ہی نہیں۔ اس میں کچھ بوڑھے تھے، کچھ جوان تھے، کچھ عورتیں تھیں اور کچھ بچے تھے۔ پھر انھوں نے مجھے وہاں سے نکالا اور مجھے لے کر پھر درخت پر چڑھنے لگے۔ اب انھوں نے مجھے ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو (پہلے سے کہیں) زیادہ خوبصورت اور بہترین تھا۔ اس میں کچھ بوڑھے تھے اور کچھ جوان تھے۔ میں نے ان سے کہا: ''تم نے آج رات مجھے بہت گھمایا ہے۔ اب مجھے ان چیزوں کے بارے بتاؤ، جو میں نے دیکھی ہیں؟'' وہ کہنے لگے: ''ہاں! وہ شخص جس کے جبڑے چیرے جا رہے تھے۔ وہ ایک کذاب آدمی تھا جو جھوٹ بولتا رہتا تھا۔ لوگ یہ جھوٹی باتیں اس سے سن کر آگے بیان کرتے تھے اور وہ پوری دنیا میں پھیل جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ جو آپ نے دیکھا وہی سلوک قیامت تک ہوتا رہے گا اور وہ شخص جو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ رات کو بھی اس سے غافل ہو کر سو جاتا اور دن کو بھی اس پر عمل نہ کرتا تھا، لہٰذا روز قیامت تک

اس کے ساتھ اسی طرح کیا جائے گا۔ وہ جو آپ نے ایک تنور کی طرح کا سوراخ دیکھا تھا (اس میں جو مرد اور عورتیں تھے) وہ زنا کار لوگ تھے اور وہ لوگ جو آپ نے نہر میں دیکھے تھے وہ سود خور تھے۔ وہ جو درخت کے پاس ایک بوڑھا آدمی تھا وہ جناب ابراہیم علیہ السلام تھے اور جو ان کے اردگرد بچے تھے وہ (قبل از بلوغت فوت ہونے والے) بچے تھے۔ وہ جو آدمی آگ جلا رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ ''مالک'' تھا۔ وہ جو پہلا گھر تھا، جس میں آپ داخل ہوئے تھے، وہ عام مومنوں کا گھر (یعنی جنت) تھا۔ جبکہ یہ (جس میں آپ اب کھڑے ہیں یہ) شہداء کا گھر ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔ آپ اپنا سر اٹھائیے!'' میں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سر پر بادل سا ہے۔ وہ دونوں کہنے لگے: ''یہ (جو بادل سا ہے) آپ کا گھر ہے۔ میں نے کہا: ''مجھے پھر چھوڑ دو تاکہ میں اپنے گھر میں چلا جاؤں۔'' وہ کہنے لگے: ''آپ کی ابھی کچھ عمر باقی ہے، جسے آپ نے پورا نہیں کیا، جب آپ اپنی عمر مکمل کر لیں گے تو اپنے گھر میں تشریف لے آئیں گے۔''

② عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ لِيْ: « يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ » قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اسْتُشْهِدَ أَبِيْ وَتَرَكَ عِيَالًا وَ دَيْنًا، قَالَ: « أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ أَبَاكَ؟ » قَالَ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: « مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَّرَاءِ حِجَابِهِ وَأَحْيَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا وَقَالَ: يَا عَبْدِيْ! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ، قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيْنِيْ فَأُقْتَلُ فِيْكَ ثَانِيَةً، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى: إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّيْ ﴿ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴾ » قَالَ فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ...... ﴾ (آل عمران: ۱۶۹) [1]

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور کہنے لگے: ''کیا بات ہے جابر! تو بڑا بجھا بجھا سا رہتا ہے؟'' میں نے کہا: ''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے اباجی (غزوۂ احد میں) شہید ہوگئے ہیں اور اپنے پیچھے بچے اور قرضہ چھوڑ گئے ہیں (اس لیے میں پریشان سا رہتا ہوں)۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تجھے میں ایک خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے اباجی کے ساتھ کیسا پیارا معاملہ کیا ہے؟'' میں نے کہا: ''اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے پردے کے سوا بات چیت نہیں کی۔ مگر تیرے باپ سے اللہ تعالیٰ نے تمام پردے ہٹا کر بالکل سامنے، زندہ کرنے کے بعد بات کی اور کہا: ''اے میرے بندے! میرے حضور کوئی تمنا کرو، تمھیں عطا کروں گا۔'' اس نے کہا: ''اے میرے پروردگار! مجھے زندگی عطافرما کہ میں تیری خاطر دوبارہ مارا جاؤں۔'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''درحقیقت میرا یہ حکم پہلے سے جاری ہوچکا ہے کہ (دنیا سے) یہاں آنے والے واپس نہیں جاتے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''جو اللہ کے راستے میں قتل ہوجائیں ان کو مردے نہ سمجھا کرو۔''

③ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾

---

[1] [ترمذی، ابواب التفسیر: باب و من سورة آل عمران (۳۰۱۰) ۔ سنده حسن۔ انظر صحيح الترمذی (۳۰۱۰) ۔ صحيح ابن ماجه: (۱۵۸، ۲۲۷۶)]

(آل عمران:۱۶۹)

قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «اَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَّهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ، تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَآءَتْ ثُمَّ تَأْوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا؟ قَالُوْا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُّتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُّسْاَلُوْا، قَالُوْا: يَا رَبِّ! نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَّيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا» [1]

''جناب مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت:

''(اے نبی!) ہرگز گمان نہ کریں کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل کردیے گئے ہیں، وہ مردے ہو چکے ہیں، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں وہ رزق بھی دیے جاتے ہیں۔''

اس کے متعلق سوال کیا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''ہم نے بھی اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''ان (شہداء) کی روحیں سبز رنگ کے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، وہ پرندے ایسی قندیلوں میں رہتے ہیں جو عرش کے ساتھ لٹک رہی ہیں۔ وہ پرندے جنت میں جہاں چاہتے ہیں اڑتے پھرتے ہیں، گھوم پھر کر اپنی قندیلوں میں آ جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ ان کی طرف ان کے رب نے جھانکا اور پوچھا: ''کیا تمھیں کسی چیز کی چاہت ہے؟ وہ کہنے لگے: ''اب ہم کس چیز کی خواہش کریں گے جبکہ ہم

---

[1] [مسلم، کتاب الإمارة: باب فی بیان ان ارواح الشهدآء فی الجنة (۱۸۸۷)]

جہاں چاہتے ہیں جنت میں چہچہاتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے ان سے یہ سوال تین بار کیا۔ جب انھوں نے یہ دیکھا کہ اللہ کے اس سوال کا جواب بتائے بغیر چھٹکارا ہی نہیں تو وہ کہنے لگے: ''اے ہمارے پروردگار! ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم تیرے راستے میں دوبارہ قتل کیے جائیں۔'' جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی ضرورت نہیں تو ان کو (ان کی حالت پر) چھوڑ دیا۔''

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « لَمَّا أُصِيبَ إِخْوَانُكُمْ بِأُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ أَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ أَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا وَ تَأْوِي إِلَى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوْا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَ مَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ قَالُوْا: مَنْ يُبَلِّغُ إِخْوَانَنَا عَنَّا أَنَّا أَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِئَلَا يَزْهَدُوْا فِي الْجِهَادِ وَلَا يَنْكُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ؟ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: أَنَا أُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى عَزَّوَجَلَّ:

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ. فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۶۹، ۱۷۰) [1]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب

[1] [ابو داؤد، کتاب الجهاد: باب فی فضل الشهادة (۲۵۲۰) -حدیث حسن- انظر صحیح ابی داؤد (۲۵۲۰)]

جنگ احد کے دن تمھارے بھائی شہید کیے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں ڈال دیا۔ وہ جنت کی نہروں پر اترتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں۔ لہٰذا جب یہ شہداء اپنے کھانے پینے اور مسرت و فرحت کی بہاروں سے لطف اندوز ہوئے تو کہنے لگے: ''کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو ہماری فرحت و نشاط انگیزی کی خبر پہنچائے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں، تاکہ وہ جہاد میں بے رغبتی نہ کریں اور نہ لڑائی کے وقت پیچھے ہٹیں؟'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں دنیا والوں کو تمھاری طرف سے پیغام دے دیتا ہوں۔'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انھیں دیا ہے اس پر خوش و خرم ہیں اور مطمئن ہیں۔ نیز جو اہل ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور ابھی وہاں نہیں پہنچے انھیں بھی وہ خوشخبری سناتے ہیں (اور بتاتے ہیں کہ) ان پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہیں۔''

❁❁❁❁❁❁

باب سوم

اطاعت رسول ﷺ

- اطاعت رسول ﷺ
- بدعات کی مذمت
- تحقیق وتقلید
- رسول اللہ ﷺ کے لیے بشر، عبد، رجل اور انسان کے محبت بھرے الفاظ۔ نیز حقیقت نور اور سائے کے دلائل
- صلوٰۃ وسلام
- رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور فضیلت اہل بیت وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم
- علماء اولیاء

اطاعت رسول

آیات

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِى يُحْبِبْكُمُ ٱللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَٱللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾ قُلْ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا۟ فَإِنَّ ٱللَّهَ لَا يُحِبُّ ٱلْكَـٰفِرِينَ ﴿٣٢﴾ (آل عمران: ۳۱-۳۲)

''(اے رسول!) اعلان کر دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ معاف کر دے گا۔ (اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ بڑا معاف کرنے والا مہربان ہے۔ کہہ دیجیے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر وہ پھر جائیں (مرتد ہوجائیں) تو بے شک اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتا۔''

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَـٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُو۟لَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ (الحجرات: ۱-۳)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (ﷺ) کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ اونچی آواز سے آپ کے ساتھ بات کیا کرو، جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمھارے تمام اعمال غارت ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو۔ وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ (ﷺ) کے پاس پست رکھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کا تقویٰ (جانچنے) کے لیے امتحان لے لیا ہے۔ ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔''

إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَصَدُّوا۟ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَشَآقُّوا۟ ٱلرَّسُولَ مِنۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ ٱلْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا۟ ٱللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَٰلَهُمْ ﴿٣٢﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا۟ أَعْمَٰلَكُمْ ﴿٣٣﴾

(محمد: ۳۲-۳۳)

''بلاشبہ وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، لوگوں کو اللہ کے راستے (دین) پر چلنے سے روکا اور رسول کی مخالفت کی، اس کے بعد کہ ان کے پاس ہدایت پہنچی۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ عنقریب اللہ ان کے تمام اعمال برباد کر دے گا۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا ۖ قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ ۖ وَإِن تُطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَٰلِكُمْ شَيْـًٔا ۚ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤﴾ (الحجرات: ۱۴)

”دیہاتی لوگ کہتے ہیں: ”ہم ایمان والے ہیں۔ آپ (ﷺ) ان سے کہہ دیں کہ تم ایمان نہیں لائے، بلکہ یوں کہہ لو کہ ہم مسلمان ہیں کیونکہ ایمان ابھی تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تو وہ تمھارے اعمال کے اجر میں کچھ بھی کمی نہ کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا معاف کرنے والا، رحم والا ہے۔“

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥٓ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ ٱلْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾

(الاحزاب:٣٦)

”کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ کر دیں تو پھر انھیں اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل رہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہو گیا۔“

وَأَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَنَٰزَعُوا۟ فَتَفْشَلُوا۟ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَٱصْبِرُوٓا۟ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ﴿٤٦﴾ (الانفال:٤٦)

”اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ صبر سے کام لو، یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا

يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

(النساء: ٦٤-٦٥)

''ہم نے ہر رسول کو محض اس لیے بھیجا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی فرماں برداری کی جائے۔ اگر یہ لوگ، جب انھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آ جاتے، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے۔ (اے نبی!) تیرے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ آپس کے اختلافات میں تم کو فیصل نہ مان لیں۔ پھر جو آپ فیصلہ دیں اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور (دل وجاں سے) تسلیم کر لیں جیسا کہ تسلیم کرنے کا حق ہے۔''

وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾

(النساء: ١١٥)

''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے، باوجود اس کے کہ اس پر راہِ راست واضح ہو چکی ہو اور مومنوں کی راہ کے علاوہ کسی اور راہ پر چلے تو اسے ہم اسی طرف چلائیں گے جدھر وہ خود چل پڑا۔ اسے جہنم میں جھونک دیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔''

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ﴿٦٦﴾ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا

ٱلسَّبِيلَا۠ ﴿٦٧﴾ (الاحزاب: ٦٦-٦٨)

’’جس روز ان کے چہرے آگ پر الٹ پلٹ کیے جائیں گے، اس وقت وہ کہیں گے: کاش! ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی ہوتی۔ (مزید) کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انھوں نے ہمیں صراط مستقیم سے ہٹا دیا۔ اے ہمارے پروردگار! تو انھیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت فرما۔‘‘

وَٱلنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾ وَمَا يَنطِقُ عَنِ ٱلْهَوَىٰٓ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْىٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾ (النجم: ١-٤)

’’قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہوا، تمھارا ساتھی نہ گمراہ ہوا ہے نہ بے راہ چلا ہے اور وہ تو اپنی خواہش سے بولتا ہی نہیں۔ (وہ جو بولتا ہے) وہ تو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے جو نازل کی جاتی ہے۔‘‘

مَّآ أَفَآءَ ٱللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ مِنْ أَهْلِ ٱلْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَـٰمَىٰ وَٱلْمَسَـٰكِينِ وَٱبْنِ ٱلسَّبِيلِ كَىْ لَا يَكُونَ دُولَةًۢ بَيْنَ ٱلْأَغْنِيَآءِ مِنكُمْ ۚ وَمَآ ءَاتَىٰكُمُ ٱلرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَىٰكُمْ عَنْهُ فَٱنتَهُوا۟ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلْعِقَابِ ﴿٧﴾ (الحشر: ٧)

’’دیہات والوں کا جو مال اللہ تعالیٰ لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے پس وہ اللہ کا، اس کے رسول کا، قرابت داروں کا، مسکینوں کا اور مسافروں کا ہے، تاکہ تمھارے دولت مندوں کے ہاتھ ہی مال نہ رہ جائے۔ جو

رسول تمھیں دیں وہ لے لیا کرو، جس سے منع کریں اس سے منع ہو جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے۔‘‘

وَيَوْمَ يَعَضُّ ٱلظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَـٰلَيْتَنِى ٱتَّخَذْتُ مَعَ ٱلرَّسُولِ سَبِيلًا ﴿٢٧﴾ يَـٰوَيْلَتَىٰ لَيْتَنِى لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ﴿٢٨﴾ لَّقَدْ أَضَلَّنِى عَنِ ٱلذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِى ۗ وَكَانَ ٱلشَّيْطَـٰنُ لِلْإِنسَـٰنِ خَذُولًا ﴿٢٩﴾

(الفرقان:۲۸-۲۹)

’’اور جس دن ظالم انسان اپنا ہاتھ چبائے گا اور کہے گا: کاش! میں نے رسول کا ساتھ دیا ہوتا۔ ہائے افسوس! کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے تو مجھے نصیحت آ جانے کے بعد گمراہ کر دیا۔ شیطان تو انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے۔‘‘

وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَٱلرَّسُولَ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ مَعَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ وَٱلصِّدِّيقِينَ وَٱلشُّهَدَآءِ وَٱلصَّـٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُو۟لَـٰٓئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ ٱلْفَضْلُ مِنَ ٱللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾

(النساء:٦٩-٧٠)

’’جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے (یعنی) انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ بہت ہی اچھا ساتھ ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی ہے علم رکھنے والا۔‘‘

مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرْسَلْنَـٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾

(النساء:٨٠)

''جو کوئی رسول کی اطاعت کرے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی اور جو کوئی منہ موڑ لے گا (اطاعت سے تو آپ اس پر پریشان نہ ہوں) ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلۡأَمۡرِ مِنكُمۡۖ فَإِن تَنَٰزَعۡتُمۡ فِي شَيۡءٖ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمۡ تُؤۡمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِۚ ذَٰلِكَ خَيۡرٞ وَأَحۡسَنُ تَأۡوِيلًا ﴿٥٩﴾ (النساء: ۵۹)

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو۔ پس اگر کسی بات میں تمھارا جھگڑا ہو جائے تو اس (متنازعہ معاملہ) کو اللہ اور رسول کی طرف لے آؤ، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہو۔ یہ بہت بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے بہت اچھا ہے۔''

وَيَقُولُونَ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَبِٱلرَّسُولِ وَأَطَعۡنَا ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٞ مِّنۡهُم مِّنۢ بَعۡدِ ذَٰلِكَۚ وَمَآ أُوْلَٰٓئِكَ بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِذَا دُعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ إِذَا فَرِيقٞ مِّنۡهُم مُّعۡرِضُونَ ﴿٤٨﴾ وَإِن يَكُن لَّهُمُ ٱلۡحَقُّ يَأۡتُوٓاْ إِلَيۡهِ مُذۡعِنِينَ ﴿٤٩﴾ أَفِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ أَمِ ٱرۡتَابُوٓاْ أَمۡ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِمۡ وَرَسُولُهُۥۚ بَلۡ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلظَّٰلِمُونَ ﴿٥٠﴾ إِنَّمَا كَانَ قَوۡلَ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ إِذَا دُعُوٓاْ إِلَى ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَهُمۡ أَن يَقُولُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۚ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ﴿٥١﴾ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَيَخۡشَ ٱللَّهَ وَيَتَّقۡهِ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَآئِزُونَ ﴿٥٢﴾ (النور: ۴۷-۵۲)

''وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے اور ہم نے اطاعت کی، پھر ان میں سے ایک جماعت اس کے بعد پھر جاتی ہے۔ یہ لوگ مومن ہیں ہی نہیں۔ جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف ان کو بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کردیں تو ان میں سے ایک جماعت منہ موڑنے والی ہوتی ہے۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں جاتا ہو تو پھر اس کی طرف مطیع وفرمانبردار بن کر آ جاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟ یا وہ شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں؟ یا انھیں اس بات کا خوف ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان کی حق تلفی کریں گے؟ بلکہ یہ لوگ خود بہت بڑے بے انصاف ہیں۔ مومنوں کی بات تو یہ ہوتی ہے، جب انھیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ کہتے ہیں ''ہم نے سن لیا اور ہم نے مان لیا۔'' یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے، اللہ سے ڈریں گے اور اس (کے عذابوں) سے ڈرتے رہیں گے۔ یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔''

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَٰكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا۟ شُهَدَآءَ عَلَى ٱلنَّاسِ وَيَكُونَ ٱلرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا ٱلْقِبْلَةَ ٱلَّتِى كُنتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ ٱلرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى ٱلَّذِينَ هَدَى ٱللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ ٱللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَٰنَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ بِٱلنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ (البقرۃ:۱۴۳)

''ہم نے اسی طرح تمھیں عادل امت بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول، تم پر گواہ ہو جائیں۔ جس قبلہ کی طرف تم پہلے (چہرہ کر کے نماز پڑھا

کرتے) تھے، اس کو ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں پر پھر (کر مرتد ہو) جاتا ہے۔ گو یہ کام مشکل ہے مگر جنھیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں)۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ایمان (نماز) ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ شفقت اور مہربانی فرمانے والا ہے۔"

احادیث

① عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهُ فَقَالَ: اَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهُ: « مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ؟ » فَقَالَ : اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ، فَقَالَ: « لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ » [1]

[1] [ترمذی، ابواب الجمعة: باب ماجاء فِي السفر يوم الجمعة (٥٢٧) ۔ حدیث صحیح۔ صححه الشيخ احمد شاكر فی تحقيقه علَى الترمذی (٥٢٧) وقال فی تحقيقه علَى مسند الامام احمد "اسناده صحيح، انظر المسند الامام احمد (٢٣١٧) (٩٠/٤) وهذا الحديث فی المسند: (٢٥٦/١) ولكن الشيخ الالبانی قال "ضعيف الاسناد" انظر ضعيف الترمذی (٥٢٧) ۔ وقال الشيخ احمد شاكر " الحجاج عندنا ثقة ومع ذٰلك فان الحديث له شاهد باسناد جيد يدل على صحة رواية الحجاج والحكم عن مقسم۔ البيهقی فی السنن الكبرٰی ، كتاب الجمعة : باب من قال لا تحبس الجمعة عن سفر (١٨٧/٣) ابن عبد الحكم فی فتوح مصر علی الصفحة (٢٩٨)]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ پس صبح کے وقت اس کے ساتھی چل پڑے اور عبد اللہ نے کہا: ''میں پیچھے رہوں گا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھوں گا۔ پھر اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤں گا۔'' جب عبد اللہ رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا: ''عبد اللہ! تجھے اپنے ہمراہیوں کے ساتھ صبح جانے سے کس چیز نے روکا؟'' تو انھوں نے عرض کیا: ''میرا ارادہ تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ نماز پڑھ لوں گا اور پھر ساتھیوں سے بھی جا ملوں گا۔'' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تو زمین کی ساری دولت بھی خرچ کر دے تب بھی تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ صبح جانے کا ثواب نہ پا سکے گا۔''

② عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَ لَا مَنْجَا اِلَّا اِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ. فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَاَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ» قَالَ فَرَدَدْتُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغْتُ: اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، قُلْتُ: وَ رَسُوْلِكَ، قَالَ: « لَا، وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ » [1]

[1] [بخاری، کتاب الوضوء: باب فضل من بات علی الوضوء (۲۴۷) ۔ مسلم، کتاب الذکر والدعاء و التوبۃ : باب ما یقول عند النوم و اخذ المضجع (۲۷۱۰)]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اے براء!) جب تو اپنے بستر پر آئے تو جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں اس طرح وضو کر، پھر اپنی دائیں جانب لیٹ جا، پھر یہ کلمات پڑھ: ''میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف مطیع کردیا، اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا، اپنی پشت تیرے سپرد کردی، تیری طرف رغبت اور خوف کی بنا پر، پناہ اور نجات کا ٹھکانا تیرے سوا کہیں نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور اس نبی پر ایمان لایا جو تو نے (ہماری طرف) بھیجا۔'' اگر تو اس رات فوت ہو جائے، تو تو فطرتِ (اسلام) پر ہو گا، تاہم ان کلمات کو اپنی ساری گفتگو کے آخر میں رکھ۔'' سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے وہ کلمات نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دہرائے، جب میں ان کلمات پر پہنچا کہ'' اے اللہ! میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے'' پھر میں نے کہا: ''اور تیرے رسول پر'' تو آپ نے کہا: ''نہیں (یوں کہہ) ''اور تیرے نبی پر، جس کو تو نے بھیجا۔''

③ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ » قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: « لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « وَ صِيَامُ رَمَضَانَ » قَالَ هَلْ: عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: « لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ وَ ذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الزَّكٰوةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: « لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا

اَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ »[1]

''سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا۔ وہ نجد کا باشندہ تھا، اس کے بالوں پر گردوغبار پڑا ہوا تھا۔ ہم اس کی گنگناہٹ تو سن رہے تھے مگر ہمیں پتا نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ نبی ﷺ کے قریب ہوا اور اسلام کے متعلق سوال کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔'' پھر اس نے پوچھا: ''کیا میرے ذمے ان نمازوں کے علاوہ بھی کچھ ہے؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا: ''سوائے نوافل کے کچھ نہیں۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں۔'' تو اس نے کہا: ''کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نفلی روزوں کے علاوہ کچھ نہیں۔'' پھر آپ ﷺ نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا تو اس نے کہا: ''کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ لازم ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، البتہ اگر تو نفلی طور پر صدقہ و خیرات کرے تو تیری مرضی ہے۔'' تب وہ شخص واپس جاتے ہوئے کہتا جاتا تھا: ''اللہ کی قسم! میں نہ اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم ہی۔'' تب آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس شخص نے سچ کہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔''

④ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (عَلَى الْمِنْبَرِ) قَالَ: « اِجْلِسُوْا » فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَلَسَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

---

[1] [بخاری، کتاب الایمان: باب الزکوۃ من الاسلام (٤٦) ۔ مسلم، کتاب الایمان: باب بیان الصلوات التی ھی أحد أرکان الاسلام (١١)]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: «تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ!» [1]

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر پر رونق افروز ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ۔'' آپ کے فرمان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی سنا وہ مسجد کے دروازے ہی میں بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: ''ابن مسعود رضی اللہ عنہ آگے آ جایئے۔''

⑤ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: «تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ» [2]

''مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انھیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، تم ہرگز گمراہ نہیں ہوں گے جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید، اس کے نبی ﷺ کی سنت۔''

⑥ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

---

[1] [ابو داوٗد ، کتاب الصلوۃ: باب الامام یکلم الرجل فی خطبته (۱۰۹۱) ۔ حدیث صحیح۔ انظر صحیح ابی داوٗد (۱۰۹۱) ۔ قال الالبانی رجاله ثقات۔ و رواه عبد الرزاق فی المصنّف: باب جلوس النّاس حین یخرج الامام ۔ و رواه الحاکم فی المستدرك علی الصحیحین، کتاب الجمعة۔ و ابن خزیمة فِی صحیح ابن خزیمة ، جُماع ابواب الاذان والخطبة فِی الجمعة: باب امر الامام الناس بالجلوس ایضا عن ابن عباس رضی الله عنه]

[2] [المؤطا ، کتاب القدر: باب النهی عن القول بالقدر (۳) ۔ حدیث صحیح۔ رواه مالك بسند معضل۔ یعنی مرسل۔ ولکن له شاهد یقوی هذا الحدیث۔ قال الالبانی: وهو معضل کما تری لکن له شاهد من حدیث ابن عباس رضی الله عنه بسند حسن اخرجه الحاکم (۹۳/۱) وروی من حدیث ابی هریرة رضی الله عنه ایضًا۔ انظر مشکوۃ المصابیح بتحقیق الالبانی (۱۸٦)]

عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: « اَلَا اِنِّی اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ، اَلَآ يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهِ، يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، اَلَآ لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَهْلِیِّ وَلَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقْطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهُ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ » [1]

''سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خبر دار! بلا شبہ میں کتاب (قرآنِ مجید) دیا گیا ہوں اور اس کے ساتھ اس جیسی (یعنی اللہ کی طرف سے وحی) ایک اور چیز (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم) بھی دیا گیا ہوں۔ خبردار! ہو سکتا ہے کہ پیٹ بھر کر کھانے والا آدمی اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کر بیٹھے (یعنی نخوت اور تکبر کی صورت میں) اور کہے: تم پر صرف اس قرآن کی اتباع لازم ہے۔ لہٰذا جو اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھیں اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھیں۔ خبردار! تمھارے لیے گھریلو گدھے کا گوشت حرام ہیں، کچلی سے شکار کرنے والا جنگلی جانور (درندہ) حرام ہے۔ ذمی شخص (جس کو مسلمانوں نے اپنی حکومت میں پناہ دے رکھی ہو) کی گری ہوئی چیز استعمال میں لانا حرام ہے۔ ہاں اگر وہ اس سے بے پروا ہو (تو پھر گری ہوئی گمشدہ چیز استعمال میں لائی جا سکتی ہے)۔ جو کسی قوم اور قبیلے

---

[1] [ابو داوٗد، كتاب السنة: باب فی لزوم السنة (٤٦٠٤) ـ سنده صحيح ـ ورواه الدارمی نحوه، وكذا ابن ماجه الٰی قولهٖ " كما حرم اللّٰهُ " وكذا روی الترمذی فی ابواب العلم من طريق اخرٰی عن المقدام و قال "حديث حسن" انظر المشكوٰة بتحقيق الالبانی (١٦٣) صحيح ابی داوٗد (٤٦٠٤) صحيح ابن ماجه (١٢)]

کے ہاں مہمان ٹھہرے تو ان پر لازم ہے کہ وہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہیں کرتے تو پھر وہ ان سے اپنی مہمان نوازی کے بقدر تاوان اور معاوضہ وصول کر سکتا ہے۔''

⑦ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی » قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ یَّأْبٰی؟ قَالَ: « مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی »[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت کا ہر شخص جنت میں داخل ہوگا مگر جس نے انکار کیا۔'' پوچھا گیا: ''(بھلا جنت میں جانے سے) کون انکار کرے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کر دیا۔''

⑧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَأْیِهٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ »[2]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے حدیث

---

[1] [بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة: باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۷۲۸۰)]

[2] [ترمذی، ابواب تفسیر القرآن: باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برأیه (۲۹۵۱)۔ حدیث صحیح لشواهده۔ قَالَ الالبانی: اسناده ضعیف ولکن ابن ابی شیبة روٰه بسند صحیح کما قال ابن القطان و نقله المناوی فی ''فیض القدیر'' انظر مشکوة المصابیح بتحقیق الالبانی (۲۳۲،۳۳۵) و ضعیف الترمذی (۲۹۵۱)]

بیان کرنے میں احتیاط اور پرہیز اختیار کرو، سوائے اس حدیث کے جس کا تمھیں علم ہو (اس کو بیان کرو)۔ پس جس شخص نے مجھ پر قصدا جھوٹ بولا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے اور جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے اس کو بھی چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔''

⑨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَ اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَّتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمَدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَيَرْفَعُهٗ بِهَا دَرَجَةً وَ يَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَ مَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ» [1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کو مسلمان ہونے کی حالت میں ملے تو اس کو ان نمازوں کی پابندی کرنی چاہیے جب ان کے لیے اذان دی جاتی ہے (یعنی مسجد میں آ کر نماز پڑھا کرے)۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدایت کے طریقے مقرر کیے ہیں، یہ نمازیں بھی ان ہدایت کے طریقوں میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھروں میں نمازیں پڑھنے لگ جاؤ گے جیسا کہ جماعت

---

[1] [مسلم ، كتاب المساجد: باب صلوة الجماعة من سنن الهدٰى (٦٥٤)]

سے پیچھے رہنے والے اور گھر میں نماز پڑھنے والے شخص کا طرز عمل ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھو گے۔ اگر تم نے اپنے نبی (ﷺ) کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جب کوئی آدمی اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر مسجد کی جانب چل پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتے ہیں ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔ ہم اپنے تئیں ایسا دیکھا کرتے تھے کہ جس آدمی کا نفاق سب کو معلوم ہوتا وہ نماز سے پیچھے رہا کرتا تھا۔ البتہ تحقیق ایک آدمی دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا دے کر لایا جاتا اور باجماعت صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔“

⑩ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَّ بَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ،

فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ [1]

[1] [بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة: باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ (۷۲۸۱)]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ فرشتے آئے، آپ سوئے ہوئے تھے۔ ایک کہنے لگا: ''آپ سو رہے ہیں۔'' دوسرا کہنے لگا: ''(پھر کیا ہوا) آپ کی آنکھیں سوتی ہیں مگر دل بیدار رہتا ہے۔'' وہ کہنے لگے: ''اس نبی کی ایک مثال ہے، ان کے لیے وہ مثال بیان کردو۔'' پھر ایک کہنے لگا: ''وہ تو سوئے ہوئے ہیں۔'' تو دوسرے نے کہا: ''بلاشبہ آپ کی صرف آنکھیں سوئی ہوئی ہیں جبکہ دل جاگ رہا ہے (لہٰذا وہ آپ کی بات سنیں گے، آپ بیان کریں) انھوں نے کہا: ''اس نبی کی مثال اس آدمی کی طرح ہے جو ایک گھر تعمیر کرتا ہے، اس میں ایک دعوت (طعام) کا بندوبست کرتا ہے، پھر ایک آدمی کو بھیجتا ہے (کہ لوگوں کو اس کھانے کی دعوت دے)۔ اب جو آدمی اس دعوت دینے والے کی بات مان لیتا ہے وہ تو گھر میں داخل ہوجاتا ہے اور کھانا تناول کر لیتا ہے لیکن جو اس دعوت دینے والے کی بات نہیں مانتا وہ نہ تو گھر میں داخل ہو پاتا ہے نہ کھانا کھا سکتا ہے۔''

وہ پھر کہنے لگے: ''اب اس کی تشریح بھی کردو تاکہ وہ اس مثال کو سمجھ سکیں۔'' ایک کہنے لگا: ''وہ تو سوئے ہوئے ہیں۔'' تو کوئی دوسرا بولا: ''آپ کی محض آنکھیں سوئی ہوئی ہیں دل بیدار ہے۔'' وہ کہنے لگے: ''گھر سے مراد تو جنت ہے، دعوت دینے والے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (گھر بنانے والے اور کھانے کا بندوبست کرنے والے سے مراد اللہ تعالیٰ ہے) لہٰذا جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانے گا اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے تحقیق اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو (اچھے اور برے، مسلمان اور کافر، جنتی اور جہنمی کے درمیان) فرق کرنے والے ہیں۔''

(11) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ

اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوا كَاَنَّهُمْ تَـقَالُّوْهَا، فَقَالُوا: وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، قَالَ اَحَدٌ: اَمَّا اَنَا فَاِنِّی اُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا، وَ قَالَ اٰخَرُ: اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ، وَقَالَ اٰخَرُ وَاَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: «اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهٗ، لٰكِنِّیْ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اُصَلِّی وَ اَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَيْسَ مِنِّیْ» [1]

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین آدمی (سیدنا علی، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہم) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے گھروں کی طرف آئے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق سوال کرنے لگے۔ جب انھیں (آپ کی عبادت کے متعلق) بتایا گیا تو گویا انھوں نے اس کو کم محسوس کیا اور کہنے لگے: ”کہاں ہم اور کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے پہلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے ہیں۔ ایک کہنے لگا: ”میں تو ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔“ دوسرا کہنے لگا: ”میں تو ہر روز روزہ رکھوں گا، کبھی روزہ نہیں چھوڑوں گا۔“ تیسرا کہنے لگا: ”میں تو عورتوں سے الگ تھلگ رہوں گا، میں شادی ہی نہیں کروں گا۔“ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو آپ نے پوچھا: ”آپ نے یوں یوں کہا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تم میں

---

[1] [بخاری ، كتاب النكاح: باب الترغيب فی النكاح (٥٠٦٣) ـ مسلم، كتاب النكاح: باب استحباب النكاح لمن تاقت نفسه اليه (١٤٠١)]

سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سے سب سے زیادہ اس کے لیے پرہیز گاری اختیار کرنے والا ہوں، اس کے باوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور روزہ چھوڑتا بھی ہوں، رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے عورتوں سے شادیاں بھی کیں ہیں۔ لہٰذا جو کوئی میری سنت سے بے رغبتی (نفرت) اختیار کرے گا وہ مجھ ہی سے نہیں۔ (یعنی اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں)''

⑫ عَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اِنَّمَا مَثَلِیْ وَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰهُ بِهٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ: یَا قَوْمِ! اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَ اِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ، فَالنَّجَاءَ، فَاَطَاعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَ کَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَیْشُ فَاَهْلَکَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهٖ وَ مَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَ کَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ »[1]

''سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری مثال اور جو چیز مجھے دے کر بھیجا گیا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: ''اے میری قوم! میں نے (دشمن کے) لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے، بے شک میں واضح (کھلم کھلا) ڈرانے والا ہوں، لہٰذا (اپنا بندوبست کرلو اور) اپنا بچاؤ کرلو۔ کچھ

---

❶ [بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة: باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ (۷۲۸۳) ۔ مسلم، کتاب الفضائل: باب شفقته ﷺ علی امته (۲۲۸۳)]

لوگ تو اس کی بات مان لیتے ہیں اور راتوں رات ہی اپنا بندوبست کر کے اطمینان سے اس جگہ سے چل پڑتے ہیں، وہ تو نجات پا جاتے ہیں۔ (جبکہ) کچھ لوگوں نے اس کی بات نہ مانی، وہ اپنی جگہ پر ہی رہے اور (دشمن کے) لشکر نے صبح صبح ان کو آ لیا، انھیں ہلاک کر دیا اور ان کو تہس نہس کر ڈالا۔ یہ اس کی مثال ہے کہ جس نے میری بات مانی اور جو چیز میں لے کر آیا ہوں اس کو تسلیم کیا اور یہی مثال ہے اس کی جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق چیز میں لے کر آیا ہوں اس کو جھوٹ جانا۔"

⑬ حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: «مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلِ نِ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَ جَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا قَالَ: فَذٰلِكُمْ مَثَلِيْ وَ مَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِّيْ وَتَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا» [1]

"سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ احادیث بیان کیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری مثال اس آدمی کی طرح ہے جس نے آگ جلائی۔ جب اس کے آس پاس کا ماحول روشن ہو گیا تو یہ کیڑے مکوڑے اور آگ میں گرنے والے پتنگے اس میں گرنے لگے۔ وہ آدمی ان کو روکنے لگا (کہ اس میں نہ گرو)۔ وہ اس پر غالب آ جاتے ہیں

---

[1] [مسلم، كتاب الفضائل: باب شفقته ﷺ على امته (۲۲۸۳) ـ بخاری، كتاب الرقاق: باب الانتهاء عن المعاصی (٦٤٨٣)]

(یعنی اس کے روکنے کے باوجود) اس آگ میں گرتے ہی جاتے ہیں۔ پس یہی میری اور تمھاری مثال ہے۔ میں تمھیں کمر سے پکڑ پکڑ کر اس آگ سے پیچھے ہٹا رہا ہوں کہ اس آگ سے دور رہو، اس آگ سے دور رہو اور تم ہو کہ میری ایک نہیں سنتے بلکہ میرے اوپر غالب آ کر اس میں گرتے جاتے ہو۔''

⑭ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَ اَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَ يَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَ يَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ مَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَ لَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ حَبَّةُ خَرْدَلٍ »[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ سے پہلے جس امت میں بھی اللہ نے کوئی نبی بھیجا ہے تو اس کے کچھ حمایتی اور صحابہ ضرور ہوئے ہیں، جو اس کی سنت پر عمل کرتے تھے اور اپنے نبی کی پیروی کرتے تھے، پھر ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جو وہ باتیں کہتے تھے جن پر عمل نہیں کرتے تھے اور جن پر عمل کرتے تھے ان کاموں کا حکم ہی ان کو نہیں کیا گیا تھا۔ پس جو کوئی ان سے اپنے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے، جو کوئی ان کے ساتھ اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ بھی مومن ہے اور جو کوئی ان کو اپنے دل ہی میں برا محسوس کرے گا وہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعد تو رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان باقی نہیں رہتا۔''

---

[1] [مسلم، کتاب الایمان: باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان (٥٠)]

⑮ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الصُّبحَ ذَاتَ يَومٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرَفَتْ مِنهَا الْعُيُونُ، وَ وَجِلَتْ مِنهَا الْقُلُوْبُ۔ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ قَالَ: «قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِيْ اِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَتَمَسَّكُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَ اِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» [1]

''سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں ایک دلوں میں اتر جانے والی وعظ ونصیحت فرمائی، جس سے ہماری آنکھوں سے آنسو بہ پڑے اور ہمارے دل دہل گئے۔ ایک کہنے والے نے کہا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! لگتا ہے کہ یہ ایک رخصت ہونے والے (یعنی دنیا سے جانے والے) کی نصیحت ہے، آپ ہم سے کیا عہد لینا چاہتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: ''تحقیق میں تم کو سفید (واضح اور صاف) سڑک پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ جس کی رات

---

[1] [مسند احمد (۴/۱۲۶) سندہ صحیح۔ اُنظر فَتحَ الرّبانی لترتیب مسند الامام احمد ابن حنبل الشیبانی، لاحمد عبد الرحمٰن البناء القسم الاول، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة: باب فی الاعتصام بسنته ﷺ والاهتداء بهدیه ۔ قال الالبانی "سندہٗ صحیح" المشکاة بتحقیق الالبانی (۱۶۵) ۔ قال البغوی" اسنادہٗ صحیحٌ"۔ انظر شرح السنة، کتاب الایمان: باب الاعتصام بالکتاب والسنة (۱/۲۰۵) بتحقیق زهیر الشاویش وشعیب الارناؤوط۔ ابن حبان ایضًا)]

بھی دن کی طرح واضح ہے۔ اس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی میرے بعد پھسلے گا۔ جو کوئی تم میں سے میرے بعد زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ (اس وقت) تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ صحابہ کے طریقے کو لازم پکڑنا، اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور اپنی داڑھیں ان پر گھاڑے رکھنا (یعنی سختی سے کاربند رہنا)۔ علاوہ ازیں اپنے آپ کو نئے نئے کاموں (بدعات) سے بچا کر رکھنا۔ بلاشبہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

(16) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ: « هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ » ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ: « هٰذِهِ سُبُلٌ، عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ اِلَيْهِ » وَقَرَأَ:

﴿ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ﴾ (الانعام:۱۵۳) [1]

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک (سیدھا) خط کھینچا، پھر فرمایا: "یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے" پھر اس خط کے دائیں بائیں دیگر خط بھی کھینچے اور فرمایا: "یہ (گمراہی کے) راستے ہیں، ان میں

[1] [مستدرك حاكم (۳۱۸/۲) ، كتاب التفسير: شان نزول آية ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا...... ﴾ (النساء: ۹٤) وفى شانِ نزول آية ﴿ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى...... ﴾ (البقرة: ۲۲۰) وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه ۔ انظر المستدرك علَى الصحيحين (۳۱۸/۲) بتحقيق مصطفٰى عبد القادر عطاء وقال الالبانى: اسناده حسن و صححه الحاكم وغيره۔ انظر مشكوة المصابيح بتحقيق الالبانى (۱٦٦)]

سے ہر ایک راستے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو اپنی (طرف لوگوں کو) بلاتا ہے۔''
پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی:

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَٰطِي مُسْتَقِيمًا فَٱتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا۟ ٱلسُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِۦ ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّىٰكُم بِهِۦ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٥٣﴾

''بلا شبہ یہ میرا راستہ ہے، اس کی پیروی کرو، دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو۔ وہ راستے تمھیں اللہ کے راستے سے ہٹا دیں گے۔ اللہ تم کو نصیحت کر رہا ہے شاید کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔''

⑰ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً » قَالُوْا: وَمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: « مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ » [1]

''سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری

---

[1] [ترمذی، کتاب الایمان: باب ما جاء فی افتراق ھذہ الامة (٢٦٤١) حدیث صحیح لشواھدہ۔ وقد ذکرہ صاحب مرعاۃ المفاتیح الشیخ عبید الله المبارکفوری وقال: وقد ظهر بما ذکرنا من الکلام فی احادیث ھؤلاء الصحابة ان بعضها صحیح، وبعضها حسن، وبعضها ضعیف۔ وتحصل منه ان حدیث افتراق الامّة صحیح من غیر شك۔ انظر مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان: باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی۔ الطبرانی فی الاوسط (٥/٤٦٠، ٨/٤٠٩) بتحقیق الدکتور محمد الطحان، وفی الصغیر (٣٥٦/١) وفیه "ما انا علیه الیوم واصحابی")]

امت پر وہی حالت آئے گی جو بنو اسرائیل کی حالت تھی، بالکل ایسے جیسے جوتے کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں کے برابر ہوتا ہے، یہاں تک کہ اگر بنواسرئیل میں سے کسی نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا (بدبخت) ہوگا جو یہ کام کرے گا۔ بے شک بنو اسرائیل بہتر (۷۲) جماعتوں میں تقسیم ہو گئے، جبکہ میری امت تہتر (۷۳) جماعتوں میں تقسیم ہوگی، سب کے سب آگ میں جائیں گے، سوائے ایک کے۔" صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: "وہ (ایک) کون ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کا عمل میرے اور میرے صحابہ جیسا ہوگا۔"

⑱ عَنْ اَبِیْ عَامِرِ الْهَوْزَنِیِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِیْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: اَلَآ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَامَ فِيْنَا فَقَالَ: « اَلَآ اِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوْا عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَاِنَّ هٰذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّ سَبْعِيْنَ: ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَ وَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِيَ الْجَمَاعَةُ »

زَادَ ابْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو فِیْ حَدِيْثِهِمَا: « وَاَنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِیْ أُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَآءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهٖ » وَ قَالَ عَمْرٌو: الْكَلَبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ .[1]

"ابو عامر الہوزنی سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وہ

[1] [ابو داوٗد ، کتاب السنة: باب شرح السنة (٤٥٩٧) مسند احمد (١٠٢/٤) حدیث حسن۔ انظر سلسلة الاحادیث الصحیحة (٢٠٤) وصحیح ابی داوٗد (٤٥٩٧) وَصحیح الجامع الصغیر: (٢٦٤١)]

ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: ''خبر دار! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''خبردار! بلاشبہ تم سے پہلے اہل کتاب بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور بلاشبہ یہ ملت (امت محمدیہ) تہتر (۷۳) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی، بہتر (۷۲) تو جہنم کی آگ میں چلے جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ گروہ ''جماعت'' ہوگا۔'' ابن یحییٰ اور عمرو یہ الفاظ زیادہ روایت کرتے ہیں: ''میری امت میں ایسی قومیں نمودار ہوں گی کہ جن میں خواہشات اس طرح سرایت کر جائیں گی جس طرح ہڑک کی بیماری والے میں ہڑک سرایت کر جاتی ہے (ہڑک ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے جس میں مریض پاگل سا ہو جاتا ہے، پانی پینا چھوڑ دیتا ہے اور بالآخر پیاسا مر جاتا ہے۔ یہ بیماری اس مریض کے رگ وریشہ میں سرایت کر جاتی ہے)۔'' عمرو نے کہا: ''ہڑک کی بیماری والے کی کوئی رگ اور جوڑ نہیں بچتا مگر یہ بیماری ہر رگ اور جوڑ میں داخل ہوجاتی ہے۔''

⑲ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَاهُ فَقَالَ: اِنَّانَسمَعُ اَحَادِیْثَ مِنْ یَهُوْدَ تُعْجِبُنَا، اَفَتَرٰی اَنْ نَکْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: « اَمُتَهَوِّکُوْنَ اَنْتُمْ کَمَا تَهَوَّکَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصَارٰی ؟ لَقَدْ جِئْتُکُمْ بِهَا بَیْضَآءَ نَقِیَّةً، وَ لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِی » [1]

---

[1] [بیهقی فی شعب الایمان (۱۷۷)(۱/۲۰۰) ۔ حدیث حسن۔ قال الالبانی: فیه مجالد بن سعید وفیه ضعف ۔ ولکن الحدیث حسن عندی لان له طرقا کثیرة عند اللالکائی والهروی وغیرهما ۔ انظر المشکوة بتحقیق الالبانی (۱۷۷) ۔ دارمی باتم منه و احمد فی المسند (۳/۳۸۷)]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: "بے شک ہم یہود سے کچھ باتیں سنتے ہیں، کیا ان میں بعض ہم لکھ لیا کریں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم ابھی تک حیران ہو، جیسے یہود و نصاریٰ حیران تھے۔ البتہ تحقیق میں تمھارے پاس صاف اور واضح شریعت لے کر آیا ہوں، اگر موسیٰ علیہ السلام آج زندہ ہوتے تو انھیں بھی میری اتباع کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔"

⑳ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِنَ التَّوْرَاۃِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرَاۃِ فَسَکَتَ ،فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یَتَغَیَّرُ، فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ: ثَکِلَتْكَ الثَّوَاکِلُ مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ؟ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَ مِنْ غَضَبِ رَسُوْلِہٖ، رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا، وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: « وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ، لَوْ بَدَا لَکُمْ مُوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَ تَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ، وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ »[1]

"سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تورات کا نسخہ لے کر آئے اور کہنے لگے: "یا رسول اللہ! یہ تورات کا ایک

---

❶ [دارمی فی المقدمۃ: باب ما یتقی من تفسیر حدیث النبی و قول غیرہ عند قولہ ﷺ (٤٤١) سندہ حسن۔ انظر المشکاۃ بتحقیق الالبانی (١٩٤)]

نسخہ ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پڑھنے لگ گئے اور رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور متغیر ہونے لگ گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''(اے عمر!) گم پانے والیاں تجھے گم پائیں، کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کی جانب نہیں دیکھ رہا؟'' جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی جانب دیکھا تو کہنے لگے: ''میں اللہ کے غضب اور رسول اللہ ﷺ کے غضب سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (میں) محمد ﷺ کی جان ہے! اگر (بالفرض) موسیٰ علیہ السلام تمھارے پاس آ جائیں تم ان کی پیروی کرنے لگ جاؤ اور مجھے چھوڑ دو تو سیدھے راستے سے بھٹک جاؤ گے۔ اگر (بالفرض) موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوکر تشریف لے آئیں اور میری نبوت کا زمانہ پالیں تو وہ بھی میری ہی اتباع کریں۔''

بدعات کی مذمت

آیات

ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِى قُلُوبِ ٱلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ٱبْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَٰهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ٱبْتِغَآءَ رِضْوَٰنِ ٱللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۖ فَـَٔاتَيْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٢٧﴾ (الحدید:۲۷)

”ان کے بعد ہم نے لگا تار اپنے رسول مبعوث کیے اور ان کے بعد عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ اس کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی، ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔ جبکہ صوفیت انھوں نے خود ایجاد کر ڈالی، ہم نے وہ ان پر فرض نہیں کی تھی۔ مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں (انھوں نے اس کو اختیار کیا تھا)۔ پھر اس کی پابندی کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کیا۔ ان میں سے جو لوگ ایمان لائے تھے ان کا اجر ہم نے ان کو عطا کیا مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق تھے۔“

أَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا۟ لِلَّهِ شُرَكَآءَ قُلْ سَمُّوهُمْ ۚ أَمْ تُنَبِّـُٔونَهُۥ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى ٱلْأَرْضِ أَم بِظَٰهِرٍ مِّنَ ٱلْقَوْلِ ۗ بَلْ

زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ مَكْرُهُمْ وَصُدُّواْ عَنِ ٱلسَّبِيلِ ۗ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ لَّهُمْ عَذَابٌ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ ٱلْـَٔاخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ ٱللَّهِ مِن وَاقٍ ﴿٣٤﴾ (الرعد:۳۳-۳٤)

”پھر کیا وہ جو ایک ایک جان کی کمائی پر نظر رکھنے والا ہے (اس کے مقابلے میں یہ جسارتیں کی جا رہی ہیں کہ) لوگوں نے اس کے کچھ شریک بنا رکھے ہیں؟ (میرے رسول!) ان سے کہو (اگر واقعی وہ اللہ کے اپنے بنائے ہوئے شریک ہیں تو) ذرا ان کے نام لو کہ وہ کون ہیں؟ کیا تم اللہ کو ایک نئی بات کی خبر دے رہے ہو جسے وہ اپنی زمین میں نہیں جانتا؟ یا تم لوگ ظاہری بات کی تقلید کرتے ہو؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے دعوت حق کو ماننے سے انکار کیا ہے، ان کو ان کی مکاریاں خوبصورت لگتی ہیں۔ وہ راہ راست سے روک دیے گئے ہیں، پھر جسے اللہ گمراہی میں پھینک دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ہے۔ ان کو دنیا کی زندگی میں بھی سزا ہے اور آخرت کا عذاب تو سب (سزاؤں) سے زیادہ سخت ہے۔ انھیں کوئی اللہ کی پکڑ سے بچانے والا بھی نہیں ہے۔“

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ ٱللَّهَ بِدِينِكُمْ وَٱللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ ۚ وَٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ ﴿١٦﴾ (الحجرات:۱٦)

”(میرے رسول!) ان سے کہو کہ کیا تم اللہ کو اپنے دین کی اطلاع دے رہے ہو؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ تو ہر چیز کو جاننے والا ہے۔“

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لِمَ تُحَآجُّونَ فِيٓ إِبۡرَٰهِيمَ وَمَآ أُنزِلَتِ ٱلتَّوۡرَىٰةُ وَٱلۡإِنجِيلُ إِلَّا مِنۢ بَعۡدِهِۦٓۚ أَفَلَا تَعۡقِلُونَ ﴿٦٥﴾ هَٰٓأَنتُمۡ هَٰٓؤُلَآءِ حَٰجَجۡتُمۡ فِيمَا لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞ فَلِمَ تُحَآجُّونَ فِيمَا لَيۡسَ لَكُم بِهِۦ عِلۡمٞۚ وَٱللَّهُ يَعۡلَمُ وَأَنتُمۡ لَا تَعۡلَمُونَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ إِبۡرَٰهِيمُ يَهُودِيّٗا وَلَا نَصۡرَانِيّٗا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفٗا مُّسۡلِمٗا وَمَا كَانَ مِنَ ٱلۡمُشۡرِكِينَ ﴿٦٧﴾ إِنَّ أَوۡلَى ٱلنَّاسِ بِإِبۡرَٰهِيمَ لَلَّذِينَ ٱتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا ٱلنَّبِيُّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْۗ وَٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ ﴿٦٨﴾ (آل عمران: ٦٥-٦٨)

”اے اہل کتاب! تم ابراہیم (علیہ السلام) کے بارے میں ہم سے کیوں جھگڑا کرتے ہو؟ تورات اور انجیل تو ابراہیم (علیہ السلام) کے بعد ہی نازل ہوئیں ہیں۔ پھر کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے؟ تم وہی لوگ ہو کہ جنھوں نے ایسی بات میں تو جھگڑا کیا ہی تھا جس کا تمھیں کچھ علم تھا مگر ایسی بات میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا تمھیں کچھ علم نہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ ابراہیم (علیہ السلام) نہ تو یہودی تھے اور نہ عیسائی، بلکہ سب سے الگ تھلگ ہو کر ایک اللہ کی عبادت کرنے والے اور فرمانبردار تھے، وہ مشرک نہ تھے۔ سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم (علیہ السلام) کے قریب وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس کی پیروی کی اور یہ نبی اور ایمان والے لوگ۔ اللہ تعالیٰ ہی مومنوں کا کارساز ہے۔“

قُلۡ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ غَيۡرَ ٱلۡحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوٓاْ أَهۡوَآءَ قَوۡمٖ قَدۡ ضَلُّواْ مِن قَبۡلُ وَأَضَلُّواْ كَثِيرٗا وَضَلُّواْ عَن سَوَآءِ ٱلسَّبِيلِ ﴿٧٧﴾ (المائدۃ: ٧٧)

’’(میرے رسول!) کہو کہ اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تخیلات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور اکثر لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔‘‘

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ ٱلْإِسْلَـٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى ٱلْـَٔاخِرَةِ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴿٨٥﴾ (آل عمران:۸۵)

’’جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور طریق زندگی اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں ناکام و نامراد رہے گا۔‘‘

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْمَيْتَةُ وَٱلدَّمُ وَلَحْمُ ٱلْخِنزِيرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ وَٱلْمُنْخَنِقَةُ وَٱلْمَوْقُوذَةُ وَٱلْمُتَرَدِّيَةُ وَٱلنَّطِيحَةُ وَمَآ أَكَلَ ٱلسَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى ٱلنُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا۟ بِٱلْأَزْلَـٰمِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ ٱلْيَوْمَ يَئِسَ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ مِن دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَٱخْشَوْنِ ۚ ٱلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِى وَرَضِيتُ لَكُمُ ٱلْإِسْلَـٰمَ دِينًا ۚ فَمَنِ ٱضْطُرَّ فِى مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ ۙ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣﴾ (المائدۃ:۳)

’’تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو حرام کر دیے گئے ہیں۔ نیز وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہے یا جسے کسی درندے نے پھاڑ کھایا ہو...... سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا...... اور وہ جو کسی خانقاہ پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی تمھارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعے سے اپنی

قسمت معلوم کرو۔ یہ سب افعال فسق ہیں۔ (آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ آیت تلاوت فرمائی) آج کے دن کافر تمھارے دین سے مایوس ہو چکے ہیں، تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمھارے دین کو تمھارے لیے مکمل کر دیا ہے، اپنی نعمت تم پر مکمل کر دی ہے اور تمھارے لیے اسلام کو تمھارے دین کی حیثیت سے پسند فرمایا ہے۔ پھر جو کوئی بھوک کی شدت سے لاچار ہو جائے البتہ وہ گناہ کی طرف مائل ہونے والا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔''

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ﴿١٠٦﴾

(الکہف:۱۰۳-۱۰۶)

''(میرے رسول!) ان سے کہو کہ کیا ہم تمھیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ (لوگ) ہیں کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری کوشش اور محنت ضائع ہوگئی اور وہ خیال کرتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیات کو ماننے سے انکار کیا اور اس کی ملاقات کا یقین نہ کیا۔ اس لیے ان کے سارے اعمال ضائع ہوگئے اور قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن نہیں کریں گے۔ ان کی جزا جہنم ہے، اس انکار کی وجہ سے جو انھوں نے کیا اور اس مذاق کی پاداش میں جو وہ میری آیات اور میرے رسولوں کے ساتھ کرتے رہے۔''

اتَّخَذُوٓا۟ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَـٰنَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَمَآ أُمِرُوٓا۟ إِلَّا لِيَعْبُدُوٓا۟ إِلَـٰهًا وَٰحِدًا ۖ لَّآ إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَـٰنَهُۥ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٣١﴾ (التوبۃ: ۳۱)

''انھوں (یہود و نصاریٰ) نے اپنے علماء اور صوفیوں کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا تھا اور مسیح ابن مریم کو بھی، جبکہ انھیں تو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک اللہ کی عبادت کریں۔ (اس لیے) کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے ہر شرک سے پاک ہے۔''

احادیث

① عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُوْلُ: صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ! وَ يَقُوْلُ: « بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ » وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَيَقُوْلُ: « اَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ » ثُمَّ يَقُوْلُ: « اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَإِلَيَّ وَ عَلَيَّ »[1]

[1] [مسلم، كتاب الجمعة: باب تخفيف الصلوٰة والخطبة (٨٦٧)]

''سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہوجاتیں، آپ کی آواز بلند ہو جاتی اور آپ کا غصہ شدید ہوجاتا۔ غصے کی حالت یہ ہوتی کہ جیسے آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ وہ لشکر آپ پر صبح کے وقت آیا یا شام کے وقت آیا۔ آپ کہتے: ''مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔'' یہ کہتے ہوئے آپ اپنی دونوں انگلیاں سبابہ (انگشت شہادت) اور وسطیٰ (درمیانی) ملاتے اور کہتے: ''حمد و ثناء کے بعد! پس بہترین حدیث اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت ہے۔ سب سے برے کام نئے کام ہیں۔ ہر بدعت گمراہی ہے۔'' پھر فرماتے: ''ہر مومن اپنا جتنا خیال رکھ سکتا ہے میں اس سے زیادہ اس کا خیال رکھنے والا ہوں۔ جس نے کوئی مال چھوڑا (اور فوت ہوگیا ہے) وہ مال تو اس کے اہل وعیال کے لیے ہوگا، البتہ جس نے کوئی قرض چھوڑا اور اہل وعیال چھوڑے ہیں (اور مال و دولت نہیں چھوڑا) پس اس (قرض کی ادائیگی اور بچوں کی کفالت) کی ذمہ داری میری طرف ہے اور میرے ذمہ ہے۔''

② عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ » ①

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے ہمارے دین میں کوئی بدعت ایجاد کی جو اس دین میں نہیں ہے، تو وہ مردود ہے۔''

---

❶ [بخاری، کتاب الصلح: باب اذا اصطلحوا علی صلح جورٍ فهو مردود، (٢٦٩٧) ـ مسلم، کتاب الأقضية: باب نقض الاحكام الباطلة و رد محدثات الامور (١٧١٨)]

③ اَنَّ شُتَیْرَ بْنَ شَکَلٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ اَبِیْہِ شَکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ! عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ ثُمَّ قَالَ: « قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ شَرِّ بَصَرِیْ وَ شَرِّ لِسَانِیْ وَ شَرِّ قَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ »[1]

"شتیر بن شکل نے اپنے باپ شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، میں نے کہا: "اے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے پناہ پکڑنے کے لیے کوئی کلمات سکھائیں! جن کے ساتھ میں پناہ حاصل کروں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کہہ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے، اپنی آنکھوں کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے دل کے شر سے اور اپنے مادۂ تولید کے شر سے۔"

④ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِیٌّ: اَخَصَّکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِشَیْءٍ ؟ فَقَالَ: مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ یَعُمَّ بِہِ النَّاسَ کَافَّۃً اِلَّا مَا کَانَ فِیْ قِرَابِ سَیْفِیْ ھٰذَا، قَالَ: فَاَخْرَجَ صَحِیْفَۃً مَکْتُوْبٌ فِیْھَا: « لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا »[2]

"ابوطفیل فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: "کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] [نسائی، کتاب الاستعاذۃ: باب الاستعاذۃ من شر السمع والبصر (۵۴۴۶) ۔ سندہ صحیح۔ انظر صحیح النسائی (۵۴۵۹) صحیح الترمذی (۳۷۳۸) والمشکوٰۃ بتحقیق الالبانی (۲۴۷۲)]

[2] [مسلم، کتاب الاضاحی: باب تحریم الذّبح لغیر اللّٰہ تعالٰی ولعن فاعلہ (۱۹۷۸)]

نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ خاص کیا ہے؟'' سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی کسی چیز کے ساتھ خاص نہیں کیا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لیے عام نہ کیا ہو، ہاں! سوائے اس ایک چیز کے جو میری تلوار کے غلاف میں ہے۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک صحیفہ نکالا جس میں یہ احکام تھے:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے، جو اللہ کے علاوہ کسی کے لیے جانور ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اپنے والد پر لعنت کرے اور اس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، جو زمین کے نشانات کو چرائے اور اس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے، جو کسی بدعتی کو ٹھکانا فراہم کرے۔''

⑤ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَاُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَ هٰذِهِ الصَّحِيفَةَ ـ قَالَ: وَ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ ـ فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَ فِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عِيرٍ اِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا، وَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيهِ اَوِانْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا »

وَانْتَهٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ زُهَیْرٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ « یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ » لَمْ یَذْکُرَا مَا بَعْدَهٗ، وَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ .[1]

''ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیا، آپ نے اس خطبہ میں فرمایا: ''جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہمارے پاس کوئی اور چیز بھی ہے جسے ہم پڑھتے ہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے...... ابراہیم تیمی کہتے ہیں: ''صحیفہ ان کی تلوار کی میان میں لٹکا ہوا تھا''...... وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اس صحیفے میں اونٹوں کی عمروں (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں کے بارے میں کچھ احکام) کا بیان تھا اور کچھ زخموں (کے قصاص اور دیتوں) کا بیان تھا۔ نیز اس میں یہ بھی تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مدینہ (دو پہاڑوں) عیر اور ثور کے درمیان حرم ہے۔ جو کوئی اس جگہ نئی بات نکالے (یعنی کوئی بدعت ایجاد کرے) یا کسی بدعتی کو ٹھکانا دے تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اس کی کوئی فرض عبادت قبول کرے گا اور نہ نفلی عبادت۔ کسی کافر کو امان دینے میں تمام برابر ہیں۔ کسی کو پناہ دینے کے بارے میں مسلمانوں میں سے ادنیٰ آدمی بھی تگ و دو کر سکتا ہے۔ جس نے اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کا بیٹا ٹھہرایا یا اپنے مالکوں کے علاوہ کسی دوسرے کا خود کو غلام قرار دیا اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفلی۔''

امام مسلم (رحمہ اللہ) نے کہا ہے: (حدیث کے دو راوی) ابو بکر اور زُہیر کی روایت

---

[1] [مسلم، کتاب الحج: باب فضل المدینة و دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیها بالبرکة (۱۳۷۰) بخاری، کتاب فضائل المدینة: باب حرم المدینة، (۱۸۷۰)]

تو ''کسی کو پناہ دینے کے بارے میں مسلمانوں میں سے ادنیٰ آدمی بھی تگ و دو کرسکتا ہے۔'' پر ہی ختم ہوچکی تھی، البتہ ان دونوں کی روایت میں '' صحیفہ ان کی تلوار کی میان میں لٹکا ہوا تھا'' والے الفاظ نہیں ہیں۔''

⑥ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّاَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ فَقَدْ وَ اللّٰهِ! صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ . [1]

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطاب فرماتے۔ لہٰذا جس نے تجھے بتایا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ بولا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار (۲۰۰۰) سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں (اور آپ کا یہی معمول تھا)۔''

⑦ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ (كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ) الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ: اُنْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا ﴾ (سورة الجمعة : ۱۱) [2]

---

❶ [مسلم، كتاب الجمعة: باب ذكر الخطبين قبل الصلوٰة وما فيهما من الجلسة (۸٦۲) ـ بخاری، كتاب الجمعة: باب الخطبة قائما (۹۲۰)]

❷ [مسلم ، كتاب الجمعة: باب فی قوله تعالی ﴿ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْآ اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَائِمًا ﴾ (۸٦٤)]

''ابو عبیدہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں، وہ (ابو عبیدہ) کہتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ (کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ) کسی مسجد میں داخل ہوئے، عبدالرحمٰن بن ام حکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے، تو سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس خبیث کو دیکھو یہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے: ''اور جب انھوں نے تجارت اور کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمھیں کھڑا چھوڑ دیا۔''

⑧ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: « يَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَهْلِ الْقَدْرِ »[1]

''نافع سے مروی ہے کہ ایک آدمی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: ''فلاں آدمی آپ کو سلام کہتا ہے۔'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس آدمی نے بدعت ایجاد کی ہے۔ لہٰذا اگر اس نے واقعی بدعت ایجاد کی ہے تو میری طرف سے اسے سلام نہ کہنا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''میری امت میں زمین میں دھنسنا، شکلوں کا تبدیل ہونا اور پتھروں کا برسنا ہوگا، مگر یہ ان لوگوں پر ہوگا جو تقدیر کے منکر ہیں۔'' (لہٰذا میرا اس کو سلام نہ کہنا)۔''

---

❶ [ترمذی، ابواب القدر: باب ماجاء فی المکذبین بالقدر من الوعید (۲۱۵۲،۲۱۵۳) سندہ حسن۔ انظر صحیح الترمذی (۲۱۵۲،۲۱۵۳) صحیح ابن ماجہ (۳۲۹۸) المشکوۃ بتحقیق الالبانی (۱۰۶، ۱۱۶) مسند احمد (۲/۱۰۸، ۱۳۷، ۱۶۳)]

⑨ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَ ذِرَاعًام ذِرَاعًا حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ » قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی؟ قَالَ « فَمَنْ » [1]

''سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ضرور اپنے سے پہلوں کے طریقوں کو اختیار کرو گے بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے، یہاں تک کہ اگر وہ کسی سانڈے کی بل میں داخل ہوئے ہیں تو تم بھی ان کے پیچھے جاؤ گے۔'' ہم نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا ان سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(اگر یہ نہیں) تو پھر کون ہیں؟''

⑩ اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُوْنَهُنَّ: اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ، وَ الطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّیَاحَةُ » وَ قَالَ: « اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ عَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ » [2]

''سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری امت جاہلیت کے چار کام نہیں چھوڑے گی: ''خاندانی عظمت پر

---

[1] [بخاری، کتاب الاعتصام: باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من کان قبلکم (۷۳۲۰) ـ مسلم، کتاب العلم: باب اتباع سنن الیہود والنصاریٰ (۲۶۶۹)]

[2] [مسلم، کتاب الجنائز: باب التشدید فی النیاحة (۹۳۴)]

فخر کرنا، نسب میں عیب نکالنا، ستاروں سے بارش کے برسنے کا عقیدہ رکھنا اور میت پر نوحہ کرنا۔" مزید آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی نوحہ کرنے والی عورت توبہ کیے بغیر مر جائے تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر گندھک کا پیرہن ہوگا اور کھجلی پیدا کرنے والی چادر ہوگی۔"

(11) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَّهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ »[1]

"سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار (۷۰،۰۰۰) یہودی، جن پر سبز چادریں ہوں گی، دجال کی پیروی کریں گے۔"

(12) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَ لَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَ يَرْجِعُ غَرِيْبًا، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ »[2]

---

[1] [مسلم، كتاب الفتن و اشراط السّاعة: باب فى بقية من احاديث الدجال (۲۹۴۴)]

[2] [ترمذى، ابواب الإيمان: بابُ ماجاء ان الإسلام بدأ غريبا و سيعود غريبا (۲۶۳۰)۔ حديث صحيح لشواهده۔ قال الألبانى: سند هذا الحديث واه جدًا لانَّ فيه كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف وهو ضعيف جدًا ولكنَّ الحديث صحيح من وجوه اُخرىٰ۔ الجملة الاولىٰ " اِنَّ الدِّيْنَ لَيَأْرِزُ اِلَى الحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الحَيَّةُ اِلٰى جُحرِهَا " فقد رواه الشيخان فى صحيحَيهما من رواية ابى هريرة باختلاف الالفاظ۔ انظر صحيح البخارى (۱۸۷۶) مسلم (۱۴۷) ۔ واما الجملة الثانية "وليعقلن......" قال الالبانى عنه: "فلم اجد لها شاهدا" فهو ضعيف۔ واما الجملة الثالثة "ان الدين بدا غريبا ويرجع غريبا فطوبىٰ للغرباء" قد رواه مسلم (۱۴۵) ۔ واما الحصة الاخيرة "الذين يصلحون ما افسد الناس من بعدى من سنتى" فهو ضعيف من هذا السند وصحيح من شواهده۔ انظر مشكوٰة المصابيح بتحقيق الالبانى (۱۷۰) وضعيف سنن الترمذى (۲۶۳۰)]

''سیدنا عمرو بن عوف بن زید بن ملحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دین حجاز کی طرف سمٹ آئے گا جیسا کہ سانپ اپنی بل کی طرف سمٹ آتا ہے اور دین حجاز ہی میں جائے قرار پکڑے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی ہی پر قرار پکڑتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کی ابتدا اجنبیت کے ماحول میں ہوئی ہے اور عنقریب یہ پھر اجنبی ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسے اجنبیوں کے لیے مقام مسرت ہے، جو میرے بعد میری سنت کی اصلاح کریں گے جسے لوگوں نے بگاڑ دیا ہوگا۔''

(اس حدیث کا پہلا جملہ ''اِنَّ الدِّیْنَ لَیَأْرِزُ...... اِلٰی جُحرِھَا'' صحیح ہے کیونکہ اس کو امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے بھی الفاظ کے کچھ اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ دوسرا جملہ '' وَلَیَعْقِلَنَّ الدِّیْنُ ...... رَأْسَ الجَبَلِ ''ضعیف ہے، اس کا کوئی شاہد بھی نہیں ہے اور تیسرا جملہ '' اِنَّ الدِّیْنَ بَدَاَ ...... فَطُوْبٰی لِلغُرَبَاءِ ''بھی صحیح ہے اس لیے کہ اس کو امام مسلم رحمہ اللہ نے بھی روایت کیا ہے۔ جبکہ آخری حصہ اپنے دیگر شواہد کی بنا پر صحیح ہے۔)

⑬ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ: « هَلُمَّ الْقُطْ لِیْ » فَلَقَطْتُّ لَهٗ حَصَیَاتٍ هُنَّ حَصَی الْخَذْفِ، فَلَمَّا وَضَعَهُنَّ فِیْ یَدِهٖ قَالَ: « نَعَمْ بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَاِیَّاکُمْ وَ الْغُلُوَّ فِی الدِّیْنِ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِالْغُلُوِّ فِی الدِّیْنِ »[1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی

---

[1] [مسند احمد (۱/۲۱۵) سندہ صحیح۔ انظر المسند للامام احمد بن محمد بن حنبل بتحقیق الشیخ احمد شاکر (۱۸۵۱) (۳/۲۵۷) والحدیث فی الجامع الصغیر (۲۹۰۹) ونسبہ ایضا للنسائی وابن ماجة والحاکم)]

صبح کہا: ''میرے لیے کچھ کنکریاں لے کر آ۔'' میں آپ کے لیے چنے کے دانے کے برابر چھوٹی کنکریاں لے کر آیا تو آپ نے ان کو اپنے ہاتھ پر رکھا اور کہنے لگے: ''ہاں! اسی طرح کی (کنکریاں جمرات کو مارنے کے لیے استعمال کرنا) اور اپنے آپ کو دین میں غلو سے بچانا۔ اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے تھے۔''

⑭ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « إِنِّيْ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، مَنْ مَّرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَ مَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَ يَعْرِفُوْنِيْ ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ » قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ ابْنُ أَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَهٰكَذَا سَمِعْتَ مِنْ سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلٰى أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَزِيْدُ فِيْهَا: « فَأَقُوْلُ: إِنَّهُمْ مِنِّيْ، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَأَقُوْلُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ »[1]

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود ہوں گا، جو شخص میرے پاس سے گزرے گا وہ پانی پیے گا اور جو پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ پھر میرے پاس کئی گروہ آئیں گے جنھیں میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے۔ (لیکن) اچانک میرے اور ان کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔''

(حدیث کے ایک راوی) ابو حازم کہتے ہیں: ''جب یہاں تک مجھ سے یہ

---

❶ [بخاری، کتاب الرقاق: باب فی الحوض (٦٥٨٣، ٦٥٨٤) ۔ مسلم، کتاب الفضائل: باب اثبات حوض نبینا ﷺ وصفاته (٢٢٩٠، ٢٢٩١)]

روایت (ایک راوی) نعمان بن ابی عیاش نے سنی تو پوچھنے لگے: ''کیا آپ نے سہل سے یہ ایسے ہی سنی ہے؟'' ابو حازم کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''ہاں!'' تب وہ (نعمان بن ابی عیاش) کہنے لگے: ''میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انھوں نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): ''پھر میں کہوں گا: ''یہ تو میرے ہیں۔'' تب جواب دیا جائے گا: ''آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعات ایجاد کیں؟'' لہٰذا پھر میں بھی کہہ دوں گا: ''ایسے لوگوں کے لیے دوری ہو، دوری ہو کہ جنھوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کیں۔''

⑮ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: «اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿ كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ﴾ (انبياء:١٠٤) وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ وَاِنَّهٗ سَيُجَآءُ بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَصْحَابِيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ .... الْحَكِيْمُ ﴾ (المائدة : ١١٧،١١٨) فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ لَنْ يَّزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ»[1]

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے ہمارے درمیان کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: ''بے شک تم ننگے پاؤں،

[1] [بخاری، کتاب الرقاق: باب الحشر (٦٥٢٦) ۔ مسلم، کتاب الجنة و صفة نعيمها: باب فناء الدنيا و بيان الحشر يوم القيامة (٢٨٦٠)]

ننگے بدن اور غیر مختون حالت میں قیامت کے دن اکٹھے کیے جاؤ گے۔ (پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:)

''جس طرح ہم نے پہلی دفعہ پیدا کیا ہے اسی طرح اپنے پاس اس (انسان) کو لوٹائیں گے''۔

سب سے پہلے جس شخص کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ جناب ابراہیم (علیہ السلام) ہوں گے۔ بعد ازاں کچھ لوگ میری امت کے میرے پاس لائے جائیں گے اور انھیں پکڑ کر بائیں جانب والوں (یعنی جہنم والوں) کی طرف دھکیل دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: ''اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی (امتی) ہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تجھے نہیں معلوم، انھوں نے تیرے بعد کیا کیا بدعات گھڑلیں تھیں؟'' تو پھر میں اس طرح کہوں گا جس طرح مرد صالح (جناب عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا:

''میں ان پر گواہ تھا جب تک ان میں موجود تھا، آپ نے یہ تلاوت ''الحَکِیمُ'' تک فرمائی۔

پھر کہا جائے گا: ''(اے نبی!) یہ تیرے بعد اپنی ایڑیوں پر پھر گئے تھے۔''

(16) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ فِيْ عُنُقِيْ صَلِيْبٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: « يَا عَدِيُّ! اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ » وَ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ: ﴿ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ﴾ (التَّوبة:۳۱) قَالَ: « اَمَّا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَيْئًا اِسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوْهُ » [1]

[1] [ترمذی، ابواب التفسیر: من سورۃ التوبۃ (۳۰۹۵) ۔ حدیث حسن۔ انظر صحیح الترمذی (۳۰۹۵)]

''سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میری گردن میں سونے کی صلیب لٹک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عدی! یہ بت اپنی گردن سے اتار کر پھینک دے۔'' نیز میں نے آپ سے سنا، آپ سورۂ براءت کی یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ''انھوں نے اپنے درویشوں اور صوفیوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا تھا۔'' (اس کی تفسیر کرتے ہوئے) آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ان کی پوجا نہیں کرتے تھے بلکہ (رب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ) وہ جس کو حلال قرار دے دیتے اس کو حلال سمجھتے اور وہ (درویش اور صوفی) جس کو حرام کہہ دیتے اس کو حرام سمجھتے (یہی ان کو رب بنانا تھا، جو بہت بڑا شرک ہے۔ تقلید شخصی بالکل یہی چیز ہے)۔''

❀❀❀❀❀❀

تحقیق و تقلید

آیات

وَكَذَٰلِكَ نُرِىٓ إِبْرَٰهِيمَ مَلَكُوتَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ ٱلْمُوقِنِينَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ ٱلَّيْلُ رَءَا كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّى ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَآ أُحِبُّ ٱلْـَٔافِلِينَ ﴿٧٦﴾ فَلَمَّا رَءَا ٱلْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هَٰذَا رَبِّى ۖ فَلَمَّآ أَفَلَ قَالَ لَئِن لَّمْ يَهْدِنِى رَبِّى لَأَكُونَنَّ مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلضَّآلِّينَ ﴿٧٧﴾ فَلَمَّا رَءَا ٱلشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هَٰذَا رَبِّى هَٰذَآ أَكْبَرُ ۖ فَلَمَّآ أَفَلَتْ قَالَ يَٰقَوْمِ إِنِّى بَرِىٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٧٨﴾ إِنِّى وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِى فَطَرَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَآ أَنَا۠ مِنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ﴿٧٩﴾ (الانعام: ۷۵-۷۹)

''ابراہیم (علیہ السلام) کو ہم اسی طرح زمین اور آسمان کا نظام سلطنت دکھاتے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔ چنانچہ جب اس پر رات طاری ہوئی تو اس نے ایک تارا دیکھا اور کہا: ''یہ میرا رب ہے''۔ مگر جب وہ ڈوب گیا تو بولا: ''ڈوب جانے والوں کا تو میں گرویدہ نہیں ہوں''۔ پھر جب اس نے چاند چمکتا ہوا دیکھا تو کہا: ''یہ ہے میرا رب''۔ مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا: ''اگر میرے رب نے میری راہ نمائی نہ کی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں شامل

ہو جاؤں گا۔" پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا: "یہ ہے میرا رب، یہ سب سے بڑا ہے۔" مگر جب وہ بھی ڈوب گیا تو ابراہیم (علیہ السلام) پکار اٹھا: "اے میری قوم! میں ان سب سے بیزار ہوں جنھیں تم اللہ کا شریک بناتے ہو۔ میں نے تو یکسو ہو کر اپنا رخ اس ہستی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں ہرگز مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔"

إِنَّ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱخْتِلَٰفِ ٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ لَءَايَٰتٍ لِّأُو۟لِى ٱلْأَلْبَٰبِ ﴿١٩٠﴾ ٱلَّذِينَ يَذْكُرُونَ ٱللَّهَ قِيَٰمًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَٰطِلًا سُبْحَٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ ﴿١٩١﴾ (آل عمران: ۱۹۰-۱۹۱)

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لیے بہت ساری نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں (تو بے ساختہ بول اٹھتے ہیں) "ہمارے پروردگار! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ تو اس سے پاک ہے (کہ بے کار کام کرے) پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔"

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا۟ أَن تُصِيبُوا۟ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ﴿٦﴾ (الحجرات: ٦)

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمھارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانی میں نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے

کیے پر ندامت اختیار کرو۔"

ثَمَـٰنِيَةَ أَزْوَٰجٍ مِّنَ ٱلضَّأْنِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْمَعْزِ ٱثْنَيْنِ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ نَبِّـُٔونِى بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَـٰدِقِينَ ﴿١٤٣﴾ وَمِنَ ٱلْإِبِلِ ٱثْنَيْنِ وَمِنَ ٱلْبَقَرِ ٱثْنَيْنِ قُلْ ءَآلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمَّا ٱشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ ٱلْأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ وَصَّىٰكُمُ ٱللَّهُ بِهَـٰذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ ٱلنَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّـٰلِمِينَ ﴿١٤٤﴾ (الانعام:١٤٣-١٤٤)

"(جن مویشی کا گوشت کھانا حلال ہے وہ ہیں) آٹھ نر اور مادہ۔ (یعنی) دو قسم بھیڑ میں، دو قسم بکری میں۔ کہہ دیجیے کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو۔ یا اس کو جس کو دونوں مادہ (بکری اور بھیڑ) پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔ تم مجھ کو کسی دلیل سے (یہ بات) بتاؤ اگر تم سچے ہو۔ اونٹ میں دو قسم اور گائے میں دو قسم۔ آپ کہیے کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو۔ یا اس کو جس کو دونوں مادہ (اونٹنی اور گائے) پیٹ میں لیے ہوئے ہیں۔ کیا تم اس وقت حاضر تھے جب اللہ تعالیٰ تم کو اس کا حکم دے رہا تھا؟ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر بلا دلیل تہمت لگائے؟ تاکہ لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔"

وَلَن تَرْضَىٰ عَنكَ ٱلْيَهُودُ وَلَا ٱلنَّصَـٰرَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى ٱللَّهِ هُوَ ٱلْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ ٱتَّبَعْتَ أَهْوَآءَهُم بَعْدَ ٱلَّذِى جَآءَكَ مِنَ ٱلْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن وَلِىٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿١٢٠﴾ (البقرة: ۱۲۰)

''یہودی اور عیسائی آپ سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک آپ ان کے مذہب کے تابع نہ ہو جائیں۔ صاف صاف اعلان کردو کہ راستہ صرف وہی ہے جو اللہ نے بتایا ہے۔ ورنہ اس علم کے بعد، جو تمھارے پاس آچکا ہے، تم نے ان کی خواہشات (نظریات) کی پیروی کی تو اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمھارے لیے نہیں ہے۔''

أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ٱلْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَىٰٓ ۚ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُو۟لُوا۟ ٱلْأَلْبَـٰبِ ﴿١٩﴾ (الرعد: ۱۹)

''بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ شخص جو تمھارے رب کی اس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے، حق سمجھتا ہے اور وہ شخص جو (اس حقیقت کی طرف سے) اندھا ہے، دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ درحقیقت نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں۔''

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْجِنِّ وَٱلْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ ءَاذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَآ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ كَٱلْأَنْعَـٰمِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْغَـٰفِلُونَ ﴿١٧٩﴾ (الاعراف: ۱۷۹)

اور بے شک ہم نے اکثر جنوں اور انسانوں کو جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے۔ کیونکہ ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں

ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے پاس کان تو ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں۔ ایسے لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔"

رُّبَمَا يَوَدُّ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ لَوْ كَانُواْ مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ ذَرْهُمْ يَأْكُلُواْ وَيَتَمَتَّعُواْ وَيُلْهِهِمُ ٱلْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾

(الحجر:۲-۳)

"کسی وقت یہ کافر آرزو کریں گے کہ کاش! وہ بھی مسلمان ہوتے۔ انھیں چھوڑو، کھائیں، پییں اور عیش کریں۔ ان کو جھوٹی امید نے غفلت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ پس عنقریب انھیں معلوم ہو جائے گا۔"

وَقَالُواْ لَوْ شَآءَ ٱلرَّحْمَٰنُ مَا عَبَدْنَٰهُم مَّا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ﴿٢٠﴾ أَمْ ءَاتَيْنَٰهُمْ كِتَٰبًا مِّن قَبْلِهِۦ فَهُم بِهِۦ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوٓاْ إِنَّا وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا عَلَىٰٓ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم مُّهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِى قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَآ إِنَّا وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا عَلَىٰٓ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قَٰلَ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدتُّمْ عَلَيْهِ ءَابَآءَكُمْ قَالُوٓاْ إِنَّا بِمَآ أُرْسِلْتُم بِهِۦ كَٰفِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَٱنتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَٱنظُرْ كَيْفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾

(الزخرف:۲۰-۲۵)

"انھوں نے کہا کہ اگر رحمان چاہتا تو ہم ان (معبودان باطلہ) کو نہ پوجتے۔

ان کو اس بات کی کچھ خبر نہیں، وہ محض اٹکل پچو لگاتے ہیں۔ کیا ہم نے ان کو کوئی کتاب دے رکھی ہے، جس پر وہ مضبوطی سے ڈٹے ہوئے ہیں۔ بلکہ انھوں نے یہ کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راہ پر کار بند پایا۔ ہم بھی انھی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ بالکل ایسے ہی ہم نے آپ سے پہلے کسی گاؤں میں کوئی ڈرانے والا بھیجا تو اس کے اسودہ حال لوگوں نے یہی کہا: ''ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریقہ پر کاربند پایا ہے، لہٰذا ہم انھیں کی اقتدا کرنے والے ہیں۔'' اس (ڈرانے والے نبی) نے کہا: ''اگر میں تمھارے پاس ایک ایسی چیز لاؤں جو زیادہ سوجھ بوجھ والی ہو اس سے جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے (تو پھر بھی باپ دادا ہی کی پیروی کروگے)؟ انھوں نے کہا: ''جو تم لے کر آئے ہو ہم اس کا صاف انکار کرنے والے ہیں۔'' پھر ہم نے ان سے انتقام لیا۔ پس دیکھ لیں جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوا۔''

وَلَقَدْ ءَاتَيْنَآ إِبْرَٰهِيمَ رُشْدَهُۥ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِۦ عَٰلِمِينَ ﴿٥١﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِۦ مَا هَٰذِهِ ٱلتَّمَاثِيلُ ٱلَّتِىٓ أَنتُمْ لَهَا عَٰكِفُونَ ﴿٥٢﴾ قَالُوا۟ وَجَدْنَآ ءَابَآءَنَا لَهَا عَٰبِدِينَ ﴿٥٣﴾ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُمْ فِى ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٥٤﴾ (الانبیاء: ۵۱-۵۴)

''ہم نے ان (موسیٰ و ہارون) سے پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی رہنمائی دی تھی اور ہم اس کی خبر رکھنے والے تھے۔ (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا تھا: ''یہ مورتیاں کیسی ہیں جن کے تم گرویدہ ہو رہے ہو؟'' انھوں نے جواب دیا: ''ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔'' ابراہیم (علیہ السلام) نے کہا: ''تم بھی گمراہ اور تمھارے باپ دادا

بھی صاف صاف گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔"

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ ٱللَّهُ وَإِلَى ٱلرَّسُولِ قَالُوا۟ حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ شَيْـًٔا وَلَا يَهْتَدُونَ ﴿١٠٤﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٠٥﴾ (المائدۃ:۱۰۴-۱۰۵)

"اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ آؤ اس دین کی طرف جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو کہتے ہیں کہ ہمارے لیے تو بس وہی (طرزِ زندگی) کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا یہ باپ دادا ہی کی تقلید کیے چلے جائیں گے خواہ وہ کچھ علم نہ رکھتے ہوں اور راہِ راست کی انھیں خبر بھی نہ ہو؟ اے ایمان والو! تم پر اپنی جان کا فکر کرنا لازم ہے۔ اگر تم ہدایت پر ہو تو کسی گمراہ (کا گمراہ ہونا) تمھیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ تم سب نے اللہ کی طرف پلٹنا ہے، پھر وہ تم کو خبر دے گا ہر اس چیز کی جو تم کرتے رہے ہو۔"

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ٱتَّبِعُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ قَالُوا۟ بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ ءَابَآءَنَآ ۚ أَوَلَوْ كَانَ ٱلشَّيْطَـٰنُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلسَّعِيرِ ﴿٢١﴾ (لقمان:۲۱)

"اور جب انھیں کہا جاتا ہے کہ پیروی کرو اس دین کی جو اللہ نے نازل فرمایا ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس دین کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ تو کیا یہ انھیں کی روش پر چلیں گے؟ خواہ شیطان انھیں

بھڑکتی ہوئی آگ ہی کی طرف کیوں نہ بلاتا رہا ہو۔‘‘

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُۥ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُۥ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ أَعْمَىٰ ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِىٓ أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ ءَايَـٰتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ ٱلْيَوْمَ تُنسَىٰ ﴿١٢٦﴾

(طه:١٢٤-١٢٦)

’’جس نے میری یاد سے منہ پھیرا اس کی معیشت تنگ ہو جائے گی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ قیامت کے دن کہے گا: ’’پروردگار! دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟‘‘ اللہ تعالیٰ فرمائے گا:’’ ہاں ! اسی طرح ہماری آیات کو، جب وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔‘‘

ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى ٱلْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾ إِنَّهُمْ أَلْفَوْا۟ ءَابَآءَهُمْ ضَآلِّينَ ﴿٦٩﴾ فَهُمْ عَلَىٰٓ ءَاثَـٰرِهِمْ يُهْرَعُونَ ﴿٧٠﴾

(الصافات:٦٨-٧٠)

’’پھر ان سب کا لوٹنا جہنم کی طرف ہوگا۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہی کے نقشِ قدم پر دوڑتے جا رہے ہیں۔‘‘

إِنَّ ٱللَّهَ يُدْخِلُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ جَنَّـٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ يَتَمَتَّعُونَ وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ ٱلْأَنْعَـٰمُ وَٱلنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ﴿١٢﴾

(محمد:١٢)

’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایمانداروں اور نیک عمل کرنے والوں کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے دریا جاری ہیں۔ کفر کرنے والے بس دنیا کی چند

روزہ زندگی کی بہاریں لوٹ رہے ہیں اور ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے۔"

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَلَا تَوَلَّوْا۟ عَنْهُ وَأَنتُمْ تَسْمَعُونَ ﴿٢٠﴾ وَلَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ قَالُوا۟ سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿٢١﴾ إِنَّ شَرَّ ٱلدَّوَآبِّ عِندَ ٱللَّهِ ٱلصُّمُّ ٱلْبُكْمُ ٱلَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٢٢﴾ وَلَوْ عَلِمَ ٱللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ ۖ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا۟ وَّهُم مُّعْرِضُونَ ﴿٢٣﴾ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱسْتَجِيبُوا۟ لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَٱعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

(الانفال: ۲۰-۲۴)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ سن کر اس سے مت پھرو اور ایسے لوگوں کی طرح مت بنو جنھوں نے کہا "ہم نے سن لیا" حالانکہ وہ سنتے نہیں۔ اللہ کے ہاں سب سے بدتر جانور وہ بہرے گونگے ہیں جو سوجھ بوجھ نہیں رکھتے۔ اگر اللہ تعالیٰ ان میں کوئی بھلائی محسوس کرتا تو ضرور ان کو سنا دیتا۔ اگر ان کو سنا دیتا تو بھی یہ لوگ منہ پھیر کر بھاگ جاتے۔ اے ایمان والو! اللہ اور رسول کا حکم مانو جب بھی وہ تمھیں ایک ایسے کام (جہاد) کی طرف بلائیں جس میں تمھاری زندگی ہے۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور بے شک اسی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے۔"

وَقَالُوا۟ لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىٓ أَصْحَـٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١٠﴾ فَٱعْتَرَفُوا۟ بِذَنۢبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَـٰبِ ٱلسَّعِيرِ ﴿١١﴾ (الملك: ۱۰-۱۱)

''اور وہ (دوزخ میں جانے والے) کہیں گے: ''کاش! ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو آج اس بھڑکتی ہوئی آگ کے سزاواروں میں شامل نہ ہوتے۔'' پس اس طرح وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیں گے۔ لعنت ہے ان دوزخیوں پر۔''

أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ ءَايَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾ وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾ وَإِذَا بَطَشْتُم بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾ (الشعراء:۱۲۸-۱۳۱)

''یہ تمھارا کیا حال ہے کہ ہر اونچے مقام پر لاحاصل ایک یادگار عمارت بنا ڈالتے ہو اور بڑی بڑی بلڈنگیں (کاری گریاں) تعمیر کرتے ہو، گویا تمھیں ہمیشہ یہیں رہنا ہے۔ جب کسی پر ہاتھ ڈالتے ہو تو جبار بن کر سخت ترین ڈالتے ہو۔ سو اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔''

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم بِهَا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ (الاحقاف:۲۰)

''اور جس دن یہ کافر آگ کے سامنے لا کھڑے کیے جائیں گے (تو ان سے کہا جائے گا:) تم اپنے حصے کی نعمتیں اپنی دنیا کی زندگی میں ختم کر چکے اور ان سے خوب لطف اندوز ہو چکے ہو، اب جو تکبر تم زمین میں کسی حق کے بغیر کرتے رہے اور جو فسق و فجور تم کرتے تھے اس کی پاداش میں آج تم کو ذلیل ترین عذاب دیا جائے گا۔''

احادیث

① عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ قَالَ جَلَسْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَخَرَجَ اِلَيْنَا فَجَلَسَ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: « مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ، وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ »[1]

''یحییٰ بن راشد کہتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انتظار میں بیٹھے تھے، وہ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے، انھوں نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: ''وہ آدمی کہ جس کی سفارش اللہ کی حدوں میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ تعالیٰ سے ضد کی، جس نے جانتے بوجھتے غلط اور ناحق بات میں جھگڑا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے غصے میں رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے اور جس نے کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی (یعنی الزام لگایا) جو اس میں نہیں تو اس کو اللہ تعالیٰ جہنمیوں کے کچے لہو اور پیپ والے گڑھے میں ٹھہرائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی سزا پوری ہو۔''

---

[1] [ابو داؤد ، کتاب الاقضیۃ:باب فیمن یعین علی خصومۃٍ من غیر ان یعلم امرھا (۳۵۹۷) ۔ سندہ صحیح۔ انظر مشکوۃ المصابیح بتحقیق الالبانی (۳۶۱۱)۔ وصحیح ابی داؤد (۳۵۹۷)]

② عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ » قَالَ قُلْنَا: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَسْتَحْیِی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: « لَیْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْیَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ اَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰی وَ تَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰی وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِیْنَةَ الدُّنْیَا ۔ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْیَی یَعْنِی مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ »[1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے حیا کرو جس طرح حیا کرنے کا حق ہے۔'' صحابہ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا: ''اے اللہ کے نبی! الحمدللہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں۔ جس طرح حیا کرنے کا حق ہے اس طرح کی یہ حیا نہیں۔ لیکن اللہ سے کما حقہ حیا یہ ہے کہ تو سر کی حفاظت کر اور اس چیز کی حفاظت کر جو اس میں ہے۔ (یعنی آنکھ، کان، زبان اور سوچ کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کر)۔ نیز تو پیٹ کی حفاظت کر اور جس کو پیٹ جمع کیے ہوئے ہے (یعنی حرام نہ کھا)۔ موت کو کثرت سے یاد کر اور اس وقت کو یاد کر جب ہڈیاں بوسیدہ ہو جائیں گی۔ جو آخرت کا ارادہ رکھتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت کو چھوڑ دیتا ہے۔ جس نے ایسا طرز عمل اختیار کیا اس نے گویا اللہ سے کما حقہ حیا کی ہے۔''

---

❶ [ترمذی، ابواب صِفَةِ الْقِیامة: باب فی بیان ما یقتضیه الاستحیاء من الله حق الحیاء (۲٤٥٨) ۔ حدیث حسن ۔ انظر صحیح الترمذی (۲٤٥٧) ۔ المشكوة بتحقیق الالبانی (۱٦۰۸)]

③ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « تَكُوْنُ اِبِلٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ وَ بُيُوْتٌ لِّلشَّيَاطِيْنِ، فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا، يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِجَنِيْبَاتٍ مَعَهٗ قَدْ اَسْمَنَهَا۔ فَلَا يَعْلُوْا بَعِيْرًا مِّنْهَا، وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ قَدِ انْـقَطَعَ بِهٖ فَلَا يَحْمِلُهٗ وَ اَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا »

كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ: لَا اَرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصُ الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيبَاجِ .[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کچھ اونٹ شیاطین کے لیے ہوتے ہیں اور کچھ گھر شیاطین کے لیے ہوتے ہیں۔ شیاطین کے اونٹ تو میں نے دیکھے ہیں۔ تم میں سے کوئی اپنی اونٹنیاں اپنے ساتھ لے کر نکلتا ہے۔ اس نے ان کو کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کیا ہوتا ہے۔ وہ ان پر سوار بھی نہیں ہوتا۔ جب وہ اپنے کسی ایسے بھائی کے پاس سے گزرتا ہے جس کے پاس اونٹنی یا کوئی سواری نہیں ہے تو وہ اس کو اپنی اونٹنیوں میں سے کسی اونٹنی پر سوار نہیں کرتا (یہ گویا شیاطین کے لیے اونٹنیاں ہیں اسی حکم میں آجکل کی موجودہ سواریاں آئیں گی)۔ جبکہ شیاطین کے گھر میں نے نہیں دیکھے۔''

(ایک راوی) سعید کہتے ہیں: ''میرا خیال ہے کہ وہ یہ پنجرے (ہودج) ہیں جنھیں لوگ ریشمی کپڑوں سے ڈھانپتے ہیں۔''

④ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدْرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدَ

---

[1] [ابو داوٗد، کتاب الجهاد: باب فِي الجنائب (۲۵۶۸) ۔ هذا حدیث حسنه الشیخ الالبانی فِی "سِلْسِلة الْاحادیثِ الصحیحة" (۹۳) وَقَالَ :هذا اسناد حسن رجاله کلهم ثقات رجال الشیخین غیر عبداللّٰه بن ابی یحیی وهو عبداللّٰه بن محمد بن ابی یحیی الاسلمی الملقب ب" سحبل" وهو ثقه، وابن ابی فدیك هو محمد بن اسماعیل وفیه کلام یسیر۔ انظر ضعیف ابی داوٗد، (۲۵۶۸)]

الْجُهَنِی، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَانِ الْحِمْیَرِیُّ حَاجَّیْنِ اَوْ مُعْتَمِرَیْنِ، فَقُلْنَا لَوْ لَقِیْنَا اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَسَاَلْنَاهُ عَمَّا یَقُوْلُ هٰؤُلَآءِ فِی الْقَدْرِ، فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ، فَاكْتَنَفْتُهُ اَنَا وَ صَاحِبِی، اَحَدُنَا عَنْ یَّمِیْنِهِ وَ الْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ صَاحِبِیْ سَیَكِلُ الْكَلَامَ اِلَیَّ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَانِ ! اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ یَّقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ وَیَتَقَفَّرُوْنَ الْعِلْمَ وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ وَ اَنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنْ لَّا قَدْرَ وَ اِنَّ الْاَمْرَ اُنُفٌ، قَالَ: اِذَا لَقِیْتَ اُولٰٓئِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْهُمْ وَ اَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّیْ، وَالَّذِیْ یَحْلِفُ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ! لَوْ اَنَّ لِاَحَدِهِمْ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فَاَنْفَقَهٗ مَا قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ وَوَضَعَ كَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ وَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا » قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَعَجِبْنَا لَهٗ یَسْاَلُهٗ وَیُصَدِّقُهٗ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: « اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ

خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ » قَالَ: صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانِ؟ قَالَ: « اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ » قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: « مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ » قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: « اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَّةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ » قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِیْ: « يَا عُمَرُ! اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ؟ » قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: « اِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ »[1]

''یحییٰ بن یعمر کہتے ہیں کہ سب سے پہلا شخص جس نے بصرہ میں تقدیر کا انکار کیا وہ معبد جہنی تھا۔ میں اور حمید بن عبدالرحمان حمیری (دونوں) حج یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم نے کہا کہ اللہ کرے ہمیں وہاں کوئی رسول اللہ ﷺ کا صحابی مل جائے تا کہ ہم اس سے اس بارے میں دریافت کرسکیں، جو یہ لوگ کہتے پھرتے ہیں۔ حسن اتفاق سے ہماری ملاقات سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی، وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے۔ میں نے اور میرے ساتھی نے ان کو درمیان میں کرلیا (اس طرح کہ) ہم میں سے ایک ان کی دائیں جانب ہوگیا اور دوسرا ان کی بائیں جانب ہوگیا۔ میں نے خیال کیا کہ میرا ساتھی مجھے ہی بات کرنے دے گا (کیونکہ میں اس سے اچھے انداز میں بات کرسکتا تھا)۔

لہٰذا میں نے پوچھا: ''اے ابو عبدالرحمان! (یہ عبداللہ بن عمر کی کنیت ہے) ہمارے ہاں کچھ لوگ سامنے آئے ہیں جو قرآن تو پڑھتے ہیں، علم کا شوق بھی

---

[1] [مسلم، كتاب الإيمان: باب بيان الايمان والاسلام والاحسان ...... الخ (٨) - بخاری، كتاب الايمان : باب سؤال جبرائيل النبی ﷺ عن الايمان والاسلام والاحسان وعلم الساعة (٥٠)]

رکھتے ہیں (علمی موشگافیاں بھی نکالتے ہیں، بڑے بڑے علمی نکات بیان کرتے ہیں)۔" ان کی مزید حالت کا تذکرہ کیا، پھر کہا: "وہ گمان کرتے ہیں کہ تقدیر (وغیرہ) کچھ نہیں، یہ سارا نظام (آناً فاناً) اچانک معرض وجود میں آ گیا ہے۔"
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے: "جب تو ان سے ملے تو ان سے کہنا کہ میں (عبداللہ) ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کا نام لے کر عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) قسم اٹھایا کرتا ہے! اگر ان میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کے راستے میں خرچ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ہرگز قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ وہ تقدیر پر ایمان لائے۔" پھر کہنے لگے: "مجھے میرے باپ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی، فرمایا: "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی نمودار ہوا جس کے کپڑے بہت زیادہ سفید تھے اور سر کے بال بہت زیادہ کالے تھے۔ سفر کے نشانات بھی اس پر دکھائی نہیں دے رہے تھے (یعنی گرد وغیرہ اس پر نہیں تھی)۔ ہم میں سے اس کو کوئی پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا (اس طرح کہ) اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا لیے اور اپنی ہتھیلیاں اپنی رانوں پر رکھ لیں اور یوں گویا ہوا:
"اے محمد! مجھے اسلام کے متعلق بتائیں؟" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اللہ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں، تو نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ جانے کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔" وہ کہنے لگا: "آپ نے درست فرمایا ہے۔" سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہمیں اس بات پر تعجب ہوا کہ یہ آپ سے خود ہی سوال کرتا ہے اور خود ہی آپ کی تصدیق کرتا

ہے۔ (کیونکہ سوال کرنے سے لاعلم ہونا ظاہر ہوتا تھا اور تصدیق کرنے سے صاحب علم ہونا ظاہر ہوتا تھا)۔''

اس نے کہا: ''مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے، اس کے فرشتوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں پر ایمان لائے، آخرت کے دن پر ایمان لائے، اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لائے۔'' اس نے کہا: ''آپ نے سچ کہا ہے۔''

اس نے کہا: ''مجھے احسان کے متعلق بتائیں؟'' آپ ﷺ نے کہا: ''احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ خیال نہ پیدا ہو تو کم از کم یہ خیال پیدا ہو کہ وہ ضرور تجھے دیکھ رہا ہے۔''

اس نے کہا: ''مجھے قیامت کے متعلق بتائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس سے تو پوچھ رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ اس بارے میں نہیں جانتا۔'' اس نے کہا: ''اس کی چند نشانیاں ہی بیان کر دیں؟'' آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ لونڈی اپنی مالکہ کو جنے گی، ایک نشانی یہ ہوگی کہ آپ دیکھیں گے وہ لوگ جن کے پاؤں میں جوتا نہیں، جن کے جسم پر تن ڈھانپنے کو تو کپڑے نہیں، تنگ حال ہوں گے، بکریاں چرانے والے ہوں گے۔ مگر وہ لمبی لمبی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر وہ آدمی چلا گیا اور میں تھوڑی دیر ٹھہرا رہا۔ پھر مجھ سے آپ ﷺ نے کہا: ''اے عمر! آپ جانتے ہیں کہ یہ سوال پوچھنے والا کون تھا؟'' میں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ وہ تمھارے پاس تمھیں تمھارا دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔''

❁❁❁❁❁❁

رسول اللہ ﷺ کے لیے بشر، عبد، رجل اور انسان کے محبت بھرے الفاظ۔ نیز حقیقت نور اور سائے کے دلائل

آیات

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّى خَٰلِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ ﴿٧١﴾ فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ ﴿٧٢﴾ فَسَجَدَ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّآ إِبْلِيسَ ٱسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾ قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَىَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا۠ خَيْرٌ مِّنْهُ ۖ خَلَقْتَنِى مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُۥ مِن طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَٱخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىٓ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلدِّينِ ﴿٧٨﴾

(ص: ۷۱-۷۸)

’’جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: ’’میں مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں اور پھر جب میں اسے پوری طرح بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں گر جاؤ۔‘‘ لہٰذا تمام فرشتے سجدے میں گر گئے مگر ابلیس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔ اللہ نے پوچھا ’’اے ابلیس! تجھے کیا چیز اس کو سجدہ کرنے سے مانع ہوئی، جسے میں نے اپنے دونوں

ہاتھوں سے بنایا ہے؟ تو بڑا بن رہا ہے یا تو اونچے مقام کی ہستیوں میں سے ہے؟'' کہنے لگا: ''میں اس سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور اسے مٹی سے۔'' اللہ نے فرمایا: ''پھر تو یہاں سے نکل جا، تو مردود ہے اور تیرے اوپر قیامت کے دن تک میری لعنت ہے۔''

وَقَالُوا لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْأَرْضِ يَنبُوعًا ﴿٩٠﴾ أَوْ تَكُونَ لَكَ جَنَّةٌ مِّن نَّخِيلٍ وَعِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْأَنْهَارَ خِلَالَهَا تَفْجِيرًا ﴿٩١﴾ أَوْ تُسْقِطَ السَّمَاءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا أَوْ تَأْتِيَ بِاللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ قَبِيلًا ﴿٩٢﴾ أَوْ يَكُونَ لَكَ بَيْتٌ مِّن زُخْرُفٍ أَوْ تَرْقَىٰ فِي السَّمَاءِ وَلَن نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتَّىٰ تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتَابًا نَّقْرَؤُهُ ۗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّي هَلْ كُنتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٣﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ إِلَّا أَن قَالُوا أَبَعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَّسُولًا ﴿٩٤﴾ قُل لَّوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِم مِّنَ السَّمَاءِ مَلَكًا رَّسُولًا ﴿٩٥﴾ (بنی اسرائیل: ۹۰-۹۵)

''وہ (مشرکین مکہ) کہنے لگے: ''ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے لیے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے یا تیرے لیے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں دریا جاری کر دے، یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے، یا پھر اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آ، یا تیرے لیے سونے کا ایک گھر بن جائے، یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں

گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی کتاب نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں۔ (میرے رسول!) ان سے کہہ دو پاک ہے میرا پروردگار، میں تو اللہ کا پیغام لانے والے بشر کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہوں۔ لوگوں کے سامنے جب کبھی ہدایت آئی تو اس پر ایمان لانے سے ان کو کسی چیز نے نہیں روکا مگر ان کے اسی قول نے کہ کیا اللہ نے بشر کو رسول بنا کر مبعوث کر دیا؟ ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں) چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے یعنی بستے تو ہم ضرور آسمان سے ان کے لیے کسی فرشتے ہی کو رسول بنا کر مبعوث کر دیتے۔"

وَمَا قَدَرُوا۟ ٱللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِۦٓ إِذْ قَالُوا۟ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ عَلَىٰ بَشَرٍ مِّن شَىْءٍ ۗ قُلْ مَنْ أَنزَلَ ٱلْكِتَـٰبَ ٱلَّذِى جَآءَ بِهِۦ مُوسَىٰ نُورًا وَهُدًى لِّلنَّاسِ ۖ تَجْعَلُونَهُۥ قَرَاطِيسَ تُبْدُونَهَا وَتُخْفُونَ كَثِيرًا ۖ وَعُلِّمْتُم مَّا لَمْ تَعْلَمُوٓا۟ أَنتُمْ وَلَآ ءَابَآؤُكُمْ ۖ قُلِ ٱللَّهُ ۖ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِى خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ ﴿٩١﴾ (الانعام: ۹۱)

"ان لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق ہے۔ جب انھوں نے (یہود و نصاریٰ نے ضد کی بنا پر) کہا کہ اللہ نے کسی بشر پر کچھ نازل نہیں کیا ہے۔ ان سے پوچھو؟ پھر وہ کتاب جسے موسیٰ (علیہ السلام) لائے تھے، جو انسانوں کے لیے نور اور ہدایت تھی، آخر اس کو کس نے نازل فرمایا تھا؟ تم نے اس کو کئی اوراق (حصوں) میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ان (کے بعض حصے) کو ظاہر کرتے ہو اور بہت زیادہ (حصوں) کو چھپاتے ہو۔ اور تم کو (قرآن کے ذریعہ) وہ باتیں سکھائی گئیں جو نہ تم جانتے تھے نہ تمھارے باپ دادا۔ (اے پیغمبر!) کہہ دے کہ اللہ ہی نے (وہ کتاب تورات اتاری تھی) پھر ان کو اپنی غلط

باتوں میں کھیلنے دے۔''

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَٰحِدٌ ۖ فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَـٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا ﴿١١٠﴾

(الکہف: ۱۱۰)

''میرے رسول! کہہ دو میں تو تم ہی جیسا ایک بشر ہوں۔ (فرق یہ ہے کہ تمھاری طرف وحی نہیں ہوتی جبکہ) میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمھارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔ پس جو کوئی اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہے وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔''

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ ٱللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَآئِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِىَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾

(الشوریٰ: ۵۱)

''کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس سے روبرو کلام کرے، مگر وحی کے طور پر یا پردے کے پیچھے سے یا پھر وہ کوئی پیغام رساں (فرشتہ) ارسال کرتا ہے۔ وہ اس کے حکم سے، جو کچھ وہ چاہتا ہے، وحی کرتا ہے۔ بے شک وہ برتر اور حکیم ہے۔''

وَلَمَّا جَآءَ مُوسَىٰ لِمِيقَـٰتِنَا وَكَلَّمَهُۥ رَبُّهُۥ قَالَ رَبِّ أَرِنِىٓ أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَىٰنِى وَلَـٰكِنِ ٱنظُرْ إِلَى ٱلْجَبَلِ فَإِنِ ٱسْتَقَرَّ مَكَانَهُۥ فَسَوْفَ تَرَىٰنِى ۚ فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُۥ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُۥ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ أَفَاقَ قَالَ سُبْحَـٰنَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا۠ أَوَّلُ

ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٤٣﴾ (الاعراف:۱۴۳)

''جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے مقرر کیے ہوئے وقت پر (طور پر) پہنچا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا، تو اس نے التجا کی: ''اے میرے رب! مجھے شرف دیدار دے کہ میں تجھے دیکھوں۔'' فرمایا: ''تو مجھے نہیں دیکھ سکتا، ہاں! ذرا سامنے کے پہاڑ کی طرف دیکھ اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو تو مجھے دیکھ لے گا۔'' چنانچہ جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو بولے: ''پاک ہے تیری ذات، میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلا ایمان لانے والا میں ہوں۔''

لَّقَدْ كَفَرَ ٱلَّذِينَ قَالُوٓا۟ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلْمَسِيحُ ٱبْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ ٱلْمَسِيحَ ٱبْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُۥ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ جَمِيعًا ۗ وَلِلَّهِ مُلْكُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿١٧﴾ (المائدۃ:۱۷)

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے۔ کہہ دو: اگر اللہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اس کو اس ارادے سے باز رکھ سکے؟ اللہ تو زمین اور آسمانوں کا اور ان سب چیزوں کا مالک ہے جو ان کے درمیان پائی جاتی ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

لَّن يَسْتَنكِفَ ٱلْمَسِيحُ أَن يَكُونَ عَبْدًا لِّلَّهِ وَلَا ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۚ وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴿١٧٢﴾ (النساء: ۱۷۲)

''مسیح (ابن مریم) نے کبھی اس بات کو عار نہیں سمجھا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو اور نہ مقرب ترین فرشتوں نے۔ جو کوئی اللہ کی بندگی کو اپنے لیے عار سمجھتا اور تکبر کرتا ہے، تو ایک وقت آئے گا جب اللہ سب کو گھیر کر اپنے ہاں حاضر کرے گا۔''

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ ﴿١١٦﴾ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَآ أَمَرْتَنِى بِهِۦٓ أَنِ ٱعْبُدُوا۟ ٱللَّهَ رَبِّى وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِى كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ شَهِيدٌ ﴿١١٧﴾ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْحَكِيمُ ﴿١١٨﴾ (المائدۃ: ۱۱۶-۱۱۸)

''اور جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا: ''اے عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ عیسیٰ (علیہ السلام) عرض کریں گے: ''سبحان اللہ! میرا یہ کام نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کے کہنے کا مجھے حق نہ تھا۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور علم ہوتا۔ تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ بے شک

غیب کی باتوں کا جاننے والا تو ہی ہے۔ میں نے انھیں وہی بات کہی جس کا تو نے حکم فرمایا تھا، یہ کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمھارا رب ہے۔ میں اس وقت تک ان کا حال دیکھتا رہا جب تک کہ میں ان میں موجود تھا۔ جب تو نے مجھے واپس بلا لیا تو تو ان پر نگران تھا اور تو ہی ہر چیز پر شاہد ہے۔ اگر تو ان کو سزا دے (تو دے سکتا ہے) وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کردے (تو بھی کرسکتا ہے) اس لیے کہ تو غالب اور حکمت والا ہے۔‘‘

قَالَ إِنِّي عَبْدُ ٱللَّهِ ءَاتَىٰنِيَ ٱلْكِتَـٰبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ﴿٣٠﴾ وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَـٰنِي بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿٣١﴾ وَبَرًّۢا بِوَٰلِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٣٢﴾ وَٱلسَّلَـٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا ﴿٣٣﴾ (مریم: ۳۰-۳۳)

اس نے (مریم علیہا السلام سے جب قوم والوں نے کہا کہ ہم اس گود والے بچے سے کیسے بات کرسکتے ہیں؟ تو عیسیٰ (علیہ السلام) نے ماں کی گود میں) کہا: ’’میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے (انجیل) کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں مجھے برکت والا بنایا ہے اور اللہ نے مجھے [illegible] نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا ہے۔ مجھے اپنی والدہ کا فرمانبردار بنایا ہے اور اس نے مجھے سرکش اور بدنصیب نہیں بنایا۔ مجھ پر (اللہ کی طرف سے) سلامتی ہی سلامتی ہے، جس دن میں پیدا ہوا، جس دن میں مروں گا اور جس دن مجھے قبر سے زندہ کرکے اٹھایا جائے گا۔‘‘

سُبْحَـٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِۦ لَيْلًا مِّنَ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ إِلَى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْأَقْصَا ٱلَّذِي بَـٰرَكْنَا حَوْلَهُۥ لِنُرِيَهُۥ مِنْ ءَايَـٰتِنَآ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ

ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ ﴿١﴾ (بنی اسرائیل: ۱)

''پاک ہے وہ اللہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہ جس کے آس پاس کو ہم نے بابرکت بنایا ہے۔ تا کہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ حقیقت میں وہی سب کچھ سننے والا دیکھنے والا ہے۔''

ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلَ عَلَىٰ عَبْدِهِ ٱلْكِتَـٰبَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُۥ عِوَجَا ۜ ﴿١﴾ (الکھف: ۱)

''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہ رکھی۔''

أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ ٱلنَّاسَ وَبَشِّرِ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ ٱلْكَـٰفِرُونَ إِنَّ هَـٰذَا لَسَـٰحِرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾ (یونس: ۲)

''کیا لوگوں کے لیے یہ ایک عجیب بات ہوگئی کہ ہم نے خود انھیں میں سے ایک شخص کی طرف وحی کی کہ لوگوں کو انتباہ کردے اور جو ایمان لے آئیں انھیں خوشخبری دے دے کہ ان لوگوں کے لیے ان کے رب کے ہاں سچی عزت ہے۔ کافروں نے کہا کہ یہ شخص تو کھلا جادوگر ہے۔''

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِمْ ۚ فَسْـَٔلُوٓا۟ أَهْلَ ٱلذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴿٤٣﴾ (النحل: ۴۳)

''(میرے رسول!) ہم نے تم سے پہلے بھی جب کبھی رسول مبعوث کیے ہیں تو

آدمی ہی مبعوث کیے ہیں جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔“

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ﴿٤٠﴾ (الاحزاب: ٤٠)

”(لوگو!) محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔“

ٱقْرَأْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلَّذِى خَلَقَ ﴿١﴾ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ مِنْ عَلَقٍ ﴿٢﴾ ٱقْرَأْ وَرَبُّكَ ٱلْأَكْرَمُ ﴿٣﴾ ٱلَّذِى عَلَّمَ بِٱلْقَلَمِ ﴿٤﴾ عَلَّمَ ٱلْإِنسَٰنَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ﴿٥﴾

(العلق: ١-٥)

”(اے میرے پیغمبر!) پڑھیے! اپنے اس رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھیے! اور تمھارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔ انسان کو وہ علم دیا جسے وہ جانتا نہ تھا۔“

ٱلرَّحْمَٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ ٱلْقُرْءَانَ ﴿٢﴾ خَلَقَ ٱلْإِنسَٰنَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ ٱلْبَيَانَ ﴿٤﴾ (الرحمٰن: ١-٤)

”رحمان نے اس قرآن کی (محمد ﷺ کو) تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا فرمایا اور اسے بولنا سکھایا ہے۔“

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿١٠٥﴾ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٠٦﴾ إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٠٧﴾ فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٠٨﴾ (الشعراء: ١٠٥-١٠٨)

''قوم نوح نے بھی رسولوں کو جھٹلایا۔ جب ان کے بھائی نوح (علیہ السلام) نے کہا تھا: ''کیا تم ڈرتے نہیں ہو؟ میں تمھارے لیے امانتدار رسول ہوں، اللہ سے ڈرو اور میری پیروی کرو۔''

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ (الاعراف: ۸۵)

''اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اس نے کہا: ''اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو، اس کے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں۔ تحقیق تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک دلیل آ پہنچی۔ ناپ تول پورا پورا دیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔ زمین میں اصلاح کے بعد اب تخریب کاری مت کرو۔ یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو۔''

اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ۖ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۖ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۗ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٣٥﴾ (النور: ۳۵)

''اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک طاق ہو۔ اس طاق میں ایک چراغ ہو۔ وہ چراغ ایک (شیشے کی) قندیل میں ہو۔ وہ شیشہ ایسا ہو کہ جیسے وہ گویا چمکتے ہوئے موتی کی طرح ستارہ ہے۔ پھر وہ (چراغ) ایک مبارک زیتون کے درخت (کے تیل) سے سلگایا جاتا ہو۔ اس درخت کا رخ نہ مشرق کی جانب ہو (کہ شام کو اس پر دھوپ نہ پڑے) اور نہ مغرب کی جانب ہو (کہ صبح کے وقت اس پر سورج نہ پڑے) بلکہ کھلے میدان میں ہو جہاں ہر وقت سورج کی دھوپ اس پر آئے۔ (کہتے ہیں کہ زیتون کے درخت پر جتنی زیادہ دھوپ پڑے اتنا ہی اس کا تیل عمدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں) اس چراغ میں پڑنے والا زیتون کا تیل ایسا ہو کہ آگ چھوئے بغیر سلگ پڑے۔ (غرض ایک نہیں بلکہ) "نُورٌ عَلٰى نُور" ہے (یعنی نور پر نور)۔ اللہ تعالیٰ اپنے نور (دین اسلام) کی طرف رہنمائی کرتا ہے جس کی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔''

إِنَّآ أَنزَلْنَا ٱلتَّوْرَىٰةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا ٱلنَّبِيُّونَ ٱلَّذِينَ أَسْلَمُوا۟ لِلَّذِينَ هَادُوا۟ وَٱلرَّبَّـٰنِيُّونَ وَٱلْأَحْبَارُ بِمَا ٱسْتُحْفِظُوا۟ مِن كِتَـٰبِ ٱللَّهِ وَكَانُوا۟ عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا۟ ٱلنَّاسَ وَٱخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِى ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ فَأُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْكَـٰفِرُونَ ﴿٤٤﴾ (المائدة: ٤٤)

''بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا، اس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس کے

ساتھ ہی وہ نبی، جو مطیع و فرمانبردار تھے، فیصلے کیا کرتے تھے ان لوگوں کے جو یہودی تھے، (ان انبیاء کے علاوہ دیگر) اللہ والے اور علمائے کرام بھی (اسی پر چلنے کا حکم دیتے رہے) اس وجہ سے کہ انھیں کتاب کا حافظ بنایا گیا تھا اور وہ اس کتاب پر نگران تھے۔ تو (اے یہودیو!) لوگوں سے مت ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے دنیا کی تھوڑی قیمت وصول مت کرو۔ (یعنی رشوت کھا کر میرے احکام مت چھپاؤ) اور یاد رکھو جنھوں نے میرے نازل کردہ (قانون) کے مطابق فیصلہ نہ کیا وہی کافر ہوں گے۔"

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ٱبْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ ۖ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٦﴾ (المائدة:٤٦)

پھر ہم نے ان (انبیاء بنو اسرائیل) کے نشانات قدم پر عیسیٰ ابن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا۔ وہ اپنے سے پہلی نازل شدہ کتاب تورات کی تصدیق کرنے والے تھے۔ ہم نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو انجیل بھی عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا۔ وہ انجیل بھی اپنے سے پہلی نازل شدہ کتاب تورات کو سچ ہی بتاتی تھی۔ مزید برآں وہ پرہیز گاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت تھی۔"

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ (النساء:١٧٤)

"اے لوگو! تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس روشن دلیل آ گئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف صاف صاف روشنی نازل کر دی ہے۔"

يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ ٱلْكِتَـٰبِ وَيَعْفُوا۟ عَن كَثِيرٍ ۚ قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَـٰبٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ (المائدۃ:۱۵-۱۶)

''اے اہل کتاب ! تمھارے پاس ہمارا رسول آیا جو تمھارے لیے وہ بہت ساری چیزیں بیان کرتا ہے جنھیں تم چھپاتے ہو اور بہت سی باتیں چھوڑ بھی دیتا ہے (جنھیں بیان نہیں کرتا، اس کے علاوہ) تمھارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی آ گئی ہے اور ایسی واضح کتاب جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے طالب ہیں سلامتی کے راستے بتاتا ہے اور اپنی توفیق سے ان کو اندھیروں سے نکال کر اجالے کی طرف لاتا ہے اور سیدھے راہ کی طرف ان کی راہ نمائی کرتا ہے۔''

فَـَٔامِنُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلنُّورِ ٱلَّذِىٓ أَنزَلْنَا ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿٨﴾

(التغابن:۸)

''پس ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسول پر اور اس روشنی پر جو ہم نے نازل کی ہے۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔''

يَوْمَ تَرَى ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَـٰتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَـٰنِهِم بُشْرَىٰكُمُ ٱلْيَوْمَ جَنَّـٰتٌ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَـٰرُ خَـٰلِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ ٱلْمُنَـٰفِقُونَ وَٱلْمُنَـٰفِقَـٰتُ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱنظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ٱرْجِعُوا۟ وَرَآءَكُمْ فَٱلْتَمِسُوا۟ نُورًا فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُۥ بَابٌۢ بَاطِنُهُۥ فِيهِ ٱلرَّحْمَةُ وَظَـٰهِرُهُۥ مِن قِبَلِهِ ٱلْعَذَابُ ﴿١٣﴾ (الحدید:۱۲-۱۳)

”جس دن آپ مومن مردوں اور عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ (ان سے کہا جائے گا:) آج تمھیں ان باغات کی خوشخبری دی جاتی ہے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گئیں۔ ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی وہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے: ”ذرا ٹھہرو! ہم تمھاری روشنی سے اپنی (بجھی ہوئی روشنی) سلگا لیں۔“ ان سے کہا جائے گا: ”واپس دنیا میں جاؤ اور اپنی (ایمان اور اسلام کی) روشنی تلاش کر کے آؤ۔“ اچانک ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی، جس کے اندرونی جانب اللہ کی رحمت (جنت) ہوگی اور بیرونی جانب اللہ کا عذاب (جہنم) ہوگا۔“

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا خَلَقَ ٱللَّهُ مِن شَيْءٍ يَتَفَيَّؤُا۟ ظِلَـٰلُهُۥ عَنِ ٱلْيَمِينِ وَٱلشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلَّهِ وَهُمْ دَٰخِرُونَ ﴿٤٨﴾ (النحل: ٤٨)

”کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہر وہ چیز جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اس کا سایہ دائیں اور بائیں پڑتا ہے، اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے لیے۔ اس حال میں کہ وہ عاجزی اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔“

وَٱللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَـٰلًا وَجَعَلَ لَكُم مِّنَ ٱلْجِبَالِ أَكْنَـٰنًا وَجَعَلَ لَكُمْ سَرَٰبِيلَ تَقِيكُمُ ٱلْحَرَّ وَسَرَٰبِيلَ تَقِيكُم بَأْسَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُۥ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ (النحل: ٨١)

’’اللہ وہ ذات ہے جس نے تمھارے لیے سائے بنائے ہیں ہر اس چیز کے جس کو اس نے پیدا کیا ہے، تمھارے لیے پہاڑوں میں تراشتے ہوئے مکان بنائے (غار) ہیں، تمھارے لیے (کپڑے کے) کرتے ہیں، جو تمھیں گرمی (اور سردی) سے محفوظ رکھتے ہیں اور (لوہے کے) کرتے (یعنی زرہیں) بنائے ہیں، جو تمھیں لڑائی میں تمھاری مار (ضرب) سے بچاتے ہیں۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم مسلمان ہوسکو۔‘‘

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَٰلُهُم بِٱلْغُدُوِّ وَٱلْأٓصَالِ ۩ ﴿١٥﴾ (الرعد:۱۵)

’’اللہ ہی کے لیے سجدہ کرتا ہے جو کوئی بھی آسمانوں میں ہے یا زمین میں ہے، خوشی خوشی یا نہ چاہتے ہوئے اور ان کے سائے بھی صبح شام (اللہ کو سجدہ کرتے ہیں)۔‘‘

احادیث

① عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ: اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالَ: صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ .[1]

’’سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ

[1] [بخاری، کتاب السهو: باب اذا صلّی خمسًا (۱۲۲۶) ۔ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة: باب السهو فی الصلوٰة والسجود لهٗ (۵۷۲)]

ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ تو آپ سے عرض کیا گیا: ''کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ہوا؟'' ایک صحابی نے عرض کیا: ''آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔'' تب آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔''

② عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ خَمْسًا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ؟ قَالَ: « وَمَا ذَاكَ؟ » قَالُوا: صَلَّيْتَ خَمْسًا، قَالَ: « اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ وَ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ » ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.[1]

''سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ ہم نے کہا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہے؟'' (یعنی کیا نماز ظہر پانچ رکعت پر مشتمل ہوگئی ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا ہوا ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ''آپ نے پانچ رکعت نماز پڑھا دی ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں بھی تمھاری طرح بشر ہوں، جیسے تم کسی چیز کو یاد کرتے ہو اسی طرح میں بھی یاد کرتا ہوں، جیسے تم بھول جاتے ہو اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہوں۔'' پھر آپ نے سہو (بھول) کے دو سجدے کیے۔''

③ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ، فَقَالَ: « مَا تَصْنَعُوْنَ؟ » قَالُوْا: كُنَّا

---

[1] [مسلم، كتاب المساجد ومواضع الصلوة: باب السهو فى الصلوة والسجود له (٥٧٢) ـ بخارى، كتاب الصلوة: باب التوجه نحو القبلة حيث كان (٤٠١)]

نَصْنَعُهُ قَالَ: « لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا » فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: « إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ دِيْنِكُمْ فَخُذُوْا بِهِ وَ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَائِيْ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ » [1]

''رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اہل مدینہ کھجوروں کے درختوں کی تأبیر (پیوند) کرتے تھے۔ پس آپ نے پوچھا: ''یہ تم کیا کرتے ہو؟'' تو انھوں نے کہا: ''ہم ایسا کرتے آرہے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید بہتر ہو۔'' لہٰذا انھوں نے یہ عمل چھوڑ دیا تو پھل کم ہو گیا۔ تب انھوں نے اس کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک میں ایک بشر ہوں، جب میں تمھیں دین کے بارے میں کوئی حکم دوں تو اسے قبول کرو اور جب تمھیں اپنی رائے سے کوئی بات بتاؤں تو سمجھ لو کہ میں بھی ایک بشر ہوں۔''

④ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: « لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ » [2]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو، جس طرح عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

---

❶ [مسلم، كتاب الفضائل: باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره ﷺ من معايش الدنيا على سبيل الرأي (٢٣٦٢)]

❷ [بخاري، كتاب احاديث الأنبياء: باب: ﴿ واذكر في الكتب مريم إذ انتبذت من اهلها ﴾ (٣٤٤٥) احمد (١/ ٢٣، ٢٤)]

کی تعریف میں عیسائیوں نے مبالغہ کیا تھا۔ میں تو صرف اس (اللہ تعالیٰ) کا بندہ ہوں۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔"

⑤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ: «اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ» ①

"سیدنا عبد اللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "جب تم مؤذن (کی اذان) کو سنو تو وہی کلمات دہراتے جاؤ جو وہ کہہ رہا ہے، بعد ازاں مجھ پر صلوٰۃ پڑھو۔ یقیناً جس نے مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ پڑھی (یعنی اللہ سے میرے لیے رحمت کی دعا کی) تو اللہ اس پر دس صلوٰتیں (رحمتیں) نازل کرتا ہے۔ پھر میرے لیے وسیلہ طلب کرو۔" (یعنی اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ...... والی دعا پڑھو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وسیلہ" جنت میں ایک مقام ہے۔ وہ اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک (عظیم المرتبت) بندے کے شایان شان ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں گا۔ جس نے میرے لیے "وسیلہ" طلب کیا، تو میری سفارش اس پر حلال ہو جائے گی۔"

① [ترمذی: ابواب المناقب: باب ما جاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب منه (٣٦١٤) حدیث صحیح۔ قال الترمذی "هذا حدیث حسن صحیح" وصححه الألبانی ایضًا انظر صحیح الترمذی (٣٦١٤)۔ و مشکوة المصابیح بتحقیق الالبانی ٦٥٧]

⑥ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ .[1]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے تو اپنا سر میرے قریب کرتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیا کرتی اور آپ سوائے ایک انسان کی ضرورت کے گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے۔''

⑦ عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَ سَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: « إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَّنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَ يَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَ عَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّوْرُ»

وَ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ بَكْرٍ: « النَّارُ لَوْ كَشَفَهَا لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وُجْهِهٖ مَا انْتَهٰى إِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ »[2]

''سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے اور آپ نے پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: ''بے شک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں، سونا اس کے شایان شان بھی نہیں، وہ (کسی کے) ترازو کو جھکاتا ہے اور (کسی کے) ترازو کو بلند کرتا ہے، اس کی طرف رات کے عمل بلند ہوتے ہیں دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے عمل چڑھتے ہیں رات کے اعمال سے پہلے اور اس

---

❶ [مسلم، كتاب الحيض: باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله (۲۹۷) ـ بخاري، كتاب الحيض: باب غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله (۲۹۵)]

❷ [مسلم، كتاب الإيمان: باب في قوله عليه السلام ان الله لا ينام (۱۷۹)]

کا پردہ نور ہے۔"

(ایک راوی) ابو بکر کی روایت میں ہے: "اس کا پردہ آگ ہے۔ اگر وہ اس پردے کو کھول دے تو اس کے چہرے کی شعاعیں تاحد نگاہ مخلوق کو جلا دیں۔"

⑧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا بَيْنَ وُضُوْءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ، فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّرٰى أَنِّيْ كُنْتُ أَتَّقِيْهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهِ:

«اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّ عَنْ يَّسَارِيْ نُوْرًا وَّ فَوْقِيْ نُوْرًا وَّ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا»

قَالَ كُرَيْبٌ: وَ سَبْعٌ فِي التَّابُوْتِ، فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَ لَحْمِيْ وَ دَمِيْ وَ شَعْرِيْ وَ بَشَرِيْ وَ ذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.[1]

"سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بسر کی۔ (رات کو) نبی ﷺ بستر سے کھڑے ہوئے

---

[1] [بخاری، کتاب الدعوات: باب الدعاء اذا انتبه باللیل (٦٣١٦) ۔ مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا: باب الدعاء فی صلوۃ اللیل و قیامه (٧٦٣)]

اور قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے، پھر آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر بستر سے اٹھے اور مشکیزے کے پاس آئے، اس کا بندھن کھولا، پھر وضو کیا جو دو وضوؤں کے درمیان (یعنی درمیانہ) وضو تھا۔ پانی زیادہ نہ بہایا اور وضو بھی مکمل کیا۔ پھر نماز پڑھنے لگے، میں کھڑا ہوا اور انگڑائی لی اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں (بیدار رہتے ہوئے) انھیں دیکھ رہا تھا۔ میں نے وضو کیا، آپ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا۔ آپ نے مجھے کان سے پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کیا۔ پھر آپ نے اپنی تیرہ (۱۳) رکعت نماز پوری کی۔ پھر سوگئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے۔ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب سوتے تو خراٹے لیتے تھے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر انھیں اطلاع دی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ آپ نے وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔ (آپ اگرچہ لیٹ کر بھی سو جاتے تو وضو برقرار رہتا تھا کیونکہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں، دل بیدار رہتا تھا۔ جبکہ دیگر افراد امت اگر لیٹ کر سو جائیں تو وضو ٹوٹ جاتا ہے) آپ نے اپنی دعا میں یہ کلمات کہے:

''اے اللہ! میرے دل میں نور پیدا کردے، میری آنکھوں میں نور پیدا کردے، میرے کانوں میں نور پیدا کردے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے اوپر نور کردے۔ میرے نیچے نور کردے، میرے آگے نور کردے، میرے پیچھے نور کردے اور میرے لیے نور کردے۔''

ایک راوی کریب کہتے ہیں: ''اس دعا کے سات کلمے تابوت میں ہیں (تابوت سے دل مراد لیا ہے۔ یعنی وہ دل میں ہیں، زبان پر نہیں آرہے کیونکہ میں ان کو بھول گیا ہوں) البتہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک آدمی مجھے ملا تو اس

نے مجھے حدیث بیان کی اس میں یہ ذکر کیا کہ میرے پٹھوں، میرے گوشت، میرے خون، میرے بالوں اور میرے چمڑے کو نور کر دے۔ دو اور باتوں کا تذکرہ کیا۔"

⑨ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: « وَاجْعَلْ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا »[1]

"صحیح مسلم کی ایک روایت میں، جو سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہ الفاظ بھی ہیں: "اور میرے نفس میں نور پیدا کر دے اور میرے نور کو بڑا کر دے۔"

⑩ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا « اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا »[2]

"صحیح مسلم ہی کی ایک اور روایت میں، جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہ الفاظ بھی ہیں: "اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔"

⑪ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ لَّهٗ فَاعْتَلَّ بَعِیْرًا لِّصَفِیَّةَ وَفِیْ اِبِلِ زَیْنَبَ فَضْلٌ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: « اِنَّ بَعِیْرًا لِّصَفِیَّةَ اعْتَلَّ فَلَوْ اَعْطَیْتِهَا بَعِیْرًا مِنْ اِبِلِكِ » فَقَالَتْ: اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَهُوْدِیَّةَ؟ قَالَتْ: فَتَرَکَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ شَهْرَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً لَا یَأْتِیْهَا، قَالَتْ: حَتّٰی یَئِسْتُ مِنْهُ وَ حَوَّلْتُ سَرِیْرِیْ قَالَتْ: فَبَیْنَمَا اَنَا یَوْمًا بِنِصْفِ

---

[1] [مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین : باب صلوۃ النبی ﷺ و دعاءہ باللیل (۷۶۳)]

[2] [مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین: باب صلوۃ النبی ﷺ و دعاءہ باللّیل (۷۶۳)]

النَّهَارِ اِذَا اَنَا بِظِلِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مُقْبِلٌ . ①

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی سفر میں تھے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار ہوگیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس زائد اونٹ بھی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: ''صفیہ کا اونٹ بیمار ہوگیا ہے، اگر آپ اسے اپنا اونٹ دے دیں تو (کتنا اچھا ہو)۔'' سیدہ زینب کہنے لگیں: ''میں اس یہودن کو اونٹ دوں؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''آپ نے اس سے ذوالحجہ اور محرم دو ماہ یا تین ماہ تک بائیکاٹ رکھا، ان کے پاس نہ جاتے تھے۔'' سیدہ زینب فرماتی ہیں: ''یہاں تک کہ میں مایوس ہوگئی اور میں نے اپنی چارپائی پھیر دی۔ بس اس دوران ایک دن بیٹھی ہوئی تھی، نصف النہار کا وقت تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے کو دیکھا کہ آپ تشریف لا رہے تھے۔''

⑫ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ اَبِيْ جَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهٖ وَاَبْكِيْ، وَ يَنْهَوْنَنِيْ عَنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا يَنْهَانِيْ فَجَعَلَتْ عَمَّتِيْ فَاطِمَةُ تَبْكِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « تَبْكِيْنَ اَوْ لَا تَبْكِيْنَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ » ②

---

❶ [مسند احمد (۶/۱۳۲) طبرانی فی الاوسط (۲۶۳۰) (۳/۲۹۰) بتحقیق الدکتور محمود الطحان۔ حدیث صحیح، قال الهیثمی فیه سمیة روٰی لها ابوداوٗد وغیره ولم یجرحها احدٌ، وبقیة رجاله ثقات " انظر مجمع الزوائد، کتاب النکاح: باب غیرة النساء (۴/۳۲۶۱)]

❷ [بخاری، کتاب الجنائز: باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی کفنه (۱۲۴۴) ۔ مسلم کتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل عبداللّٰه بن عمرو بن حرام (۲۴۷۱)]

''سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''جب میرا باپ (عبداللہ رضی اللہ عنہ) قتل کر دیا گیا (جنگ احد میں) تو میں ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا اور رونے لگ جاتا، عورتیں مجھے منع کرنے لگیں۔ میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آپ روتیں یا نہ روتیں فرشتے ان کی میت پر اپنے پروں کے ساتھ سایہ کیے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ تم ان کی میت کو اٹھاؤ۔'' (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سایہ تو نوری مخلوق یعنی فرشتوں کا بھی ہوتا ہے)

⑬ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « سَبْعَةٌ یُّظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَدْلٌ وَ شَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ مُعَلَّقٌ قَلْبُهٗ فِی الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ، اجْتَمَعَا عَلَیْهِ، وَ تَفَرَّقَا عَلَیْهِ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّ جَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهٗ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ » ①

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات (۷) قسم کے افراد ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنا سایہ نصیب کرے گا، اس دن جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے (۱) عدل و انصاف کرنے والا امام (یعنی امیر) (۲) اللہ کی عبادت میں منہمک رہنے والا نوجوان (۳) وہ آدمی جس کا دل مساجد ہی میں لٹکا رہتا ہے۔ (۴) وہ دو آدمی

---

① [بخاری، کتاب الزکوۃ: باب الصدقة بالیمین (۱۵۲۳) ۔ مسلم ، کتاب الزکوۃ: باب فضل اخفاء الصدقة (۱۰۳۱)]

جو اللہ کے لیے محبت کرتے ہیں، اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں۔ (۵) وہ آدمی جس کو کوئی حسب نسب اور حسن و جمال والی عورت (بے حیائی) کی دعوت دے تو وہ کہہ دے کہ میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا اللہ کے راستے میں خرچ کیا ہے؟ (۷) اور وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے۔''

❁❁❁❁❁❁

صلوٰۃ وسلام

آیات

إِنَّ ٱللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيْهِ وَسَلِّمُواْ تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ (الاحزاب:٥٦)

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (ﷺ) پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپ (ﷺ) پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔''

هُوَ ٱلَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَٰٓئِكَتُهُۥ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِۚ وَكَانَ بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ﴿٤٣﴾ (الاحزاب:٤٣)

''(اے ایمان والو!) وہ اللہ جو تم پر صلوٰۃ (رحمت) نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے تمھارے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، تاکہ وہ تمھیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لائے اور وہ مومنوں پر تو بڑا ہی مہربان ہے۔''

ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ﴿١٥٦﴾ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ ﴿١٥٧﴾ (البقرة:١٥٦-١٥٧)

''(صبر کرنے والے) وہ لوگ ہیں کہ جب ان پر کوئی مصیبت آ پڑے تو بول اٹھتے ہیں: ''ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

ایسے لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے صلوات (برکات) ہوں گی اور رحمت سایہ فگن ہوگی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔"

أَلَمْ تَرَ أَنَّ ٱللَّهَ يُسَبِّحُ لَهُۥ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ وَٱلطَّيْرُ صَٰٓفَّٰتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُۥ وَتَسْبِيحَهُۥ ۗ وَٱللَّهُ عَلِيمٌۢ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾ (النور: ٤١)

"کیا تم دیکھتے نہیں کہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اللہ کی تسبیح کر رہے ہیں اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی۔ سب اپنی اپنی صلوٰۃ (نماز) اور تسبیح کا علم رکھتے ہیں اور یہ جو کچھ کرتے ہیں، اللہ اسے جانتا ہے۔"

خُذْ مِنْ أَمْوَٰلِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَٱللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٣﴾ (التوبة: ١٠٣)

"(میرے رسول!) ان کے مالوں میں سے صدقہ لے کر انھیں پاک کرو، اس کے ذریعہ ان کا تزکیہ کرو اوران پر صلوٰۃ (یعنی رحمت کی دعا) کرو۔ کیونکہ تمھاری دعا ان کے لیے باعث تسکین ہوگی اور اللہ سننے اور جاننے والا ہے۔"

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ ﴿٨٤﴾ (التوبة: ٨٤)

"اور (آئندہ) ان (منافقوں) میں سے جو کوئی مرے اس کی صلوٰۃ (نماز جنازہ) بھی تم ہرگز نہ پڑھنا، نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ کیونکہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ اس حال میں مرے ہیں کہ وہ فاسق تھے۔"

احادیث

① قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَائِیْلَ وَ مِیْكَائِیْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ وَ فُلَانٍ، فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ: « اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَاِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلْ: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ۔ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمُوْهَا اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِّلّٰهِ صَالِحٍ فِی السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ » [1]

”سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے: ”جبرئیل پر سلام ہو، میکائیل پر سلام ہو، فلاں اور فلاں پر سلام ہو۔“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا تو فرمایا: ”اللہ تو بذات خود سلام ہے (لوگوں کو سلامتیاں دینے والا ہے) جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو یوں پڑھا کرے: ”تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ! آپ پر سلامتی، اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو۔“ جب تم یہ کلمات کہہ لو گے تو یہ دعا آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ کے ہر نیک بندے کو پہنچ

---

[1] [بخاری، کتاب الاذان : باب التشهد فی الآخرة (۸۳۱) ۔ مسلم، کتاب الصلوٰة: باب التشهد فی الصلوٰة (۴۰۲)]

جائے گی۔ (پھر یہ کہے:) ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔‘‘

② عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ:لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَقَالَ: اَلَا اُھْدِیْ لَکَ ھَدِیَّۃً سَمِعْتُھَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰی فَاَھْدِھَا لِیْ، فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ؟ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ قَالَ: قُوْلُوْا « اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ »[1]

’’سیدنا عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، وہ کہنے لگے: ’’کیا میں آپ کو ان کلمات کا تحفہ نہ دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنے ہیں۔‘‘ میں نے کہا: ’’کیوں نہیں! آپ مجھے ان کلمات کا تحفہ دیں۔‘‘ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ’’اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ہم آپ پر اور اہل بیت پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ بلاشبہ اللہ نے ہمیں سلام پڑھنے کی کیفیت تو بتلا دی ہے۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’یوں صلوٰۃ پڑھو: ’’اے اللہ! محمد

---

❶ [بخاری، کتاب احادیث الانبیاء: باب ﴿ یَزِفُّوْنَ ﴾ النسلان فی المشی (۳۳۷۰)۔ مسلم، کتاب الصلوۃ: باب الصلوۃ علَی النبی ﷺ بعد التشھد (٤٠٦)]

اورآل محمد پر ایسے رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت (صلوٰۃ) نازل فرمائی، بے شک تو اپنی ذات میں آپ محمود اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! محمد اور آل محمد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو تعریف کیا گیا، بزرگی والا ہے۔''

③ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا، فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خِفْتُ اَوْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ اَوْ قَبَضَهٗ قَالَ: فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ: « مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ!؟ » قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ: « اِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِيْ: اَلَا اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ » ①

''سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) باہر نکلے، میں آپ کے پیچھے چلا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں (کے ایک باغ) میں داخل ہوگئے۔ آپ نے سجدہ فرمایا اور بڑا لمبا سجدہ فرمایا، یہاں تک کہ مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے فوت ہی تو نہیں کر لیا۔ فرماتے ہیں کہ میں قریب آیا تاکہ صورت حال دیکھوں تو آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور پوچھنے

---

❶ [حسن لغيره، مسند احمد (۱/۱۹۱) وسنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الصلوٰة: باب سجود الشكر (۲/۳۷۰،۳۷۱) ۔ واخرجه الحاكم فى المستدرك علَى الصحيحَين" كتاب الصلوٰة: باب التامين (۸۱۰) وقال: "صحيح الاسناد"۔ انظر ايضًا تنقيح الرُّواة فى تخريج احاديث المشكوة لاحمد حسن الدهلوى، كتاب الصلوٰة: باب الصلوٰة علَى النبى صلى الله عليه وسلم وفضلها، الفصل الثالث]

لگے: ''آپ کو کیا ہوا؟'' میں نے آپ سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کہا: ''کیا میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے نبی (ﷺ)! جو آپ پر صلوٰۃ پڑھے گا (یعنی آپ کے لیے رحمت کی دعا کرے گا) میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر سلامتی نازل فرماؤں گا۔''

④ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « مَن صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا »[1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلا شبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ پڑھی (یعنی اللہ سے میرے لیے رحمت کی دعا کی) تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

⑤ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نَقُوْمُ فِي الصُّفُوْفِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ طَوِيْلًا قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ قَالَ وَ قَالَ: « اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوَلَ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ خَطْوَةٍ يَّمْشِيْهَا يَصِلُ بِهَا صَفًّا »[2]

---

[1] [مسلم، کتاب الصّلوٰۃ: باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد (۴۰۸)]

[2] [ابوداوٗد، کتاب الصلوٰۃ: باب فی الصلوٰۃ تُقام ولم یأت الإمام ینتظرونه قعودًا (۵۴۳) ۔ حدیث ضعیف و ضعفه الألبانی ۔ انظر ضعیف ابی داوٗد (۵۴۳) و قال الالبانی: ابو داوٗد باسناد فیه مجهول لکن الشطر الاول منه له طریق اخریٰ عنده بسند صحیح۔ یعنی ”ان اللّٰه و ملائکته یصلون علی الذین یلون الصفوف الاول“ صحیح۔ انظر المشکاۃ بتحقیق الالبانی (۱۰۹۵)]

''سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں لمبی لمبی دیر تکبیر سے پہلے کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں جو (بالترتیب) پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس قدم سے بڑھ کر کوئی قدم محبوب ترین نہیں جسے وہ صف کے ساتھ ملانے کے لیے اٹھاتا ہے۔''

(یہ حدیث ضعیف ہے۔ جبکہ ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں جو (بالترتیب) پہلی صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں'' کے الفاظ اس کے علاوہ دوسری صحیح سند سے ثابت ہیں۔)

⑥ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اِذَا اَتٰی رَجُلٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِصَدَقَتِهٖ قَالَ: « اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ » وَاَتَاهُ اَبِیْ بِصَدَقَتِهٖ فَقَالَ: « اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ اَبِیْ اَوْفٰی »[1]

''سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی آدمی صدقہ لے کر آتا تو آپ فرماتے: ''اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما۔'' وہ فرماتے ہیں کہ میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے اللہ! ابی اوفیٰ کی آل پر صلوٰۃ (رحمت) نازل فرما۔''

❀❀❀❀❀❀

---

[1] [بخاری، کتاب الدعوات: باب هل یصلی علی غیر النبی ﷺ (۶۳۵۹) ۔ مسلم، کتاب الزکوۃ: باب الدعاء لمن اتی بصدقة (۱۰۷۸)]

رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ اور فضیلت اہلِ بیت و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

آیات

لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا۟ ٱللَّهَ وَٱلْيَوْمَ ٱلْءَاخِرَ وَذَكَرَ ٱللَّهَ كَثِيرًا ﴿٢١﴾ (الاحزاب: ۲۱)

''درحقیقت تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول ﷺ میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن کا امید وار ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔''

ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَٰجُهُۥٓ أُمَّهَٰتُهُمْ ۗ وَأُو۟لُوا۟ ٱلْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِى كِتَٰبِ ٱللَّهِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُهَٰجِرِينَ إِلَّآ أَن تَفْعَلُوٓا۟ إِلَىٰٓ أَوْلِيَآئِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِى ٱلْكِتَٰبِ مَسْطُورًا ﴿٦﴾ (الاحزاب: ٦)

''بلاشبہ نبی (ﷺ) تو اہلِ ایمان کے لیے خود ان سے زیادہ مہربان ہے اور نبی (ﷺ) کی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ رشتہ دار ایک دوسرے (کی وراثت) کے اللہ کی کتاب کی رو سے مومنوں اور مہاجروں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں۔ ہاں! اگر تم اپنے (مہاجر) دوستوں سے کوئی اچھا سلوک کرنا چاہو (تو اس کی تم

کو اجازت ہے)۔ یہی حکم اللہ کی کتاب ''لوح محفوظ'' میں لکھا ہوا ہے۔''

يَٰنِسَآءَ ٱلنَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ ٱلنِّسَآءِ ۚ إِنِ ٱتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِٱلْقَوْلِ فَيَطْمَعَ ٱلَّذِى فِى قَلْبِهِۦ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ﴿٣٢﴾ وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾ وَٱذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِى بُيُوتِكُنَّ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ وَٱلْحِكْمَةِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا ﴿٣٤﴾ إِنَّ ٱلْمُسْلِمِينَ وَٱلْمُسْلِمَٰتِ وَٱلْمُؤْمِنِينَ وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ وَٱلْقَٰنِتِينَ وَٱلْقَٰنِتَٰتِ وَٱلصَّٰدِقِينَ وَٱلصَّٰدِقَٰتِ وَٱلصَّٰبِرِينَ وَٱلصَّٰبِرَٰتِ وَٱلْخَٰشِعِينَ وَٱلْخَٰشِعَٰتِ وَٱلْمُتَصَدِّقِينَ وَٱلْمُتَصَدِّقَٰتِ وَٱلصَّٰٓئِمِينَ وَٱلصَّٰٓئِمَٰتِ وَٱلْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَٱلْحَٰفِظَٰتِ وَٱلذَّٰكِرِينَ ٱللَّهَ كَثِيرًا وَٱلذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ ٱللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٣٥﴾ (الاحزاب: ۳۲-۳۵)

''اے نبی (ﷺ) کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم اللہ سے ڈرنے والی ہو تو دبی زبان سے بات نہ کیا کرو کہ دل کی خرابی کا مبتلا کوئی شخص لالچ میں پڑ جائے۔ بلکہ صاف سیدھی بات کرو۔ اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور سابق دور جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تو یہ چاہتا ہے کہ تم سے اے اہل بیت

(رسول!) گندگی کو دور کر دے اور تمھیں پوری طرح پاک کر دے۔ یاد رکھو اللہ کی آیات اور حکمت کی ان باتوں کو جو تمھارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں۔ بے شک اللہ لطیف اور باخبر ہے۔ بے شک جو مرد اور عورتیں مسلم ہیں، مومن ہیں، مطیع فرمان ہیں، راست باز ہیں، صابر ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، صدقہ دینے والے ہیں، روزہ رکھنے والے ہیں، اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے ہیں، اللہ نے ان کے لیے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿٥٩﴾ (الاحزاب:۵۹)

''(اے میرے نبی!) اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی، پھر نہ ستائی جائیں گی اور اللہ غفور و رحیم ہے۔''

مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَىٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ ٱللَّهِ وَرِضْوَٰنًا ۖ سِيمَاهُمْ فِى وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ ٱلسُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى ٱلتَّوْرَىٰةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِى ٱلْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْـَٔهُۥ فَـَٔازَرَهُۥ فَٱسْتَغْلَظَ فَٱسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِۦ يُعْجِبُ ٱلزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ ٱلْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًۢا ﴿٢٩﴾ (الفتح:۲۹)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے انھیں رکوع اور سجود (میں دیکھو گے)۔ انھیں اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجدوں کے نشانات ان کے چہروں پر موجود ہیں، جن سے وہ لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت تورات میں اور انجیل میں۔ ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی، پھر اس کو تقویت ملی، پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنھوں نے نیک عمل کیے اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔‘‘

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ءَامِنُوا۟ كَمَآ ءَامَنَ ٱلنَّاسُ قَالُوٓا۟ أَنُؤْمِنُ كَمَآ ءَامَنَ ٱلسُّفَهَآءُ ۗ أَلَآ إِنَّهُمْ هُمُ ٱلسُّفَهَآءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾ (البقرة:۱۳)

’’اور جب ان سے کہا گیا کہ جس طرح دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں اسی طرح تم بھی ایمان لاؤ تو انھوں نے جواب دیا: کیا ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ خبردار! حقیقت میں تو یہ خود ہی بے وقوف ہیں، مگر یہ جانتے نہیں۔‘‘

وَٱلَّذِينَ جَآءُو مِنۢ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا ٱغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَٰنِنَا ٱلَّذِينَ سَبَقُونَا بِٱلْإِيمَٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١٠﴾ (الحشر:۱۰)

’’اور وہ لوگ جو ان (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں: اے

ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہلِ ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔"

احادیث

① عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرَادَ اَنْ يَّغْزُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَرَادَ اَنْ يَّبِيْعَ عِقَارًا لَّهٗ بِهَا فَيَجْعَلَهٗ فِي السَّلَاحِ وَالْكُرَاعِ وَيُجَاهِدُ الرُّوْمَ حَتّٰى يَمُوْتَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ لَقِيَ اُنَاسًا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَنَهَوْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ رَهْطًا سِتَّةً اَرَادُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَيَاةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَنَهَاهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ: « اَلَيْسَ لَكُمْ فِيَّ اُسْوَةٌ » فَلَمَّا حَدَّثُوْهُ بِذٰلِكَ رَاجَعَ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا وَ اَشْهَدَ عَلٰى رَجْعَتِهَا.

فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَأْتِهَا فَسَلْهَا، ثُمَّ ائْتِنِيْ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ .

فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهَا فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ، فَاسْتَلْحَقْتُهٗ اِلَيْهَا، فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا لِاَنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا، فَاَبَتْ فِيْهِمَا اِلَّا مُضِيًّا، قَالَ: فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ، فَانْطَلَقْنَا عَلٰى عَائِشَةَ فَاسْتَاْذَنَّا عَلَيْهَا، فَاَذِنَتْ لَنَا، فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَحَكِيْمٌ؟ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَ: نَعَمْ،

فَقَالَتْ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَتْ : مَنْ هِشَامٌ؟ قَالَ: ابْنُ عَامِرٍ، فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَ قَالَتْ خَيْرًا ـ قَالَ قَتَادَةُ: وَكَانَ أُصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ ـ فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! اَنْبِئِينِى عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ قَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ : فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ الْقُرْآنَ .

قَالَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ وَلَا اَسْاَلَ اَحَدًا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَمُوْتَ، ثُمَّ بَدَا لِيْ فَقُلْتُ: اَنْبِئِينِى عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: اَلَسْتَ تَقْرَأُ: ﴿ يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴾؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَتْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَوْلًا وَاَمْسَكَ اللّٰهُ خَاتِمَتَهَا اثْنَىْ عَشَرَ شَهْرًا فِي السَّمَآءِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ آخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ التَّخْفِيْفَ، فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ فَرِيْضَةٍ .

قَالَ: فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ مَا شَاءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ وَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهَا اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهٗ وَيَدْعُوْهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشَرَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ ! فَلَمَّا اَسَنَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ صَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيْعِهِ الْاَوَّلِ فَتِلْكَ

تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلٰوةً أَحَبَّ أَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجْعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ.

قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِهَا، فَقَالَ: صَدَقَتْ لَوْ كُنْتُ أَقْرَبُهَا أَوْ أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَأَتَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ بِهٖ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهَا مَا حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَهَا. [1]

''قتادہ نے (ایک دوسرے راوی) زرارہ سے روایت بیان کی ہے کہ سعد بن ہشام بن عامر نے جہاد کے لیے نکلنے کا پروگرام بنایا۔ وہ مدینہ منورہ تشریف لائے، سوچا کہ مدینہ میں موجود اپنے تمام باغ اور زمین فروخت کر ڈالوں اور اس رقم سے اسلحہ اور گھوڑے خریدوں اور زندگی کی آخری سانس تک رومیوں سے لڑتا رہوں۔ جب وہ مدینہ تشریف لائے، مدینہ کے کچھ افراد سے ان کی ملاقات ہوئی تو انھوں نے ان کو اس کام سے روکا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کی زندگی میں بھی چھ (٦) آدمیوں نے اسی طرح کا پروگرام بنایا تھا تو نبی ﷺ نے ان کو اس سے منع کر دیا تھا اور فرمایا: ''کیا تمھارے لیے میری ذات میں اسوہ موجود نہیں؟'' جب انھوں نے جناب سعد بن ہشام کو یہ حدیث بیان کی تو انھوں نے اپنی بیوی سے تعلق بحال کر لیا۔

[1] [مسلم، کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا: باب جامع صلوٰۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض (٧٤٦)]

جبکہ قبل ازیں وہ اس کو طلاق دے چکے تھے۔ اپنے اس رجوع پر انھوں نے گواہ بھی بنا لیے۔

وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تشریف لائے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے سوال کیا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''کیا میں تمھاری اس شخص کی طرف رہنمائی نہ کروں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کو اہل زمین میں سے سب سے زیادہ جاننے والا ہے؟'' جناب سعد نے کہا: ''وہ کون ہیں؟'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ آپ ان کے پاس جائیں، ان سے سوال کریں، پھر جو وہ آپ کو جواب دیں وہ مجھے بھی بتانا۔'' (جناب سعد بن ہشام کہتے ہیں:)

میں ان کی طرف چل پڑا۔ میں حکیم بن افلح کے پاس آیا، ان سے کہا کہ آپ میرے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلیں۔ انھوں نے کہا: ''میں نے تو ان کے پاس نہیں جانا، اس لیے کہ میں نے ان کو ان دو جماعتوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں اور قصاصِ عثمان رضی اللہ عنہ کا مطالبہ کرنے والوں) کے بارے خاموشی اختیار کرنے کا مشورہ دیا تھا، لیکن انھوں نے میری بات نہیں مانی اور اس لڑائی میں چلی گئیں۔'' جناب سعد کہتے ہیں کہ میں نے ان کو قسم دی تو ساتھ چلنے پر رضامند ہو گئے۔ غرض ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ ہم نے اجازت چاہی، ہمیں اجازت مل گئی، ہم اندر چلے گئے۔ انھوں نے پوچھا: ''کیا آپ حکیم ہیں؟'' گویا انھوں نے ان (حکیم) کو پہچان لیا۔ انھوں نے کہا: ''ہاں!'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر سوال کیا: ''آپ کے ساتھ کون ہے؟'' تو جناب حکیم نے جواب دیا: ''میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں۔'' انھوں نے پھر پوچھا: ''کون ہشام؟ تو جناب حکیم نے جواب دیا: ''ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ۔''

انھوں نے ان کے لیے رحمت کی دعا کی اور ان کے بارے کلماتِ خیر ادا کیے۔
(قتادہ) کہتے ہیں کہ جناب ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ (سعد بن ہشام کہتے ہیں) میں نے پوچھا:
''ام المومنین (رضی اللہ عنہا)! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے بتائیں۔''
انھوں نے کہا: ''کیا آپ قرآن مجید نہیں پڑھتے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں (میں پڑھتا ہوں)۔'' وہ کہنے لگیں: ''ان کا اخلاق قرآن ہی تو تھا۔''
سعد کہتے ہیں کہ میں نے اٹھنا چاہا اور ارادہ کر لیا کہ اب اس بارے ساری زندگی کسی سے سوال نہیں کروں گا، پھر مجھے ایک اور سوال کرنے کا خیال آیا۔
میں نے پوچھا: ''مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام اللیل کے بارے کچھ بتائیں؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ''کیا آپ سورۂ مزمل کی تلاوت نہیں کرتے؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں (کرتا ہوں)۔'' انھوں نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس سورت کے آغاز میں قیام اللیل کو فرض قرار دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) نے سال بھر قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت کا اختتامیہ بارہ (۱۲) ماہ تک آسمانِ (دنیا) میں روکے رکھا، یہاں تک کہ اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے قیام اللیل میں گنجائش کا حکم نازل کر دیا۔ لہٰذا قیام اللیل فرض ہونے کے بعد نفل قرار پایا۔''
(جناب سعد بن ہشام کہتے ہیں،) میں نے پوچھا: ''ام المومنین! مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے کچھ بتائیں؟'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک کا اور وضو کے پانی کا انتظام کرتے، جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا اللہ انھیں رات کو جگا دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے، وضو کرتے اور نو (۹) رکعتیں پڑھتے۔ ان کے درمیان تشہد نہ کرتے

سوائے آٹھویں رکعت کے۔ (اس آٹھویں رکعت کے بعد والے تشہد میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اس کی ثناء کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر کھڑے ہوکر نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے اور اسی طرح (تشہد میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے، اس کی حمد بیان کرتے اور اس سے دعائیں کرتے۔ پھر ہمیں سنا کر اونچی آواز سے ایک سلام پھیرتے، پھر دو رکعتیں سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر پڑھتے۔ اس طرح میرے بیٹے! یہ آپ ﷺ کی نماز گیارہ (۱۱) رکعت بن گئی۔ پھر جب نبی ﷺ ذرا عمر رسیدہ ہوگئے اور بدن میں گوشت آ گیا تو آپ ﷺ سات رکعات وتر پڑھتے۔ پھر اسی طرح دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے (جس طرح پہلی صورت میں بیان ہوا ہے)۔ اس طرح میرے پیارے بیٹے! یہ نو (۹) رکعت نماز ہوئی۔

نبی ﷺ جب کوئی نماز (نفلی) شروع کرتے تو اس پر ہمیشگی کو پسند کرتے، جب کبھی نیند غالب آجاتی یا کوئی تکلیف وغیرہ کی صورت ہوتی اور قیام اللیل نہ کر پاتے تو دن کو بارہ (۱۲) رکعت پڑھ لیتے۔ مجھے معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے پوری ایک رات میں کبھی قرآن پڑھا ہو، نہ کبھی ایسا ہوا کہ صبح تک ساری رات نماز ہی پڑھتے رہے ہوں، نہ کبھی سوائے رمضان کے پورا مہینا روزے رکھے۔''

سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا، میں نے ان کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہونے والی ساری گفتگو بیان کی تو انھوں نے کہا: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بالکل درست بیان کیا ہے، اگر میں ان کے پاس ہوتا یا ان کے پاس جاتا تو بالمشافہ ان سے ساری گفتگو سنتا۔'' جناب سعد کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے تو میں آپ کو ان کی

باتیں نہ سناتا۔''

② عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ » [1]

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ہاں اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر میں محبوب نہ ہو جاؤں۔''

③ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى، عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ: « هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا؟ » فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَآءً صَلّٰى وَ اِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: « صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ » فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ: « اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ » [2]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی فوت شدہ آدمی کی میت لائی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے: ''کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کوئی زائد مال چھوڑا ہے؟'' اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتا چلتا کہ ہاں اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے زائد مال چھوڑا ہے تو آپ جنازہ پڑھا

---

[1] [بخاری ، کتاب الایمان: باب حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم من الایمان (۱۵) ۔ مسلم ، کتاب الایمان: باب وجوب محبة الرسول اکثر من الاهل والولد والوالد (۴۴، ۴۵)]

[2] [بخاری، کتاب الکفالة: باب الدین (۲۲۹۸) ۔ ۶۳۸۲۔ مسلم، کتاب الفرائض: باب من ترک مالا فلورثته (۱۶۱۹)]

دیتے، ورنہ مسلمانوں سے کہہ دیتے: ''اپنے ساتھی پر جنازہ پڑھ لو۔'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ پر فتوحات کا دروازہ کھول دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں مومنوں کا خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں، لہٰذا مومنوں میں سے جو شخص فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے قرض چھوڑ جائے تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

④ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتِ زَیْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَلِاَبِی الْعَاصِ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا .[1]

''سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے اور اپنی لخت جگر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی لڑکی (اور اپنی نواسی) امامہ، جو کہ ابو العاص بن ربیعہ بن عبد شمس کی لڑکی ہیں، کو اٹھائے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو امامہ رضی اللہ عنہا کو بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔''

⑤ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: اسْتَقْبَلَ وَاللّٰهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ مُعَاوِیَةَ بِکَتَائِبَ اَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ

---

❶ [بخاری، کتاب الصّلوٰة: باب اذا حمل جاریة صغیرة علی عنقه فی الصّلوٰة (٥١٦) ۔ مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوٰة: باب جواز حمل الصبیان فِی الصلوٰة (٥٤٣) ۔ المؤطا، کتاب قصر الصلوٰة فی السفر: باب جامع الصلوٰة (٨١)]

عَنْهُ: اِنِّیْ لَاَرٰی کَتَائِبَ لَا تُوَلِّی حَتّٰی تَـقْتُلَ اَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِیَةُ وَ کَانَ وَاللّٰهِ خَیْرَ الرَّجُلَیْنِ: اَیْ عَمْرُو! اِنْ قَتَلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ: مَنْ لِیْ بِاُمُوْرِ النَّاسِ؟ مَنْ لِی بِنِسَآءِ هِمْ؟ مَنْ لِیْ بِضَیْعَتِهِمْ ؟

فَبَعَثَ اِلَیْهِ رَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ شَمْسٍ: عَبْدَالرَّحْمَانِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ کُرَیْزٍ، فَقَالَ: اِذْهَبَا اِلٰی هٰذَا الرَّجُلِ فَاَعْرِضَا عَلَیْهِ وَ قُوْلَا لَهٗ وَ اطْلُبَا اِلَیْهِ، فَاَتَیَاهُ فَدَخَلَا عَلَیْهِ فَتَکَلَّمَا وَ قَالَا لَهٗ وَ طَلَبَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ :

اِنَّا بَنُوْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ اَصَبْنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِیْ دِمَائِهَا، قَالَا فَاِنَّهٗ یَعْرِضُ عَلَیْكَ کَذَا وَکَذَا وَ یَطْلُبُ اِلَیْكَ وَ یَسْاَلُكَ، قَالَ: فَمَنْ لِیْ بِهٰذَا؟ قَالَا: نَحْنُ لَكَ بِهٖ، فَمَا سَاَلَهُمَا شَیْئًا اِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ، فَصَالَحَهٗ .

قَالَ الْحَسَنُ: وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَکْرَةَ یَقُوْلُ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَهُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَیْهِ اُخْرٰی وَ یَقُوْلُ: «اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ وَّ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یُّصْلِحَ بِهٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ»[1]

''ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں بہت زیادہ لشکر لے کر آئے جو پہاڑوں کی طرح معلوم ہو رہے تھے۔ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں

[1] [بخاری، کتاب الصّلح:باب قول النبی ﷺ لحسن بن علی رضی اللہ عنہ: ''ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح بہ بین فئتین عظمتین (۲۷۰٤)]

دیکھ رہا ہوں کہ یہ لشکر اس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک کہ اپنے مقابل کے ساتھیوں کو قتل نہیں کر لیتے۔'' سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا اور وہ ان دونوں میں سے بہتر تھے: ''اے عمرو! اگر انھوں نے ان کو قتل کر دیا یا انھوں نے انھیں قتل کر دیا، تو ان لوگوں کے معاملات کے بارے میرا کون حمایتی اور مددگار ہوگا؟ (اگر اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن سوال کر لیا) ان لوگوں کے بارے، ان کی عورتوں کے بارے اور ان کے ضائع شدہ مال و اسباب کے بارے؟''

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف روانہ کیا جو اہلِ قریش کے قبیلہ بنو عبد الشّمس سے تعلق رکھتے تھے، ایک عبدالرحمان بن سمرۃ تھے جبکہ دوسرے عبد اللہ بن عامر بن کریز تھے۔ ان سے کہا: ''اس آدمی کے پاس جاؤ اور اس کو جا کر یہ پیشکش کرو، اس سے گفتگو کرو اور اس سے صلح کا مطالبہ کرو۔'' وہ دونوں اس (حسن رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے، آ کر بات چیت کی اور صلح کا مطالبہ کیا۔ سیدنا حسن نے کہا:

''ہم بنو عبد المطلب کو روپیہ پیسا خرچ کرنے کی بہت عادت پڑ گئی ہے، جبکہ یہ لوگ (لشکر کے باقی افراد) خون خرابہ کرنے میں طاق ہو چکے ہیں (یہ کبھی پیسے کے بغیر لڑائی سے منہ نہیں موڑیں گے)۔'' ان دونوں نے کہا: ''وہ (معاویہ رضی اللہ عنہ) آپ کو اتنا اتنا مال پیش کر رہا ہے اور آپ سے صلح کا مطالبہ اور سوال کرتا ہے۔'' سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اس بات کی مجھے کون ضمانت دیتا ہے؟'' دونوں (عبدالرحمان بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر) نے کہا: ''اس بات کی تجھے ہم ضمانت دیتے ہیں۔'' پھر وہ جس کا بھی سوال کرتے یا جو بھی مطالبہ کرتے تو وہ دونوں کہتے: ''ہم اس کے ضامن ہیں۔'' لہٰذا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی۔

حسن بصری کہتے ہیں کہ البتہ تحقیق میں نے سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو میں تھے۔ حالت یہ تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار لوگوں پر توجہ فرماتے، دوسری بار حسن رضی اللہ عنہ پر اور فرماتے تھے: ''بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔''

⑥ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ، فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّىْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَّاحِدًا قَالَ وَ اَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّيَّ فَوَجَدْتُّ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ . [1]

''سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کو چل دیے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہی نکلا۔ آپ کے سامنے بچے آئے تو ان میں سے ہر ایک کے دونوں رخساروں پر ہاتھ پھیرنے لگے اور جب میرے دونوں رخساروں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور ایسی خوشبو پائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کسی عطر فروش کی ڈبیا سے نکالا ہے۔''

⑦ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَعَ اَبِىْ وَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ

---

[1] [مسلم، كتاب الفضائل: باب طيب ريحه ولين مسه ﷺ (۲۳۲۹)]

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « سَنَهْ سَنَهْ ـ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ ـ قَالَتْ: فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « دَعْهَا » ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ « اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ، ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ، ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ » قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: فَبَقِيَ حَتّٰى ذُكِرَ، يَعْنِيْ مِنْ بَقَائِهَا ①

''ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ میں نے ایک زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا: ''واہ واہ! (کیا کہنا اس قمیص کا)۔'' امام بخاری کہتے ہیں: ''سنہ سنہ حبشی زبان میں کسی چیز کی خوبصورتی کو بیان کرنے کے لیے بولا جاتا ہے۔'' وہ فرماتی ہیں کہ میں جا کر رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت سے کھیلنے لگ گئی، میرے باپ نے مجھے ڈانٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے کچھ نہ کہہ، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس (قمیص) کو پرانا کرکے پھاڑ، اسے پرانا کرکے پھاڑ، اسے پرانا کرکے پھاڑ۔''

امام بخاری کہتے ہیں: ''وہ کرتہ کافی عرصہ تک ان کے پاس رہا حتیٰ کہ اس کا تذکرہ کیا جانے لگا۔''

⑧ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى:

---

① [بخاري، كتاب الادب:باب من ترك صبية غيره حتى تلعب به او قبلها او مازحها (۵۹۹۳)]

﴿ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ......غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ قَالَ: عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: « قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا » وَ اِلَّا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ، مَا يُبَايِعُهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ: « قَدْ بَايَعْتُكِ عَلٰى ذٰلِكَ » ①

''عروۃ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے مجھے خبر دی کہ بلاشبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہاجر مسلمان عورتیں آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا امتحان لیتے، اس آیت کی رو سے:

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب آپ کے پاس مومن عورتیں بیعت کے لیے آئیں تو ان کا امتحان لے لیا کرو...... وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔''

عروہ کہتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''مسلمان عورتوں میں سے جو عورت (اس آیت میں مذکور) شرط کا اقرار کر لیتی تو آپ اس سے کہہ دیتے: ''میں نے زبانی کلامی آپ سے بیعت لے لی۔'' اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی (غیر) عورت کے ہاتھ کو بیعت کے وقت چھوا تک نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کہہ کر بیعت لے لیتے کہ ''میں نے آپ سے اس پر بیعت لے لی۔''

⑨ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلٰى

---

① [بخاری، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الممتحنۃ: باب ﴿ اِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ ...... ﴾ (٤٨٩١) ۔ مسلم، کتاب الامارۃ: باب کیفیۃ بیعۃ النساء: (١٨٦٦)]

بَعِيرٍ، فَكَانَ اَبُوْ لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ زَمِيْلَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: فَكَانَتْ اِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَا: نَحْنُ نَمْشِيْ عَنْكَ، قَالَ: « مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى مِنِّي وَمَا اَنَا بِاَغْنٰى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا » ①

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر کے دن ہم میں تین تین آدمیوں کے لیے ایک ایک اونٹ تھا۔ سیدنا ابولبابہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمیل تھے۔ جب اللہ کے رسول کے پیدل چلنے کی باری آتی تو سیدنا ابولبابہ اور علی رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے: ''ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدلے چلیں گے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: ''تم دونوں مجھ سے طاقتور نہیں ہو اور میں بھی تمھاری طرح ثواب حاصل کرنے سے بے نیاز نہیں ہوں۔''

⑩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَاءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ! اِذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: « اسْقِنِيْ » فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، قَالَ:

---

① [بغوی فِی شرح السنّة، کتاب السیر والجهاد :باب " العُقبة "۔ اسناده حَسَنٌ لَاَنَّ فِيْهِ عَاصم، حدیثه حسن وبقیة رجال احمد رِجال الصحیح۔ انظر شرح السنّة لِلبغوی بِتحقیق زهیر الشاویش وشعَیب الارناؤوط ۔ ورواه الحاکم فی المستدرك علَی الصحیحَین (۲۰/۳) بتحقیق مصطفٰی عبدالقادر عطاء وقال الحاکم هذا حدیث صحیح علٰی شرط مسلم ولم یخرجاه " وصحّحه الذهبی فی "التلخیص"۔ انظر تنقیح الرواة فی تخریج احادیث المشکوة ، کتاب الجهاد: باب آداب الشعر، الفصل الثانی)]

« اسْقِنِیْ » فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰی زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَقَالَ: « اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ » ثُمَّ قَالَ: « لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ » يَعْنِيْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ . ②

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے کی جگہ (حوض) کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی مانگا، تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: ''اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جا اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (کوئی سپیشل) پانی لا۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یہیں سے) مجھے پلا دو۔'' سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس پانی میں سب لوگ اپنے ہاتھ ڈالتے رہے ہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے (یہیں سے) پلا دو۔'' لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پانی سے پیا۔ پھر آپ آب زم زم پر تشریف لائے، وہاں کچھ لوگ پانی پلانے کی ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''پانی کھینچتے رہو، یقیناً تم ایک نیک کام کر رہے ہو۔'' پھر فرمایا: ''اگر تمھارے مغلوب آجانے کا ڈر نہ ہو (کہ مجھے دیکھ کر سب لوگ پانی نکالنے کی کوشش کریں گے اور تم سے یہ فریضہ چھوٹ جائے گا) تو میں سواری سے نیچے اترتا اور رسی اپنے اس کاندھے پر رکھ کر پانی کھینچتا۔'' آپ نے یہ فرماتے ہوئے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔''

⑪ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ: اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قَالَ: « عَائِشَةُ » فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: « اَبُوْهَا » قَالَ فَقُلْتُ: ثُمَّ مَنْ ؟

❶ [بخاری، كتاب المناسك: باب سقاية الحاج (١٦٣٥)]

قَالَ: « ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ » فَعَدَّ رِجَالًا . ①

''سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ذات سلاسل کی طرف ایک لشکر کا امیر بنا کر روانہ (کرنے کا ارادہ) کیا تو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: ''آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔'' میں نے کہا: ''مردوں میں سے کس سے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ کے باپ سے۔'' میں نے عرض کیا: ''پھر کون ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) سے۔'' اس کے بعد کچھ اور آدمیوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کیا۔''

⑫ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: « يَا عُثْمَانُ! اِنَّهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ اَرَادُوكَ عَلٰى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ » ②

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عثمان (رضی اللہ عنہ)! امید ہے کہ اللہ تجھے ایک قمیص پہنائے گا، اگر لوگ تجھ سے اس قمیص کو اتارنا چاہیں تو ان کے لیے نہ اتارنا۔''

⑬ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ

---

❶ [بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم : باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم " ولو کنت متخذا خلیلا " (٣٦٦٢) ۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ (٢٣٨٤)]

❷ [ترمذی، ابواب المناقب: باب مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (٣٧٠٥) ۔ حدیث صحیح۔ انظر صحیح الترمذی (٣٧٠٥)]

قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَّاهْدِ بِهٖ» ①

''عبد الرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی: ''اے میرے اللہ! معاویہ کو ہدایت پر رکھ، ہدایت یافتہ کر دے اور اس کے ذریعہ لوگوں کی راہ نمائی فرما۔''

⑭ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ـ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: ﴿ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ (الاحزاب:۳۳) فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَآءٍ وَّ عَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: « اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَآءِ اَهْلُ بَيْتِیْ فَاذْهَبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا » قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ : وَاَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! قَالَ: « اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰی خَيْرٍ » ②

''سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پائی تھی، فرماتے ہیں: ''جب یہ آیت نازل ہوئی:

---

① [ترمذی، ابواب المناقب:باب مناقب معاویة بن ابی سفیان رضی الله عنه (۳۸۴۲) حدیث صحیح۔ انظر صحیح الترمذی (۳۸۴۲) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۹۶۹)]

② [ترمذی، ابواب التفسیر عن رسول الله ﷺ : باب سورة الاحزاب (۳۲۰۵) ۔ حدیث صحیح۔ انظر صحیح الترمذی (۳۲۰۵) ۔ صحیح مسلم (مختصرًا)، کتاب فضائل الصحابة: باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه (۲۴۰۴)]

''اللہ تعالیٰ ارادہ رکھتا ہے کہ تم سے اے اہلِ بیت! پلیدی دور کر دے اور تم کو پاک صاف کر دے''۔

یہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان پر ایک چادر ڈال دی، جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے تو ان پر بھی چادر ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے میرے اللہ! یہ (بھی) میرے اہل بیت ہیں، لہٰذا ان سے ناپاکی دور فرما دے اور انھیں خوب اچھی طرح پاک صاف کر دے۔'' ام سلمہ رضی اللہ عنہا عرض کرنے لگیں: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں بھی ان کے ساتھ ہو جاؤں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو اپنی جگہ رہ اور تو (پہلے ہی قرآنی صراحت کے اس زمرے کی) بھلائی پر موجود ہے۔''

❀❀❀❀❀❀

علماء اور اولیاء

آیات

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُواْ فِى ٱلْمَجَـٰلِسِ فَٱفْسَحُواْ يَفْسَحِ ٱللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ ٱنشُزُواْ فَٱنشُزُواْ يَرْفَعِ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمْ وَٱلَّذِينَ أُوتُواْ ٱلْعِلْمَ دَرَجَـٰتٍ ۚ وَٱللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾

(المجادلة: ١١)

”اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھو تو کھلے ہو جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان کشادگی پیدا کر دے گا اور جب کہا جائے کہ اب اٹھ جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے جو ایمان لانے والے ہیں اور جن لوگوں کو علم عطا کیا گیا ہے ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔ جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔“

وَمِنَ ٱلنَّاسِ وَٱلدَّوَآبِّ وَٱلْأَنْعَـٰمِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَٰنُهُۥ كَذَٰلِكَ ۗ إِنَّمَا يَخْشَى ٱللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ ٱلْعُلَمَـٰٓؤُاْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ ﴿٢٨﴾

(فاطر: ٢٨)

”اسی طرح انسانوں، جانوروں اور چارپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔“

أَتَأْمُرُونَ ٱلنَّاسَ بِٱلْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ ٱلْكِتَـٰبَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٤٤﴾

(البقرة: ٤٤)

''کیا تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟''

ٱلَّذِينَ ءَاتَيْنَٰهُمُ ٱلْكِتَٰبَ يَعْرِفُونَهُۥ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَآءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ ٱلْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤٦﴾ (البقرة:١٤٦)

''وہ لوگ جنھیں ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (سید الانبیاء محمد ﷺ) کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔ مگر ان میں سے ایک گروہ جانتے بوجھتے حق کو چھپا رہا ہے۔''

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ ٱلْبَيِّنَٰتِ وَٱلْهُدَىٰ مِنۢ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِى ٱلْكِتَٰبِ ۙ أُو۟لَٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ ٱللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ ٱللَّٰعِنُونَ ﴿١٥٩﴾

(البقرة:١٥٩)

''بے شک وہ لوگ جو ہماری نازل کی ہوئی واضح تعلیمات اور ہدایات کو چھپاتے ہیں، باوجود اس کے کہ ہم انھیں سب انسانوں کی راہ نمائی کے لیے اپنی کتاب میں بیان کر چکے ہیں۔ ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے ہیں۔''

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ ٱلْأَحْبَارِ وَٱلرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَٰلَ ٱلنَّاسِ بِٱلْبَٰطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ ۗ وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِى نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا۟ مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾

(التوبة:٣٤-٣٥)

”اے ایمان والو! بے شک اکثر درویشوں اور پیروں کا حال یہ ہے کہ وہ لوگوں کے مال باطل طریقوں سے کھا جاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ دردناک عذاب کی خوشخبری دو ان کو جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اسی سے ان لوگوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا۔ (ساتھ ساتھ یہ کہا جائے گا:) یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا۔ لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔“

إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ مِنَ ٱلْكِتَـٰبِ وَيَشْتَرُونَ بِهِۦ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُو۟لَـٰٓئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِى بُطُونِهِمْ إِلَّا ٱلنَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ ٱللَّهُ يَوْمَ ٱلْقِيَـٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٧٤﴾ (البقرة:١٧٤)

”بے شک جو لوگ ان احکام کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں اور ان کے بدلے میں حقیر دنیاوی فائدہ حاصل کرتے ہیں، وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھر رہے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ ان سے کلام تک نہیں کرے گا اور نہ انھیں پاکیزہ ٹھہرائے گا اور ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔“

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْغَـٰلِبُونَ ﴿٥٦﴾ (المائدة:٥٥-٥٦)

”بے شک تمھارے ولی (دوست) صرف اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور وہ اہل ایمان

ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور اہلِ ایمان کو اپنا ولی بنالے (تو گویا وہ اللہ کی جماعت میں شامل ہوگیا) بلاشبہ اللہ ہی کی جماعت غالب رہنے والی ہے۔“

ٱللَّهُ وَلِيُّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ ۖ وَٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ أَوْلِيَآؤُهُمُ ٱلطَّٰغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ ٱلنُّورِ إِلَى ٱلظُّلُمَٰتِ ۗ أُوْلَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ ٱلنَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٥٧﴾ (البقرة:٢٥٧)

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے، وہ انھیں (کفر و شرک کے) اندھیروں سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لے آتا ہے۔ جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے ولی طاغوت ہیں، جو انھیں (ایمان اور اسلام کی) روشنی سے نکال کر (کفر و ضلالت کے) اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ آگ (میں جانے) والے لوگ ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔“

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ (يونس:٦٢-٦٣)

”سنو! جو اللہ کے دوست (ولی) ہیں، ان کے لیے کوئی خوف اور غم نہیں ہے (اور اللہ کے ولی وہ ہیں جو) ایمان لائے اور جنھوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے۔“

وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ ٱللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ وَمَا كَانُوٓاْ أَوْلِيَآءَهُۥٓ ۚ إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٤﴾ (الانفال:٣٤)

بارانِ توحید

اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب انبیاء بھیجے تو سب کا ایک ہی مقصد تھا اللہ کی توحید اور شرک کا استیصال۔ جو شخص یہ پیغمبرانہ کام کرنا چاہتا ہے اور یہ دعوت دینا چاہتا ہے تو اس مبلغ اور داعی کو چاہیے کہ ''بارانِ توحید'' ہاتھ میں تھامے اور وعظ کرے، خطبہ جمعہ دے، درس دے، انفرادی مجلس کرے اور ''بارانِ توحید'' جیسی غیر فرقہ وارانہ کتاب کے مضامین سامنے رکھے۔ اس کتاب کے ہر عنوان میں قرآنی آیات ہیں اور صاحبِ قرآن محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں۔ اپنی طرف سے کچھ نہیں، نہ حاشیہ نہ شرح۔ چنانچہ ایسی غیر فرقہ وارانہ دعوت گویا دل پر توحید کی بارش ہے، زرخیز زمین لہلہائے گی اور بنجر جھاڑ پھونس نکالے گی مگر داعی کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔ (ان شاء اللہ)

دارُالاندلس
• 4-لیک روڈ چوبرجی لاہور • 6-غزنی سٹریٹ نزد رحمٰن مارکیٹ اردو بازار لاہور
Ph: 042-37150890 Fax: 042-37150889